MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صحیح بخاری

کی آخری حدیث کی توضیح

ڈاکٹر ابو سلمان
سراج الاسلام حنیف

WhatsApp Group
مکتبہ
اشاعت التوحید والسنہ
زیر انتظام
ابو معاذ خٹک
ابو عتبان عابد

دار القرآن والسنۃ
موسیٰ ○ شہباز گڑھی ○ مردان

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Website / Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

Whataspp:03201914145

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

اعلان برأت : ہماری ویب سائٹ سے شائع شدہ کسی بھی کی کتاب کی مضامین سے ہمارا متفق ہونا ضروری نہیں ہم اسی کتب کے مضامین کے ذمہ دار نہیں کیوں کہ کتاب کا مصنف / مؤلف اس کا جواب دہ ہوتا ہے ہم مکمل طور پر ان سے دست بردار ہیں۔ ہم نے پہلے سے اسکین شدہ کتب / مضامین کو صرف بطور معلومات شئیر کئے ہیں جو ان کے کتب یا انٹرنیٹ سے لیے گئے ہیں جن کے ضروری حوالے بھی دیے گئے ہیں ان کو صرف بطور معلومات ہی پڑھا جائے یا ڈاون لوڈ کیا جائے باقی اختلافات / تشریحات کے لیے آپ کتاب کے مصنف / مؤلف سے رابطہ کریں۔

ویب سائیٹ maktabatulishaat.com (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

روزانہ کی بنیاد پر ہم ویب سائیٹ اور پلے سٹور میں مزید تصانیف شامل کر رہے ہیں اور ان میں مزید بہتری لا رہے ہیں۔ نئے شامل شدہ تصانیف کے لئے آپ وقتاً فوقتاً ویب سائیٹ اور پلے سٹور کو چیک کیا کریں مزید بہتری کے لیے اپنے قیمتی تجاویز سے ہمیں ضرور آگاہ کریں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے علماء کی تصانیف کو سکین کرکے PDF فارمیٹ میں علماء، طلباء اور عوام کو پیش کرنا ہمارا مشن اور محنت ہے لہٰذا کتاب کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں شکریہ

منتظم اعلیٰ: ابو معاذ خٹک

معاونین: مولانا عبدالکریم
مولانا اکرام گل
مفتی ابوعتبان فداء الرحمان عابد

رابطہ نمبر: 03149958550

صحیح بخاری کی آخری حدیث کی توضیح

ڈاکٹر أبو سلمان سراج الاسلام حنیف

دار القرآن والسنۃ

ہوتی ٥ شہباز گڑھی ٥ مردان

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے علماء کی تصانیف کو سکین کر کے PDF فارمیٹ میں علماء، طلباء اور عوام کو پیش کرنا ہمارا مشن اور محنت ہے لہٰذا کتاب کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں شکریہ

منتظم اعلیٰ: ابو معاذ خٹک

معاونین: مولانا عبدالکریم
مولانا اکرام گل
مفتی ابو عتبان فداء الرحمان عابد

رابطہ نمبر: 03149958550

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ
إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ

نام کتاب: صحیح بخاری کی آخری حدیث کی شرح وتوضیح

وضاحت: ڈاکٹر أبو سلمان سراج الإسلام حنیف

فاضل وفاق المدارس الاسلامیہ، آنرز ان اربیک،

P.hd [علوم اسلامیہ]

طبع اول: ۲۰۲۱ء

قیمت: 150 روپے

دار القرآن والسنۃ

ہوتی ○ شہباز گڑھی ○ مردان

مکتبہ اشاعت التوحید والسنہ
WhatsApp Group
زیر انتظام ابو معاذ خٹک
ابو عتبان عابد

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ

کے نام سے جو

سراسر رحمت ہے، جس کی شفقت ابدی ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ (۱) فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

إِنَّ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ القرآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَ كَانَ رِدْئًا لِلْإِسلامِ ؛ اِنْسَلَخَ منهُ وَ نَبَذَهُ وَرَآءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلٰى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَ رَمَاهُ بِالشِّرْكِ ' قُلْتُ :يَا نبيَّ الله ! أيُّهُما أولى بالشركِ:الرَّامِي أوِالْمَرْمِي ؟ قالَ: بَلِ الرَّامِي .

[التاریخ الکبیر ۴:۳۰۱ بذیل ترجمہ:۲۹۰۷ ، صحیح ابن حبان ۱:۲۸۲ حدیث:۸۱ ؛ مسند الشامیین ۲:۲۵۴ ، حدیث:۱۲۹۱ ؛ تفسیر ابن کثیر ۶:۴۵۲ ، بذیل تفسیر سورۃ الاعراف ۷:۱۷۵]

"مجھے سب سے زیادہ خوف اُس شخص کے بارے میں ہے [یعنی: سب سے زیادہ خطرناک شخص وہ ہے] جو خوب اچھی طرح قرآن مجید پڑھے، سیکھے، پھر قرآن مجید کی رونق اس کے چہرے اور جسم پر نظر آنے لگے اور وہ اسلام کی تقویت کا سبب بن جائے، پھر یکا یک اُس سے نکل جائے اور اُسے پیٹھ پیچھے ڈال دے اور تلوار لے کر ہمسایوں کے خون کا پیاسا ہو جائے اور یہ فتویٰ لگائے کہ تم مشرک ہو چکے ہو [لہٰذا میں تمہیں قتل کروں گا] میں نے پوچھا: اللہ کے رسول! ان دونوں میں سے شرک کے زیادہ قریب کون ہے؟ قتل کا ارادہ کرنے والا یا جس پر شرک کا فتویٰ لگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قتل کا ارادہ رکھتا تھا، وہ شرک کے زیادہ قریب ہے۔"

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: اس حدیث کی سند جید ہے۔ [تفسیر ابن کثیر ۶:۴۵۲]

---

(۱) حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بن جابر، عبسی، ابوعبداللہ۔ یمان کا اصلی نام حِسل یا حُسَیل تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے رازدان تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن [فارس] کا عامل مقرر کیا تھا۔ آپ سے ۲۲۵ روایتیں مروی ہیں۔ کوفہ میں ۳۶ھ = ۶۵۶ء کو وفات پائی۔

[اسد الغابۃ: ۲۶۰، ترجمہ:۱۱۱۳، الاعلام ۲:۱۷۹]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہرس مضامین

-خطبہ	۷
-صحیح بخاری کی آخری حدیث	۸
-سند کی تفصیل	۹
-اِس حدیث کی تخریج	۱۴
-اِسناد کے لطائف	۱۵
حدیث کی توضیح	۱۸
-﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ﴾	۱۸
-قرآن مجید اور وزنِ اعمال	۲۱
-معتزلہ اور وزنِ اعمال	۲۳
-﴿ كَلِمَتَانِ﴾	۲۶
-﴿ حَبِيْبَتَانِ﴾	۲۸
-اللہ تعالیٰ کی محبت	۲۸
-اللہ تعالیٰ سے محبت کیجیے، عشق نہیں	۳۸
-﴿ اِلَى الرَّحْمٰنِ﴾	۴۴
-﴿ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ﴾	۵۰
-﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ﴾	۵۱
-﴿ وَ بِحَمْدِهٖ﴾	۵۳
-﴿ الْعَظِيْمِ﴾	۵۶
-سند سے متعلق ایک لطیفہ	۶۱

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-غریب حدیث، تعارف اور اس کی قسمیں ٦١

-١: غریب مطلق / فردِ مطلق ٦١

-٢: غریب نسبی / فردِ نسبی ٦٢

-اذکار سے متعلق چند گزارشات ٦۵

-دوسری گزارش ٦٩

-تیسری گزارش ٧٠

-جائزہ ٧١

-چوتھی گزارش ٧٢

-سوال: گٹھلیوں سے گننا ٧٢

-جواب ٧٣

-سوال: ﴿نِعْمَ الْمُذَكِّرُ السُّبْحَةُ﴾ ٧٤

-جواب ٧٤

-فقہ الحدیث اور اس سے مستنبط مسائل ٧٦

-سند الحدیث الشریف ٧٨

-میری سند حدیث ٨٣

-امام نسائی کی وفات کیسے ہوئی؟ ١٠١

-علمی فہارس ١١٧

تنبیہ: خیال رہے کہ زیر نظر مضمون میں چند ایک تراجم دو دو بار لکھے گئے جو سہواً نہیں بلکہ ایک عذر کی بناء پر دو بار لکھے گئے ہیں۔ پہلی بار جب حسب قاعدہ ان کا ذکر ہوا اور دوسری بار سند میں مذکور ہونے کی وجہ سے! اگر سند پر مشتمل حصہ الگ چھاپنا ہو تو اس لیے کچھ تراجم لکھے گئے تا کہ کوئی اِبہام نہ رہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنَّ الْحَمْدَلِلّٰهِ،نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ،وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أعْمَالِنَا، مَن يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ،وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَهَادِيَ لَهٗ، وَأشْهَدُ أنْ لَّآ إِلٰهَ إلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَشَرِيْكَ لَهٗ، وَأشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

﴿ يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ﴾

[سورۃ آل عمران ۳:۱۰۲]

﴿ يٰاَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَازَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ ﴾ [سورۃ النساء ۴:۱]

﴿ يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْفَازَفَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ﴾

[سورۃ الاحزاب ۳۳:۷۰-۷۱]

أما بعد: فَإنَّ أصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ،وَأحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ شَرَّالأمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا،وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ،وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ.

کئی اَحباب کی خواہش ہوتی ہے کہ امام بخاری کی الصَّحِيْح کی آخری حدیث اُنہیں اور اُن کے شاگردوں کو پڑھائی جائے۔ ایسے ہی ایک موقع پر ”جامعة بشارة النبي ﷺ“ میں بروز جمعہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ = چودہ اپریل ۲۰۲۰ء کو مفتی اسم خان صاحب [بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ مَسَاعِيْهِمُ الْجَمِيْلَةِ] سکنہ ڈھیری لکپانی، کاٹلنگ، مردان، میں ایک تقریب میں شرکت کا موقع ملا، جہاں صحیح بخاری کی آخری حدیث کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کچھ بولنے کی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

توفیق عطا فرمائی، اس مختصر رسالہ میں اُس تقریر میں کچھ حک واضافہ کر کے قارئین کے روبرو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تاکہ علم میں اضافہ ہو سکے اور اس حدیث میں جس عظیم ذکر کا تذکرہ کیا گیا ہے، اُس کا وِرد اور وظیفہ شروع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

صحیح بخاری کی آخری حدیث

کتابُ التَّوحید[۹۷]باب[۵۸]قول الله تعالى ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ﴾

[سورۃ الانبیاء۲۱:۴۷]

وأنَّ أعْمَالَ بَنِي آدَمَ وَقَوْلَهُمْ يُوْزَنُ

اس ترجمۃ الباب[عنوان]کے بارے میں امام ابن المُنَيِّر الإسكندراني (۱) لکھتے ہیں: قُلْتُ: رضي الله عنكَ!جمعَ البخاري في هذه الترجمة بين فوائد: منہا: وصفُ الأعمالِ بالوزنِ، وقال مجاهد: الْقِسْطَاسُ: العدْلُ بالرُّوميَّةِ. و يُقالُ: الْقِسْطُ مصدَرُ المُقسِطِ، و هو العادِلُ، وأمَّا القاسِطُ فهو الجائرُ.

[۷۵۶۳] حَدَّثَنِي أحمدُ بنُ إشكابٍ: حَدَّثَنَا محمدُ بنُ فُضَيلٍ، عن عُمارَةَ بن القَعقاعِ، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم: كلمتان حبيبتان الى الرَّحْمٰن، خَفِيفَتان عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

"احمد بن اِشکاب نے محمد بن فُضیل سے، وہ عُمارۃ بن قعقاع سے، وہ ابوزرعۃ بَجَلی سے

(۱) احمد بن محمد بن منصور ابن المنیّر، السکندری، ۶۲۰ھ=۱۲۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ اسکندریہ کے علماء اور ادباء میں سے تھے۔ دو بار یہاں کے قاضی اور خطیب رہے ہیں۔ کئی کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے ایک تفسیر بھی ہے۔ ۶۸۳ھ=۱۲۸۴ء کو وفات پائی۔ [فوات الوفیات ۱:۱۸۵، ترجمہ:۵۵، الاعلام ۱:۲۲۰]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور وہ سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو کلمے ایسے ہیں جو رحمان کو پسند ہیں، زبان پر بڑے ہلکے پھلکے [لیکن قیامت کے دن] ترازو میں بہت بھاری ہوں گے۔ وہ یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.

''پاک ہے اللہ اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے۔''

سند کی تفصیل

[۱] ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرۃ' بخاری' ابو عبداللہ' امیر المؤمنین فی الحدیث ۱۳ شوال ۱۹۴ھ = ۱۹ جولائی ۸۱۰ء کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں یتیم ہو گئے۔ طلب حدیث کے سلسلے میں مشقتیں اٹھائیں اور ایک ہزار اَسی اساتذہ سے کسبِ فیض کیا۔ ۶۱ سال، ۱۱ ماہ اور ۱۸ دن کی عمر میں جمعہ یکم شوال ۲۵۶ھ = یکم ستمبر ۸۷۰ء کو خرتنگ [ازبکستان] میں وفات پائی۔ امام بخاری کے والد بھی محدث تھے اور امام مالک کے شاگرد تھے۔

[تذکرۃ الحفاظ ۲:۵۵۵' الاعلام ۶:۳۴]

ایک ہزار اَسی اساتذہ میں سے ۹۴۰ شیوخ سے صحیح بخاری میں روایت کی۔

[۲] احمد بن اِشکاب الحَضْرَمِي ابو عبداللہ الصَّفَّار الکوفی، نزیل مصر

امام بخاریؒ لکھتے ہیں: آخِرُ ما لَقِيْتُهٗ بِمِصْرَ سَنَةَ سبع عشرة [ومئتين].

[التاریخ الکبیر ۲:۴' ترجمہ: ۱۴۹۴]

''میری اُن سے آخری ملاقات مصر میں ۲۱۷ھ کو ہوئی۔''

اصحابِ صحاح (۱) میں صرف امام بخاری نے اُن کی تین حدیثیں نقل کی ہیں: ۴۱۷۰؛

---

(۱) صحیح کی جمع ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو صحیحین کہنے کا رواج ہے لیکن صحیحین کے ساتھ سنن اربعہ یعنی سنن ابی داود' سنن ترمذی' سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کے لیے تغلیباً یہ اصطلاح مستعمل ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۷۹ء؛ ۵۶۳ء۔

حافظ ابوزرعۃ (۱) کہتے ہیں: صاحبِ حدیث تھے۔ میں نے اُن کا زمانہ پایا لیکن اُن سے حدیث نہیں لکھی۔ امام ابوحاتم رازی (۲) کہتے ہیں: ثقہ، مامون اور صدوق ہیں۔ میں نے مصر میں اُن سے حدیثیں لکھیں، امام عباس الدُّوري (۳) کہتے ہیں: امام یحیٰ بن معین (۴) نے اُن سے بکثرت حدیثیں لکھیں۔ [تہذیب الکمال ۱: ۲۶۹، ترجمہ: ۱۱]

مشہور روایت کے مطابق اُن کی وفات ۲۱۷ یا ۲۱۸ھ کو ہوئی۔

[تہذیب الکمال ۱: ۲۶۹، ترجمہ: ۱۱]

---

(۱) عبید اللہ بن عبد الکریم بن یزید بن فروخ المخزومی بالولاء ابوزرعۃ الرازی۔ ۲۰۰ھ = ۸۱۵ء کو پیدا ہوئے۔ رے سے تعلق تھا۔ بغداد گئے جہاں درس حدیث دیتے رہے۔ امام احمد کے ہم نشین رہے ہیں۔ انہیں سو ہزار احادیث زبانی یاد تھیں۔ یہ بات زبان زد تھی کہ وہ روایت ہی بے اصل ہے جس کی ابوزرعۃ کو معرفت نہ ہو۔ ۲۶۴ھ = ۸۷۸ء کو "رے" میں وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۱۰: ۳۲۶، ترجمہ: ۵۴۶۹، الاعلام ۴: ۱۹۴]

(۲) محمد ادریس بن منذر بن داود بن مہران، تمیمی، حنظلی، رازی، ابوحاتم۔ رے میں ۱۹۵ھ = ۸۱۰ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ حدیث اور امام بخاری اور امام مسلم کے اَقران میں سے تھے۔ رجالِ حدیث کے ماہر عالم تھے۔ ۲۷۷ھ = ۸۹۰ء کو بغداد میں وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۲: ۷۰، ترجمہ: ۴۵۵، الاعلام ۶: ۲۷]

(۳) عباس بن محمد بن حاتم بن واقد الدُّوري البغدادي ابوالفضل۔ ۱۸۵ھ = ۸۰۱ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ، ثقہ اور ناقد تھے۔ امام ابوداود طیالسی اور اُن کے طبقہ کے محدثین سے کسبِ فیض کیا۔ امام یحیٰ بن معین کے مایہ ناز شاگرد رہے ہیں۔ سنن اربعہ میں اُن کی احادیث مروی ہیں۔ سترہ سال کی عمر میں طلب علم کی ابتدا کی۔ صفر ۲۷۱ھ = ۸۸۴ء کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۲: ۵۲۲، ترجمہ: ۱۹۹، الاعلام ۳: ۲۶۵]

(۴) یحیٰ بن مَعین [بفتح المیم] بن عون بن زیاد، ابوزکریا، سید الحفاظ، ناقد، مؤرخ اور بہت بڑے محدث ہیں۔ جرح وتعدیل کے امام ہیں۔ اصلاً سرخس سے تعلق تھا۔ انبار کے قریب ۱۵۸ھ = ۷۷۵ء کو نقیا نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، اُن کے والد محکمہ خراج میں عامل تھے۔ مدینہ منورہ میں ۲۳۳ھ = ۸۴۸ء کو فوت ہوئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: میں نے اپنے ہاتھوں سے لاکھوں احادیث لکھی ہیں۔

[تاریخ بغداد ۱۴: ۱۸۱، ترجمہ: ۷۴۸۴، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۴۲۹، الاعلام ۸: ۱۷۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

[۳] محمد بن فضیل بن غزوان بن جریر الضَّبِّي ابوعبدالرحمٰن الکوفی

امام ابن سعد (۱) لکھتے ہیں: كان ثقةً صدوقًا كثيرَ الحديثِ متشيعًا، وبعضهم لا يحتجُّ به. [الطبقات الکبیر ۸:۵۱۱، ترجمہ: ۳۵۳۰]

''ثقہ، صدوق، کثیر الحدیث اور شیعہ تھے۔ بعض محدثین کے ہاں قابل احتجاج نہیں۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی (۲) لکھتے ہیں: إنَّما توَقَّفَ فيهِ مَن توَقَّفَ لِتَشَيُّعِهِ، وقد قال أحمدبن علي الأبار حدثنا أبو هاشم سمعتُ ابن فضيل يقول: رحم الله عثمان ولا يرحم الله من لا يترحم عليه، قال: ورأيتُ عليه آثار أهل السنة والجماعة رحمه الله؛ احْتَجَّ به جماعةٌ. [ہدی الساری: ۴۴۱]

''اُن کے بارے میں جن محدثین نے توقف کیا ہے تو اُن کے تشیع کی وجہ سے کیا ہے۔ امام احمد بن علی الابار (۳) کہتے ہیں کہ ہمیں ابو ہشام نے کہا کہ میں نے محمد بن فضیل کو یہ کہتے

(۱) محمد بن سعد بن منیع زہری، ابوعبداللہ، ثقہ مؤرخ، حافظ حدیث اور قاضی محمد بن عمر واقدی کے کاتب وسیکرٹری تھے۔ بصرہ میں ۱۶۸ھ = ۷۸۴ء کو اُن کی ولادت ہوئی۔ بغداد میں رہائش پذیر تھے اور وہیں ۲۳۰ھ = ۸۴۵ء کو وفات پائی۔ واقدی کے کاتب رہنے کے باوجود بھی اُن کی وثاقت اور عدل میں کوئی کمی تسلیم نہیں کی گئی۔ [تاریخ بغداد ۲:۳۶۹، ترجمہ: ۸۷۶، الاعلام ۶:۱۳۷]

(۲) احمد بن علی بن محمد، کنانی، عسقلانی، ابوالفضل، شہاب الدین، ابن حجر، قاہرہ میں ۷۷۳ھ = ۱۳۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ شعروادب کے دلدادہ تھے، پھر حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے حصول میں صعوبتیں برداشت کیں۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ حدیث، رجال اور تاریخ کے بے نظیر عالم ہیں۔ ۸۵۲ھ = ۱۴۴۹ء کو قاہرہ ہی میں وفات پائی۔ [البدر الطالع ۱:۸۷، الاعلام ۱:۱۷۸]

(۳) احمد بن علی بن مسلم ابوالعباس الابار۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ حفاظ حدیث میں سے تھے۔ اپنے دور میں بغداد کے محدث تھے۔ تاریخ، رجال اور حدیث میں تصانیف لکھیں۔ ۲۹۰ھ = ۹۰۳ء کو وفات پائی۔ حافظ ذہبی انہیں الحافظ، المتقن، الامام اور الربانی جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ کہا کرتے تھے کہ میں نے عالم خواب میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور اُن سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ ادا کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر بیعت کی۔ [تاریخ بغداد ۵:۶۴، ترجمہ: ۲۴۰۹، الاعلام ۱:۱۷۰]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہوئے سنا ہے کہ یا اللہ! سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (۱) پر رحم فرما اور جو اُن کے لیے رحم کی دعاء نہ کرے تو اُس پر رحم نہ فرما۔ مزید کہتے ہیں: میں نے اُن میں اہل سنت و جماعت کے آثار دیکھے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے۔ محدثین کی ایک جماعت نے اُن کی حدیثیں نقل کی ہیں۔" امام ابن سعد اور امام بخاری نے اُن کی وفات ۱۹۵ھ کو بتائی ہے۔

[الطبقات الکبیر ۸:۵۱۱، ترجمہ:۳۵۳۰، التاریخ الکبیر ۱:۲۰۸، ترجمہ:۲۶۲ھ]

امام بخاری نے اُن سے اٹھارہ حدیثیں نقل کی ہیں: ۳۸؛ ۵۹۵؛ ۱۳۰۰؛ ۱۷۲۸؛ ۲۰۴۱؛ ۲۰۶۴؛ ۲۵۴۴؛ ۲۹۶۲؛ ۳۸۲۱؛ ۴۰۲۲؛ ۴۱۷۰؛ ۴۲۶۸؛ ۵۳۷۴؛ ۵۴۸۳؛ ۶۴۶۰؛ ۶۶۸۲؛ ۷۰۷۹؛ ۷۵۶۳۔

[۴] عُمارۃ بن القعقاع بن شُبرُمَۃ الضَّبِّيُ الکوفي

ثقہ اور صالح الحدیث ہیں۔ کتب تسعہ میں اُن کی حدیثیں موجود ہیں۔ امام بخاری نے امام علی بن المدیني (۲) کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ اُن سے تقریباً تیس احادیث مروی ہیں۔

[تہذیب الکمال ۲۱:۲۶۳، ترجمہ:۴۱۹۶]

امام بخاری نے اُن کی سند سے ۲۳ حدیثیں نقل کی ہیں: ۳۶؛ ۷۴۴؛ ۱۴۱۹؛ ۱۷۲۸؛ ۲۵۴۳؛

---

(۱) عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ، قریش میں سے تھے۔ ذوالنورین لقب تھا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں: سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما یکے بعد دیگرے اُن کے عقد میں آئیں۔ تیسرے خلیفہ راشد ہیں۔ اُن کی دینی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ۴۷ قبل ہجرت = ۵۷۷ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائے اسلام میں ایمان لائے۔ ۲۳ ہجری کو شہادتِ فاروقی رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۳۵ھ = ۶۵۶ء کو ۸۲ برس کی عمر میں شہادت پائی۔

[الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۲:۴۶۲، الاعلام ۴:۲۱۰]

(۲) علی بن عبد اللہ بن جعفر سعدی ابن المدیني البصری، محدث و مؤرخ تھے۔ بصرہ میں ۱۶۱ھ = ۷۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ حدیث تھے۔ لگ بھگ دو سو کتابوں کے مصنف ہیں۔ علم اختلاف حدیث میں امام احمد بن محمد بن حنبل کے پائے کے عالم تھے۔ ۲۳۴ھ = ۸۴۹ء کو سامراء میں وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۱۱:۴۵۵، ترجمہ:۶۳۴۹، تذکرۃ الحفاظ ۲:۴۲۸، الاعلام ۴:۳۰۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۲۷۴۸؛ ۲۹۲۶؛ ۳۳۲۷؛ ۳۴۹۴؛ ۳۸۲۱؛ ۴۳۵۱؛ ۴۳۶۶؛ ۴۶۳۵؛ ۵۵۳۳؛ ۵۹۴۶؛ ۵۹۵۳؛ ۵۹۷۱؛ ۶۴۰۶؛ ۶۴۶۰؛ ۶۶۸۲؛ ۷۴۹۷؛ ۷۵۵۹؛ ۷۵۶۳۔

تاریخ وفات معلوم نہیں۔

[۵] ابوزرعۃ بن عمرو بن جریر بن عبداللہ البَجَلِي الکوفی

کتب تسعہ میں اُن کی روایات نقل کی گئی ہیں۔ ثقہ تابعی ہیں۔ اہل مدینہ میں سے تھے۔ اپنے دادا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

[الطبقات الکبیر ۸: ۴۱۴‘ ترجمہ: ۳۱۸۵‘ تہذیب الکمال ۳۳: ۳۲۴‘ ترجمہ: ۷۳۷۰]

امام بخاری نے اُن کی سند سے ۲۷ حدیثیں نقل کی ہیں: ۵۰؛ ۱۲۱؛ ۱۱۴۹؛ ۱۳۹۷؛ ۱۷۲۸؛ ۲۵۴۳؛ ۲۷۴۸؛ ۲۹۲۶؛ ۳۳۲۷؛ ۳۳۴۰؛ ۳۳۶۱؛ ۳۴۹۳؛ ۳۶۰۴؛ ۳۸۲۱؛ ۴۳۶۶؛ ۴۴۰۵؛ ۴۷۱۲؛ ۴۷۷۷؛ ۵۵۳۳؛ ۵۹۴۶؛ ۵۹۷۱؛ ۶۴۰۶؛ ۶۴۶۰؛ ۶۶۸۲؛ ۷۴۹۷؛ ۷۵۵۹؛ ۷۵۶۳۔

تاریخ وفات معلوم نہیں۔

[۶] سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ مشہور صحابی ہیں‘ ان کے نام کے سلسلے میں محدثین و مؤرخین کے مابین اختلاف موجود ہے اس بارے میں ان کے اٹھارہ اقوال ملتے ہیں۔ ایک جم غفیر کے نزدیک ان کا نام عبدالرحمٰن بن صخر تھا۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے‘ اُن کے مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔ ۸۰۰ کے لگ بھگ ان کے شاگرد تھے۔ ۵۹ھ = ۶۷۹ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ [اسد الغابۃ: ۱۴۱۱‘ ترجمہ: ۶۳۲۹‘ الاعلام ۳: ۳۰۸]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس حدیث کی تخریج

○ یہ روایت صحیح بخاری میں تین مقامات پر موجود ہے:

-۱: کتاب الدعوات [۸۰] باب فضل التسبیح [۶۵] حدیث: ۶۴۰۶: حدثنا زهيرُ بنُ حربٍ، حدثنا ابنُ فُضيل عن عُمارةَ، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ مرفوعًا.

-۲: كتاب الايمان والنُّذور [۸۲] باب: إذا قال: والله لا أُكَلِّمُ اليومَ فصلَّى أو قرأَ أو سَبَّحَ أو كَبَّرَ أو حَمِدَ أو هَلَّلَ فهو على نيته [۱۹] حديث: ۶۶۸۲: حدثنا قُتَيبةُ بنُ سعيدٍ، حدثنا محمد بنُ فُضيل، حدثنا عُمارةَ بن القعقاع، عن أبي زرعةَ، عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ مرفوعًا.

-کتاب التوحید [۹۷] باب قول الله تعالى ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ﴾ [۵۸] حدیث: ۷۵۶۳

حدثَنِي أحمدُ بنُ إشكاب، حدثنا محمد بنُ فُضَيلٍ، عن عُمارَةَ بنِ القعقاعِ، عن أبي زرعة، عن أبي هريرة مرفوعًا.

○ یہ روایت صحیح مسلم میں ایک مقام پر موجود ہے:

کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار [۴۸] باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء [۹] حدیث: ۳۱-۲۶۹۴: حدثنا محمدُ بنُ عبدِ اللهِ بنِ نُمَير، وزُهيرُبنُ حرب، وأبو كُريب، ومحمدُ بنُ طَرِيفٍ البَجَلِي. قالوا: حدثنا ابنُ فُضَيل عن عمارةَ بنِ القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ مرفوعًا.

○ یہ روایت سنن ترمذی میں ایک جگہ موجود ہے:

کتاب الدعوات [۴۹] بابٌ [۶۰] حدیث: ۳۴۶۷: حدثنا يوسُفُ بنُ عِيسَى قال: حدثنا محمدُ بنُ فُضَيلٍ، عن عُمارَةَ بنِ القعقاعِ، عن أبي زرعة، عن أبي

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ھریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعًا.

○ یہ روایت سنن ابن ماجۃ میں ایک جگہ موجود ہے:

ابواب الادب[۳۵] باب فضل التسبیح[۵۶] حدیث:۳۸۰۶

حدثنا أبو بِشر وعلِيُّ بنُ محمد،قالا:حدثنامحمدُ بنُ فُضَيلٍ،عن عُمارَةَ بنِ القعقاع عن أبي زرعة،عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ مرفوعًا.

○ یہ روایت مسند امام احمد میں ۱۲:۸۶، حدیث:۷۱۶۷ میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہی کی روایت سے مرفوعاً موجود ہے۔

اِسناد کے لطائف

-۱: کتب صحاح میں اس روایت کے سارے راویوں کی سند سے روایتیں موجود ہیں مگر امام بخاری کے استاذ احمد بن اِشکاب کی سند سے امام بخاری نے صرف ایک ہی روایت نقل کی ہے۔

-۲: ان اسانید کے سارے راویوں کا تعلق کوفے سے ہے، سوائے صحابی کے، جو مدینہ منورہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

-۳: اس سند میں تابعی اور صحابی یعنی ابوزرعۃ اور سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ دونوں اپنی اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور دونوں کے اصل ناموں میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے۔

-۴: اس حدیث کے آخری راوی سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں جن کے بارے میں محدثین کی رائے ہے کہ:أكثرُ الصَّحَابَةِ حديثًا عن رسولِ الله ﷺ أبوهريرة رضی اللہ عنہ.

[معرفة أنواع علم الحديث:۳۹۸،نوع:۳۹؛معرفة الصحابة]

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ احادیث نقل کرنے والے سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں۔''

ان سے 5374 روایتیں مروی ہیں۔[أسماء الصحابةِ الرُّواة ومالكل واحد من العدد:۳۷،تلقيح فهوم أهل الأثرفي فنون التاريخ والسير:۳۶۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۵- یہ حدیث "فردِ مطلق (۱)" کی بہترین مثال ہے' اس کا راوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں صرف سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہیں؛ اُن سے یہی روایت صرف اُن کے شاگرد ابوزرعۃ روایت کرتے ہیں' اُن سے اُن کے شاگرد عمارۃ بن قعقاع اور اُن سے صرف محمد بن فضیل نقل کرتے ہیں اگرچہ محمد بن فضیل کے بعد کے راوی زیادہ ہیں۔ امام ترمذی (۲) نے اسے نقل کرکے لکھا

---

(۱) "فردِ مطلق" اصل میں غریب حدیث کی ایک قسم ہے۔ اصطلاح میں غریب وہ حدیث ہے جس کی صرف ایک سند ہو' یعنی جس کا راوی صرف ایک ہو' خواہ ہر طبقہ میں ایک ہی ایک ہو' یا کسی طبقہ میں زائد بھی ہو گئے ہوں: إذا انْفَرَدَ الرَّجُلُ عَنْهُمْ بِالْحَدِيْثِ يُسَمّٰى: غَرِيْبًا. [نزہۃ النظر: ۸۸]

غریب حدیث کی دو قسمیں ہیں:

[۱] غریب مطلق: فردِ مطلق؛ وہ ہے جس میں "غرابت" سند کے شروع یعنی صحابی کی جانب میں ہو: ثُمَّ الْغَرَابَةَ إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ فِيْ أَصْلِ السَّنَدِ' أَيْ: فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَدُوْرُ الإِسْنَادُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ' وَلَوْ تَعَدَّدَتِ الطُّرُقُ إِلَيْهِ' وَهُوَ الطَّرَفُ الَّذِيْ فِيْهِ الصَّحَابِيُّ. [نزہۃ النظر: ۹۵]

اس کی مثال یہ ہے: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. [صحیح بخاری' کتاب بدء الوحی [۱] باب کیف بدء الوحی [۱] حدیث: ۱' کتاب الایمان والنذور [۸۳] باب النیۃ فی الایمان [۲۳] حدیث: ۶۶۸۹]

جس کے راوی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں' پھر یہ تفرد دور تک چلا گیا ہے۔

[۲] غریب نسبی: فردِ نسبی: وہ حدیث ہے جس کے سند کے شروع میں تو غرابت نہ ہو' البتہ وسطِ سند میں غرابت ہو اگرچہ وہ حدیث فی نفسہ مشہور ہو: سُمِّيَ نِسْبِيًّا لِكَوْنِ التَّفَرُّدِ فِيْهِ حَصَلَ بِالنِّسْبَةِ إِلٰى شَخْصٍ مُّعَيَّنٍ وَإِنْ كَانَ الْحَدِيْثُ فِيْ نَفْسِهِ مَشْهُوْرًا. [نزہۃ النظر: ۹۷]

اس کی مثال یہ حدیث ہے: مالك عن الزهري عن أنس أن النبي ﷺ دخل مكة وعلى رأسه المِغْفَر. [صحیح بخاری' کتاب اللباس [۷۷] باب المغفر [۱۷] حدیث: ۵۸۰۸' کتاب الحج [۱۵] باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام [۸۴] حدیث: ۱۳۵۷]

"رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔"

اس روایت میں مالک از زہری منفرد ہیں۔

(۲) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ' بوغی' ترمذی' ابوعیسیٰ' علماء وحفاظِ حدیث میں تھے۔ دریائے جیحون کے قریب ترمذ میں رہائش پذیر تھے۔ ۲۰۹ھ = ۸۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ خراسان' عراق اور حجاز کے سفر......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے کہ: هٰذا حديثٌ حسنٌ غريبٌ صحيحٌ.

[سنن ترمذی' کتاب الدعوات [۴۹] بابٌ [٦٠] حدیث: ۳۴٦۷]

''یہ حدیث حسن، غریب اور صحیح ہے۔''

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قلتُ: وجهُ الغرابَةِ فيه ما ذَكَرْتُه مِن تفرُّدِ محمد بن فُضَيل وشيخه وشيخ شيخه و صحابيه. [فتح الباری ۱۳: ۵۴۰]

''میں [حافظ ابن حجر] کہتا ہوں کہ اس کی غرابت کی وجہ - جسے میں بتا چکا ہوں - محمد بن فضیل، اُن کے شیخ، شیخ الشیخ اور صحابی کا تفرد ہے۔''

صحیح بخاری کی پہلی حدیث ''إنما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ'' بھی ''فردِ مطلَق'' ہے۔ جس کے راوی صحابہ کرام ؓ میں سے صرف سیدنا عمر فاروق ؓ (۱) ہیں' جن سے صرف علقمہ (۲)

......کیے۔ ترمذ میں ۲۷۹ھ = ۸۹۲ء کو وفات پائی۔

[الانساب ۱: ۴۵۹' تذکرۃ الحفاظ ۲: ۳۳' ۴۳الاعلام ٦: ۳۲۲]

(۱) عمر ؓ بن خطّاب' قرشی' عدوی۔ کنیت ابوحفص تھی اور لقب فاروق۔ مکہ معظمہ میں ۴۰ قبل ہجری = ۵۸۴ء کو پیدا ہوئے۔ دوسرے خلیفہ راشد ہیں۔ جلیل القدر صحابی تھے۔ نہایت شجاع' جری اور بہادر تھے۔ نوجوانانِ قریش میں سے تھے۔ ۱۳ھ کو خلیفہ چنے گئے ان کی عدالت ضرب المثل ہے' ان کے دور خلافت میں شام' عراق' بیت المقدس' مدائن' مصر اور جزیرہ فتح ہوئے۔ سن ہجری کی ابتداء آپ کے عہد زرین میں ہوئی۔ آپ سے ۵۳۷ احادیث روایت کی گئی ہیں۔ ۲۳ھ = ٦۴۴ء کو رحلت کر گئے۔ نماز جنازہ سیدنا صہیب بن سنان ؓ رومی نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔

[اسد الغابۃ: ۹۱۴' ترجمہ: ۳۸۳۱' الاعلام ۵: ۴۵]

(۲) علقمۃ بن وَقّاص بن مِحْصَن بن کلدۃ اللیثی العتواری المدنی۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ بکثرت احادیث نقل کیں۔ حدیث کے ثقہ راوی ہیں۔ تابعی ہیں۔ عبدالملک بن مروان کی خلافت میں وفات پا گئے۔ [سیر اعلام النبلاء ۴: ٦۱' ترجمہ: ۱۵]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نے اُن سے اکیلے محمد بن ابراہیم التیمی [۱] اور اُن سے صرف یحییٰ بن سعید انصاری [۲] نے اسے روایت کیا جس کے بعد یہ ''مشہور'' ہوئی۔

-۶: امام بخاری نے کتاب کے آخر میں اس حدیث کو ذکر کر کے اہل جنت کی پیروی کی ہے اس لیے کہ قرآن مجید میں وارد ہے کہ: دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. [سورۃ یونس ۱۰:۱۰]

''اُس [جنت] میں [داخلے کے وقت] اُن کی پکار یہ ہوگی کہ: یا اللہ! تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے، اور ایک دوسرے کے خیر مقدم کے لیے جو لفظ وہ بولیں گے، وہ سلام ہوگا اور اُن کی آخری پکار یہ ہوگی کہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔''

حدیث کی توضیح

﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴾ [سورۃ الانبیاء ۲۱:۴۷]

''اور ہم قیامت کے دن ایسی ترازویں لا رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گی۔''

مَوَازِيْن: میزان کی جمع ہے جو اصل میں مِوْزَان تھا، جس کے واو میں اس لیے قلب کیا گیا کہ یہ ساکن تھا اور اس کا ماقبل مکسور تھا۔

---

(۱) محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ القرشی التیمی ابو عبداللہ المدنی۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ ۱۲۰/۱۲۱ھ کو وفات پا گئے۔ اُن کے دادا سیدنا حارث، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے چچازاد اور مہاجرین صحابہ میں سے تھے۔ ثقہ اور کثیر الحدیث راوی ہیں۔

[سیر اعلام النبلاء ۵:۲۹۴، ترجمہ: ۱۴۰]

(۲) یحییٰ بن سعید بن قیس بن عمرو بن سہل بن ثعلبۃ بن حارث بن زید بن ثعلبۃ بن غنم بن مالک بن نجار الانصاری المدنی القاضی۔ ۷۰ ہجری سے پہلے اُن کی ولادت ہوئی۔ بڑے بڑے اساتذہ سے علم حاصل کیا، جن میں فقہاء سبعہ بھی ہیں۔ اپنے زمانہ میں عالم مدینہ تھے۔ امام زہری نے جلالت شان کے باوجود ان سے حدیثیں سنیں۔ ۱۴۳ھ کو انبار میں وفات پا گئے۔ [سیر اعلام النبلاء ۵:۴۶۸، ترجمہ: ۲۱۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قِسْطٌ: مصدر ہے، جو مفرد، تثنیہ اور جمع کے لیے یکساں مستعمل ہے۔

امام فراء (۱) لکھتے ہیں: اَلْقِسْطُ مِن صفةِ الموازين وإن كان مؤحَّدًا، وهو بمنزلة قولك للقوم: أنتم رِضًا و عدلٌ. [معانی القرآن ۲:۲۰۵]

''اَلْقِسْطُ، الموازین کی صفت ہے اگر چہ موصوف مفرد ہے اور یہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ قومٌ رِضًا اور قومٌ عدلٌ بولتے ہیں۔''

امام زجاج (۲) لکھتے ہیں: القِسطُ: العدلُ؛ والمعنى: ونضعُ المَوازينَ ذواتَ القِسطِ؛ وقسطٌ مثلُ عدلٍ مصدرٌ يُوصَفُ به؛ وتقول: ميزانٌ قِسْطٌ وميزانانِ قِسْطٌ وموازينُ قِسطٌ. [معانی القرآن واعرابہ ۳:۲۰۱]

''قسط، عدل کو کہتے ہیں اور معنیٰ یہ ہے کہ ہم مبنی برانصاف میزان رکھیں گے۔ قسط، عدل کی طرح مصدر ہے اور بطورِ صفت مستعمل ہے جیسے: قسط کا ایک میزان، قسط کے دو میزان اور قسط کے کئی میزان۔''

امام راغب اصفہانی (۳) لکھتے ہیں: القِسطُ هو النَّصِيبُ بالعدلِ كالنِّصْفِ و

(۱) یحییٰ بن زیاد بن عبداللہ بن منظور الدیلمی، مولی بنی اسد، ابو زکریا المعروف بالفراء، نحو، لغت اور فنون ادب میں اہل کوفہ کے امام ہیں۔ کوفہ میں ۱۴۴ھ = ۷۶۱ء کو پیدا ہوئے۔ بغداد منتقل ہوئے۔ مامون کے دونوں بیٹوں کے استاذ اور اتالیق رہے ہیں۔ ۲۰۷ھ = ۸۲۲ء کو مکہ مکرمہ جاتے ہوئے وفات پائی۔
[معجم الادباء ۲۰:۹، الاعلام ۸:۱۴۵]

(۲) ابراہیم بن سری بن سہل ابو اسحاق، زجاج، ۲۴۱ھ = ۸۵۵ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ نحو اور لغت کے ماہر عالم تھے۔ شیشہ گری کا کام کرنے کی وجہ سے زَجّاج کہلائے۔ مبرد سے علم نحو سیکھا۔ بغداد میں ۳۱۱ھ = ۹۲۳ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۱:۴۹-۵۰، الاعلام ۱:۴۰]

(۳) حسین بن محمد بن مفضل ابو القاسم اِصبہانی [اِصفہانی] ادیب، حکیم اور عالم تھے۔ اِصبہان سے تعلق تھا۔ تاریخ ولادت معلوم نہ ہو سکی۔ بغداد میں رہائش پذیر تھے۔ اپنے زمانے میں امام غزالی کے برابر سمجھے جاتے تھے۔ ۵۰۲ھ = ۱۱۰۸ء کو وفات پائی۔ [روضات الجنات: ۲۴۹، الاعلام ۲:۲۵۵]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

النَّصَفَة؛ قال: ﴿لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ﴾ ﴿وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ﴾ والقِسطُ هو أنْ يَأْخُذَ قِسْطَ غيرِهِ وذلك جَوْرٌ، والإقساط أن يُعْطِيَ قِسْطَ غيرِهِ وذلك إنصافٌ ولذلك قِيلَ: قَسَطَ الرَّجُلُ إذا جَارَ؛ وأَقْسَطَ إذا عدَلَ، قالَ: ﴿وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا﴾ وقال: ﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾. [المفردات: ۴۰۳]

''القِسطُ: [اسم] نَصَفٌ اور نَصَفَةٌ کی طرح قِسْطٌ بھی مبنی بر عدل حصہ کو کہتے ہیں جیسا کہ فرمایا: ﴿لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ﴾ [سورۃ یونس ۱۰: ۴]

''تا کہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔''

اور فرمایا کہ: ﴿وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ﴾ [سورۃ الرحمٰن ۵۵: ۹]

''اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔''

قِسْطٌ کا دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ دوسروں کا حق لیا جائے اور یہ ظلم ہے، اور إِقْسَاط یہ ہے کہ دوسرے کا حق ادا کیا جائے اور یہ انصاف ہے۔ قَسَطَ الرَّجُلُ اُس وقت کہتے ہیں جب کوئی شخص ظلم کرے اور أَقْسَطَ الرَّجُلُ اُس وقت کہتے ہیں جب وہ انصاف کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝﴾ [سورۃ الجن ۷۲: ۱۴-۱۵]

''اور یہ کہ ہم میں سے کچھ تو مسلمان ہو گئے ہیں اور ہم میں سے [اب بھی] کچھ ظالم ہیں۔ چنانچہ جو اسلام لا چکے ہیں اُنہوں نے ہدایت کا راستہ ڈھونڈ ھ لیا ہے اور رہے وہ لوگ جو ظالم ہیں، وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔''

اور فرماتے ہیں: ﴿وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ [سورۃ الحجرات ۴۹: ۹]

''اور انصاف سے کام لیا کرو۔ بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قرآن مجید اور وزنِ اعمال

- وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝

[سورۃ الاعراف ۷:۸-۹]

''اور اُس دن [اعمال کا] وزن ہونا اٹل حقیقت ہے چنانچہ جن کی ترازو کے پلے بھاری ہوں گے، وہی فلاح پانے والے ہوں گے اور جن کی ترازو کے پلے ہلکے ہوں گے، وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ زیادتیاں کر کے خود اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا ہے۔''

- اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝ [سورۃ الکہف ۱۸:۱۰۵]

''یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک کی آیتوں کا اور اُس کے سامنے پیش ہونے کا انکار کیا، اس لیا اُن کا سارا کیا دھرا غارت ہو گیا، چنانچہ قیامت کے روز ہم اُن کا کوئی وزن شمار نہیں کریں گے۔''

- وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ [سورۃ الانبیاء ۲۱:۴۷]

''اور ہم قیامت کے، ایسی ترازویں رکھیں گے جو سراپا انصاف ہوں گی، چنانچہ کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا، تو ہم اُسے سامنے لے آئیں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں۔''

اس آیت میں موازین [جمع کا لفظ] کیوں آیا ہے؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ کیا ہر شخص کے لیے الگ الگ میزان ہے؟ یا ہر ہر عمل کے لیے الگ الگ میزان ہے؟ اس صورت میں جمع حقیقی ہے یا میزان ایک ہی ہے لیکن تعددِ اعمال واشخاص کی وجہ سے جمع کا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

صیغہ لایا گیا ہے؟ ﴿ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ [سورۃ الاعراف ۷: ۸-۹] ﴾ کے الفاظ تعدد اعمال پر دلالت کرتی ہیں۔ اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ جمع، تفخیم کے لیے ہو جیسا کہ اس آیت میں جمع تفخیم کے لیے ہے:

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ. [سورۃ الشعراء ۲۶: ۱۰۵]

''قوم نوح [علیہ السلام] نے رسولوں کو جھٹلایا۔''

حالانکہ ان کی طرف ایک رسول مبعوث کیے گئے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ان تاویلات کو لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

والذي يترجَّحُ أنه ميزانٌ واحِدٌ، ولا يُشْكِلُ بِكَثْرَةِ مَن يُوزَنُ عَمَلَهُ، لأَنَّ أحوالَ القِيامةِ لا تُكَيَّفُ بأحوالِ الدنيا. [فتح الباری ۱۳: ۵۳۸]

''راجح یہ ہے کہ میزان ایک ہی ہے۔ جن لوگوں کے اعمال اس سے تولے جائیں اُن کی کثرت باعثِ اِشکال نہ ہونی چاہیے اس لیے کہ آخرت کے اعمال کی کیفیت دنیاوی اعمال جیسی نہیں۔''

- فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ [سورۃ المؤمنون ۲۳: ۱۰۲-۱۰۳]

''اُس وقت جن کے پلڑے بھاری نکلے، تو وہی ہوں گے جو فلاح پائیں گے اور جن کے پلڑے ہلکے پڑ گئے تو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے لیے گھاٹے کا سودا کیا تھا، وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔''

- فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ [سورۃ القارعۃ ۱۰۱: ۶-۸]

''اب جس شخص کے پلڑے وزنی ہوں گے تو وہ من پسند زندگی میں ہوگا اور وہ جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے تو اُس کا ٹھکانا ایک گہرا گڑھا ہوگا۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معتزلہ اور وزنِ اعمال

اہل سنت کے بعض مفسرین [(۱)] کی رائے یہ ہے کہ یہ ایک مثل ہے اور میزان کا معنیٰ عدل ہے۔[التّفسیر البسیط ۱۵:۹۴]

اس پر امام زجاج نے استدراک کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

هذا كُلُّهُ في بابِ اللُّغة والإحتجاج سَائغٌ إلَّا أنَّ الأوْلَى مِن هذا أن يُتَّبَعَ ما جاءَ بالأسَانِيدِ الصِّحَاح......أنَّ جملة أعمال العباد موزونةٌ على غايةِ العدلِ والحق وهو قوله: ﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولَٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾.

[معانی القرآن واعرابہ ۲:۱۹۹، تفسیر القرطبی ۷:۱۴۷-۱۴۸]

''لغت میں ایسا چلتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اُس تفسیر کو اختیار کیا جائے جو صحیح اسانید سے ثابت ہو اور وہ یہ ہے کہ انسانوں کے سارے اعمال پورے عدل اور حق کے ساتھ تولے جائیں گے جس پر قرآن مجید کی یہ آیت شاید ہے: ﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهُ فَاُولَٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[سورۃ الاعراف ۷:۸] ﴾۔''

---

(۱) یہ قول امام مجاہد کی طرف منسوب ہے۔[تفسیر عبدالرزاق ۲:۳۸۶، نص: ۱۸۶۵، الکشف والبیان ۱۸:۱۳۴، التّفسیر البسیط ۱۵:۹۴، بذیل تفسیر سورۃ الانبیاء ۲۱:۴۷]

اور یہی ضحاک اور اعمش کی رائے بھی ہے جیسا کہ امام قرطبی نے ان کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ:

الوزنُ والميزانُ بمعنى العدلِ والقضاء، وذِكرُ الوزنِ ضربُ مَثَلٍ؛ كماتقول: هذاالكلام في وزن هذا وفي وِزانه، أي: يُعادِلُهُ ويُساويه وإن لم يكن هناك وزن.

[تفسیر القرطبی ۷:۱۴۷، بذیل تفسیر سورۃ الاعراف ۷:۸]

''وزن اور میزان، عدل وقضاء کے معنیٰ میں ہے اور وزن کا ذکر ضربُ المثل کے طور پر ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اِس کلام میں وزن ہے اور یہ اُس کا ہم وزن ہے، یعنی اُس کے مُساوی اور برابر ہے اگرچہ وہاں کوئی وزن نہ ہوتا ہو۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امام قشیری (۱) نے امام زجاج کی تائید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: قد أحسنَ فيما قال إذ لو حمل الميزان على هذا فليحمل الصراط على الدين الحق، والجنة و النار على ما يرد على الأرواح دون الأجساد، والشياطينُ والجن على الأخلاق المذمومةِ، والملائكةُ على القُوَى المحمودة. وقد أجمعتِ الأمَّةُ في الصَّدرِ الأوَّلِ على الأخْذِ بهذه الظَّواهِرِ من غير تأويلٍ. وإذا أجمعوا على منع التأويل وجب الأخْذُ بالظَّواهر نصوصًا، قال ابن فُورِك: وقد أنكرتِ المعتزلةُ الميزانَ بناء منهم على أنَّ الأعراضَ يستحيلُ وزنها إذ لا تقوم بأنفسها.

[تفسیر القرطبی ۷:۱۴۸، و كذا قال في التذكرة ۲:۲۴، بلفظ مختلف]

''انہوں [امام زجاج] نے بہت ہی مزیدار بات کی ہے اس لیے کہ اگر میزان کو عدل و انصاف پر حمل کیا جائے تو پھر صراط کو سچے دین پر، جنت کی خوشیوں اور جہنم کی کو اجسام کے بغیر اَرواح پر، شیاطین و جنات کو اخلاق مذمومہ اور ملائکہ کو قوائے محمودہ پر حمل کیا جائے، جب کہ صدرِ اول کی امت کا اجماع یہی ہے کہ ان اشیاء کو بلا تاویل اپنے ظواہر پر رکھا جائے اور جب انہوں نے اجماعی طور پر اس میں کوئی تاویل نہیں کی تو اس کے ظاہر پر عمل کرنا واجب ہے اور یہ ظواہر نصوص بن گئے۔ ابن فورک (۲) کہتے ہیں: معتزلہ نے اس بنیاد پر میزان کا اس لیے انکار کیا ہے کہ اَعراض وصفات کا تولنا ناممکنات میں سے ہے اس لیے کہ وہ قائم

---

(۱) عبدالکریم بن ہوازِن بن عبدالملک بن طلحہ نیشاپوری قشیری ابوالقاسم زین الاسلام۔ بنوقشیر بن کعب سے تعلق کی وجہ سے قشیری کہلائے۔ ۳۷۶ھ = ۹۸۶ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے میں زہد اور دینی علوم میں خراسان کے شیخ تھے۔ نیشاپور میں اقامت پذیر ہوئے تھے جہاں ۴۶۵ھ = ۱۰۷۲ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۱۱:۸۳، ترجمہ: ۵۷۶۳، الاعلام ۴:۵۷]

(۲) محمد بن حسن بن فُورَک، ابوبکر، انصاری، اصبہانی، شافعی۔ امام اور شیخ المتکلمین تھے۔ کثیر التصانیف اور اشعری العقیدۃ بزرگ تھے۔ بصرہ اور بغداد میں علم حاصل کیا۔ نیشاپور میں تدریس کی۔ نیشاپور کے قریب ۴۰۶ھ = ۱۰۱۵ء کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۷:۲۱۴-۲۱۶، الاعلام ۶:۸۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بالذات نہیں۔"

امام قرطبی (۱) لکھتے ہیں: وهذا كله فاسدٌ لِمَا جآءَ به الصَّادق، وفي الصحيحين: فيُعطَى صَحِيفَةَ حسناته. وقوله: فيخرج له بطاقة، وذلك يدُلُّ على الميزان الحقيقي. [التَّذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة ۲:۲۴]

"اور یہ سب تاویلیں غلط ہیں اس لیے کہ سچے رسول ﷺ کے اُس فرمان کے خلاف ہے جو صحیحین میں ہے کہ: فَيُعْطَى كِتَابَ [صَحِيْفَةَ] حَسَنَاتِهِ (۱).

"تو اُسے اس کے حسنات کا صحیفہ دیا جائے گا۔"

اور: فَتُخْرَجُ لَهُ بِطَاقَةٌ (۲).

"اُس [کے عمل] کا ایک [کاغذ کا چھوٹا سا] پرزہ لایا جائے گا۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: أنكرتِ المعتزلةُ الميزانَ وقالوا: هو عبارةٌ عن العدلِ فخالَفُوا الكتابَ والسُّنَّةَ لأنَّ اللّٰهَ تعالى أخبرَ أنه يضعُ الموازينَ لوزنِ الأعمال ليرَى العبادَ أعمالهم ممثَّلَةً ليكونوا على أنفسهم شاهدين.

[فتح الباری ۱۳:۵۳۸]

---

(۱) محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری خزرجی اندلسی ابوعبداللہ قرطبی، تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ بہت بڑے مفسر اور صالح و عابد تھے۔ قرطبہ [اندلس] سے تعلق تھا۔ شرق اوسط کے اَسفار کیے۔ مصر شمال میں اسیوط کے مضافات میں منیۃ ابن خصیب میں اقامت پذیر رہے اور وہیں ۶۷۱ھ = ۱۲۷۳ء کو وفات پائی۔ سادہ اور متقشفانہ زندگی گزارتے تھے۔ ایک ہی کپڑا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ [نفح الطیب ۱:۴۲۸، الاعلام ۵:۳۲۲]

(۱) صحیح بخاری، کتاب المظالم [۴۶] باب قول اللہ تعالیٰ: الا لعنۃ اللہ علی الظّٰلمین [۲] حدیث: ۲۴۴۱، صحیح مسلم، کتاب التوبۃ [۴۹] باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ [۸] حدیث: ۵۲-[۲۷۵۸]

(۲) سنن ترمذی، کتاب الایمان [۴۱] باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد ان لا الٰہ الّا اللہ [۱۷] حدیث: ۲۶۳۹؛ سنن ابن ماجۃ، ابواب الزہد [۳۷] باب مایرجیٰ من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ [۳۵] حدیث: ۴۲۹۷

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''معتزلہ نے میزان کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ انصاف سے عبارت ہے۔ایسا کہہ کر نہوں نے کتاب وسنت کا خلاف کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اُن کے اعمال ممثل کر کے اور اُن کا وزن کر کے اُنہیں اس کا شاہد بنائیں۔''

﴿کَلِمَتَانِ﴾

''کَلِمَتَانِ'' تثنیہ ہے۔اس کی جمع کَلِمَاتٌ ہے اس کا مفرد کَلِمَةٌ ہے،جس کے معنی مفرد لفظ کے بھی آتے ہیں اور پوری بات کے بھی اس حدیث میں اس کے معنی ہیں: دو کلمے، دو بول، جو رحمٰن کو نہایت محبوب ہیں۔

کبھی کلام پر کلمہ کا لفظ بول دیا جاتا ہے، جیسے کلمہ شہادت اور کلمہ اخلاص کلام ہے لیکن اس کو کلام سے تعبیر کیا جاتا ہے،اسی طرح یہاں بھی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ایک کلام ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ دوسرا کلام ہے لیکن ان دونوں کو کَلِمَتَانِ یعنی دو کلمے کہا گیا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: كلمتانِ: إطلاقُ كلمةٍ على الكلام وهو مثل كلمة الإخلاص و كلمة الشهادة.[فتح الباری ۱۳:۵۴۰]

''کلمتان: کلام پر کلمہ کا لفظ بول دیا گیا ہے، اور یہ ایسا ہے جیسا کہ کلمہ شہادت اور کلمہ اخلاص کلام ہے لیکن اس کو کلام سے تعبیر کیا گیا ہے۔''

شیخ زکریا انصاری (۱) لکھتے ہیں: في الحديثِ مِن البَدِيعِ: السَّجعُ؛ و المنهي عنه ما يرادُ به إبطالُ حَقٍّ و نحوه كسَجع الكهان ' والمُقابَلَةُ بين الخفيفة و الثقيلة

---

(۱) زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا انصاری سُنیکی مصری ابو یحییٰ شافعی۔شیخ الاسلام، قاضی، حافظ حدیث اور مفسر تھے۔۸۲۳ھ=۱۴۲۰ء کو سُنیکۃ [شرق مصر] میں پیدا ہوئے۔قاہرۃ میں علم حاصل کیا۔۹۰۶ھ کو آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔فقیر اور قلاش تھے۔سارا دن بھوکا رہتے۔رات کو نکل کر تربوز اور خربوزے کے چھلکے جمع کرتے اُس کو صاف کر کے کھا کر اُس پر گزارا کر لیتے۔۹۲۶ھ=۱۵۲۰ء کو وفات پائی۔

[النور السافر عن أخبار القرن العاشر:۲:۱۷۲، الاعلام ۳:۴۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ويُسَمَّى الطباق. ﴿ سُبحانَ اللّٰهِ وبِحَمْدِهٖ سُبحانَ اللّٰهِ الْعَظِيم ﴾هُما المُخبَرُ عنهما بأنهما﴿ كلمتانِ خفيفتان﴾فهُما مبتدأ و﴿ كَلِمَتَانِ ﴾ خبرٌ مقدَّمٌ،وما بينهما صفة للخبر ، و قدم الخبر لقصد تشويقِ السَّامع إلى المبتدإ ، كقول الشاعر :

ثلاثَةٌ تشرق الدُّنيا ببهجتها شمسُ الضُّحَى و أبو إسحٰق و القَمَرُ

[مِنحةُ الباري بشرح صحيح البخاري المسَمّٰى "تحفة الباري" ۱۰:۴۴۳]

"اس حدیث میں "علم بدیع" میں سے ایک "سجع" ہے۔سجع جب حق کو باطل کرنے اور اس کی تردید کے لیے ہو تو [شرعاً] ممنوع ہے جیسا کہ کاہن لوگ سجع کرتے ہیں نیز اس میں طباق، یعنی خفیف اور ثقیل کے مابین مقابلہ بھی ہے۔﴿کلمتانِ خفیفتان﴾ دونوں مبتدا ہیں۔﴿سُبحانَ اللّٰهِ وبِحَمْدِهٖ سُبحانَ اللّٰهِ الْعَظِيم ﴾ دونوں خبر اور ﴿ كَلِمَتَانِ ﴾ خبر مقدم ہے اور ان دونوں کے مابین خبر کی صفت ہے۔خبر کو اس لیے مقدّم کیا تا کہ سامع، مبتدا سننے کے لیے بے تاب ہو جائے، جیسا کہ ایک شاعر نے بھی ایسا ہی کیا ہے کہ "تین چیزیں ہیں جن کی خوب صورتی سے پوری دنیا چمک اُٹھتی ہے: چمکنے والا سورج، ابواسحاق اور چاند۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی یہ بھی لکھتے ہیں کہ: **كلمتان؛هو الخبرُ؛وحبيبتان وما بعدها صفةٌ؛والمبتدأ:سبحانَ الله و بحمده سبحان الله العظيم ؛والنُّكتةُ في تقديم الخبر تشويقٌ للسامع إلى المبتدإ ؛ وكلما طال الكلامُ في وصف الخبر حَسُنَ تقديمه لأنَّ كثرة الأوصاف الجميلةِ تزيدُ السامع شوقًا.**

[فتح الباری ۱۳:۵۴۰]

"كَلِمَتَان خبر ہے۔حَبِيْبَتَانِ وَمَا بَعد صفت اور سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ مبتدا ہے۔خبر کو مبتدا پر مقدم کرنے میں یہ نکتہ ملحوظ ہے کہ سننے والے کے شوق کو مبتدا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے بارے میں ابھارا جائے۔خبر کی وصف وتعریف میں جتنی بھی طوالت سے کام لیا جائے اُتنا ہی اس کے مقدم ہونے کا حسن بڑھ جاتا ہے اس لیے کہ اوصافِ جمیلہ کی کثرت سامع کے شوق کو بڑھا دیتا ہے۔''

حَبِیْبَتَان

حبیب بمعنی محبوب کے ہے یعنی فعیل بمعنی مفعول، جیسے خَلیق بمعنی مخلوق، قتیل بمعنی مقتول اور جریح بمعنی مجروح۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

حبیبتان؛أي: محبوبتان، والمعنى: محبوبٌ قائلهما. [فتح الباری ۱۳: ۵۴۰]

''حبیبتان: یعنی: محبوبتان، اور معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا قائل محبوب ہے۔''

قرآن مجید میں فعیل، مفعول کے معنیٰ میں وارد ہے: وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا. [سورۃ الفرقان ۲۵: ۵۵]

''اور یہ لوگ ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کر رہے ہیں جو نہ ان کو کوئی فائدہ پہنچاتی ہیں، نہ نقصان اور کافر انسان نے اپنے رب ہی کی مخالفت پر کمر باندھ رکھی ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی محبت!

اللہ تعالیٰ کی ساری صفتیں اُس کی شان وجلال کے مطابق ہوتی ہیں۔ وہ اپنی شان کے مطابق اپنے بندوں سے محبت کرتے ہیں۔ قرآن وحدیث کے کئی نصوص اس بارے میں وارد ہیں۔ مثلاً:

-وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ. [سورۃ البقرۃ ۲: ۱۹۵]

''اور نیکی اختیار کرو۔ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

-اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. [سورۃ البقرۃ ۲: ۲۲۲]

''بے شک اللہ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کی طرف کثرت سے رجوع کریں اور

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اُن سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہیں۔''

-قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. [سورۃ آل عمران ۳:۳۱]

''کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔''

-فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ. [سورۃ المائدۃ ۵:۵۴]

''تو اللہ بہت جلد ایسے لوگ پیدا کر دے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اُس سے محبت کرتے ہوں گے۔''

-اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ. [سورۃ التوبۃ ۹:۴،۷]

''بے شک اللہ متقین سے محبت کرتا ہے۔''

-اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ. [سورۃ الحجرات ۴۹:۹]

''بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

-اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ.

[سورۃ الصف ۶۱:۴]

''یہ حقیقت ہے کہ اللہ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کے راستے میں اس طرح صف بنا کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔''

-وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ. [سورۃ البروج ۸۵:۱۴]

''اور وہ بہت بخشنے والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔''

یہ آیات اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق محبت فرماتے ہیں اور محبت کرنا اُس کی صفت ہے۔ اپنی مخلوق میں سے وہ جسے منتخب کرتے ہیں اُس سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے بھی محبت کی جاتی ہے۔ اس میں راز کیا ہے؟ اس کو وہی جانے جو علام الغیوب ہے اور جو فرماتے ہیں کہ: لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ.

[سورۃ الانبیاء ۲۱:۲۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''وہ جو کچھ کرتا ہے اُس کا کسی کو جواب دِہ نہیں ہے، اور اِن سب کو جواب دِہی کرنی ہوگی۔''

○ کئی احادیث ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت ''محبت'' کا ذکر ہے؛ جیسے:

-إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ.

[صحیح مسلم، کتاب الایمان[۱] باب تحریم الکبر وبیانہ[۳۹] حدیث:۱۴۷-[۹۱]]

''اللہ خود جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''

- إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ؛ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ' وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ ' فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ. سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطُشُ بِهَا وَ رِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا ' وَ إِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ ' وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ' وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَافَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ' يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ.

[صحیح بخاری، کتاب الرقائق[۸۱] باب التواضع[۳۸] حدیث:۶۵۰۲]

''جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی، اُس کے خلاف میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعے سے میرا قرب حاصل کرتا ہے، اُن میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اُسے دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ کا طالب ہو تو میں اُس کو پناہ دیتا ہوں میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں جو مجھے مؤمن کی جان نکالتے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

وقت ہوتا ہے۔ وہ موت کو [تکلیف کی وجہ سے] پسند نہیں کرتا اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا۔"

اس حدیث میں آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کئی متضاد اشیاء کا ذکر کیا ہے:

عابد و معبود ؛مُتَقَرِّب و مُتَقَرَّبٌ إليه؛ مُحِب و محبوب ؛ سائل و مسئول؛ مُعْطَى و مُعْطِي ؛مُستَعِيذ و مستَعاذ به ؛ مُعِيذ و مُعَاذ ؛اور یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ کبھی ایک نہیں ہو سکتے۔ ایک کا دوسرے میں داخل ہونے اور حلول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کے اعضاء کی خصوصی حفاظت فرماتے ہیں اس لیے اُس کے جوارح اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی کے مطابق اپنے اعمال سرانجام دیتے ہیں۔

امام خطابی [(۱)] نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: هذه أمثالٌ ضَرَبَهَا والمعنى —والله أعلم— توفيقُهُ للأعمال التي يُباشِرُهَا بهذه الأعضاء وتيسير المحبة له فيها ' فيحفظ جوارحه عليه و يعصمه عن مواقعة مايكره اللّٰهُ من إصغاءٍ إلى اللهوِ يسمعه ونظرإلى ما نُهِي عنه ببصره وبطش إلى ما لا يَحِلُّ له بيده ' وسعي في الباطل برجله ' و قد يكون معناهُ سرعة إجابة الدُّعاء و الإنجاح في الطلبة و ذلك أنَّ مساعي الإنسان إنما تكون بهذه الجوارح الأربع .[أعلام السنن في شرح صحيح البخاري۲:۵۲۱]

"یہ ایک ضرب المثل ہے جسے آپ نے بیان فرمایا ہے اور اس کا معنیٰ —والله أعلم—

---

(۱) حمد بن محمد بن ابراہیم بن خطّاب 'بُستی' ابوسلیمان' کابل کے علاقہ بُست سے تعلق رکھتے تھے۔ ۳۱۹ھ = ۹۳۱ء کو پیدا ہوئے۔ زید بن خطّاب برادرِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسل سے تھے۔ علم حدیث سے متعلق کئی مفید تصانیف لکھیں۔ بُست ہی میں ۳۸۸ھ = ۹۹۸ء کو وفات پائی۔
[تذکرۃ الحفاظ ۳:۱۰۱۹' الاعلام ۲:۲۷۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

یہ ہے کہ جن اعضاء کے ذریعے انسان اعمال سرانجام دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اُن کو اعمال صالحہ کرنے کی توفیق دے دیتے ہیں اور انہیں یہ اعمال محبوب بنا دیتے ہیں اس لیے وہ اس کے جوارِح کی حفاظت فرماتے ہیں اور جو کام اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں اُن سے انہیں بچاتے ہیں جس کے نتیجہ میں ان کے کان کوئی فضول بات نہیں سنتے۔ اُن کی آنکھیں محرمات کی طرف نہیں اُٹھتیں۔ اُن کے ہاتھ کسی حرام چیز کو نہیں لگتے اور اُن کی ٹانگیں کسی باطل کے لیے نہیں چلتیں۔ اس کا معنیٰ یہ بھی ہے کہ ایسے لوگوں کی دعائیں جلد پوری ہو جاتی ہیں اور اُن کی حاجتیں بھی فی الفور مل جاتی ہیں۔ انسان چونکہ اپنے اعمال ان چار اعضاء سے کرتا ہے اس لیے صرف ان کا ذکر فرمایا۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: والإتحادية زعموا أنه على حقيقته: أنَّ الحقَّ عينُ العبدِ، و احتجوا بمجيئ جبريل في صورة دِحية، قالوا: فهو روحانيٌّ و ظهر بمظهر البشر، قالوا: فالله أقدرُ على أن يظهر في صورة الوجود الكلي أو بعضه تعالى الله عما يقوله الظَّالِمونَ عُلُوًّا كبيرًا. [فتح الباری ۱۱:۳۴۴]

''اتحادیوں [حلول کا عقیدہ رکھنے والے لوگوں] کا خیال ہے کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ بعینہٖ بندہ ہو جاتا ہے (۱)۔ انہوں نے اس بات سے استدلال کیا ہے کہ کبھی کبھی سیدنا

---

(۱) مولانا محمد انور صاحب کشمیری لکھتے ہیں کہ: وفي الحديث لمعة إلى وحدةِ الوجود. و كان مشايخُنا مولِعين بتلك المسالة إلى زمن الشاه عبدالعزيز. أمَّا أناَ فلَسْتُ بمتشَدِّدٍ فيها. [فیض الباری ۶: ۲۷۰-۲۷۱]

''اس حدیث میں مسئلہ وحدۃ الوجود پر روشنی پڑتی ہے۔ ہمارے مشایخ شاہ عبدالعزیز کے عہد تک اس مسئلہ میں بڑے منہمک ہوا کرتے تھے، البتہ میں خود اس مسئلہ میں متشدد نہیں ہوں۔''

صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو صرف اعتباری اور فرضی ماننا وحدۃ الوجود کہلاتا ہے۔ اصل میں تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے وجود ہی ہیں جیسے کہ پانی، کہ وہی بلبلہ ہے، وہی لہر اور وہی سمندر ہے۔ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ایک ہی ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جبریل، سیدنا دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ (۱) کی شکل وصورت میں آیا کرتے تھے حالانکہ وہ روحانی مخلوق ہیں جو کسی بشر کی شکل میں رونما ہوتے پس اللہ تعالیٰ اس پر بہت ہی قادر ہیں کہ وہ کسی کلی یا جزوی وجود میں ظاہر ہو جائے۔ یہ ظالم لوگ جو کچھ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے بالکل برتر اور پاک ہے۔''

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کچھ خاص بندوں کے ساتھ زیادہ محبت سے پیش آتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو حبیب رب العالمین کہا جاتا ہے اور انہیں مقام خُلّت (۲) پر فائز کیا گیا ہے، چنانچہ امام ابن ابی العز (۳) لکھتے ہیں: ثَبتَ له ﷺ أعلى مراتب المحبة' وهي كما صَحَّ عنهُ ﷺ أنه قال : إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي خَلِيْلاً كما اتَّخَذَ إبراهيم خليلاً (۴). وقال: وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أهلِ الأرضِ خَليلا لاتَّخَذْتُ أبابكرَ

---

(۱) دِحیہ بن خلیفہ بن فروۃ بن فضالۃ کلبی رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ بہت سارے غزوات میں شریک رہے ہیں۔ سیدنا جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھار اُن کا روپ دھار کر تشریف لایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں قیصر کے نام دعوتی خط لکھ کر بھیجا تھا۔ جنگ یرموک میں شریک رہے ہیں، جس کے بعد دمشق میں رہائش اختیار کی تھی۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے۔ ۴۵ھ = ۶۶۵ء کے لگ بھگ وفات پائی۔

[اسد الغابۃ: ۳۵۸' ترجمہ: ۱۵۰۷' الاعلام ۲: ۳۲۷]

(۲) الْخُلَّةُ: وهي المَحَبَّةُ الَّتِيْ تَخَلَّلَتْ رُوْحَ الْمُحِبِّ وَقَلْبَهُ .

[شرح العقيدة الطحاوية ۱: ۱۶۶]

''الْخُلَّةُ: ایسی محبت ہے جو محبت کرنے والے دل ودماغ کے اندر سما جائے۔''

(۳) ابوالحسن علی بن علاء الدین علی بن شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن شرف الدین ابوالبرکات محمد بن عز الدین ابوالعز صالح بن ابی العز بن وُہیب بن عطاء بن جبیر بن جابر بن وہب اذرعی دمشقی صالحی حنفی' عرف: ابن ابی العز۔ ۷۳۱ھ = ۱۳۳۱ء کو پیدا ہوئے۔ دمشق اور پھر دیارِ مصریہ کے قاضی رہے ہیں۔ اونچے پائے کے عالم ہیں۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۷۹۲ھ = ۱۳۹۰ء کو وفات پائی۔

[إنباء الغمر ۳: ۵۰' الدرر الکامنۃ ۳: ۸۷' ترجمہ: ۱۸۸' الاعلام ۴: ۳۱۳]

(۴) صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ [۵] باب النهی عن البناء علی القبور واتخاذ الصور فیھا [۳] حدیث: ۲۳-۵۳۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃالاشاعت ڈاٹ کام

خليلاً و لكِنْ صاحِبُكم خليلُ الرَّحمٰن [1]. والحديثان في الصَّحِيحِ، وهُما يُبطلانِ قولَ من قال: الخُلَّةُ لإبراهيم والمحبةُ لمحمد، فإبراهيمُ عليه السلام خليلُ الله ومحمدٌ ﷺ حبيبه، وفي الصَّحيحِ: أَنِّي أَبْرَأُ إلى كُلِّ خَلِيْلٍ مِّنْ خُلَّتِه [2] والمحبةُ قد ثَبَتَتْ لِغيرِه، قال تعالى: واللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ [سورة آل عمران۳: ۱۳۴] وقال: فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ [سورة آل عمران۳: ۷۶] وقال: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. [سورة البقرة۲: ۲۲۲]

فَبَطَلَ قولُ مَن خَصَّ الخُلَّةَ بإبراهيم عليه السلام والمحبة بمحمد ﷺ، بل الخُلَّةُ خاصَّةٌ بهما، والمحبةُ عامةٌ، وحديث ابن عباس رضي الله عنهما الذي رواه الترمذي، الذي فيه: إنَّ إبراهيمَ عليه السلام خليلُ الله، ألا وأنا حبيبُ الله، ولافَخْرَ، لم يَثْبُت. [شرح العقيدة الطحاوية۱: ۱۶۴-۱۶۵]

"رسول اللہ ﷺ کے لیے محبت کا اعلیٰ درجہ "خُلَّتْ" ثابت ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس طرح کا "خلیل" بنایا جیسا کہ اُس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر [3]

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ [۴۴] باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ [۱] حدیث: ۶، ۷- [۲۳۸۳] جس میں خليلُ الرَّحمٰن کے بجائے خليل الله کے لفظ ہیں۔

(۲) سنن ترمذی، کتاب المناقب [۵۰] باب مناقب ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ [۱۴] حدیث: ۳۶۵۵

(۳) ابوبکر صدیق [عبداللہ] بن ابی قحافہ [عثمان] رضی اللہ عنہما بن عامر، تیمی، قرشی، بالغ مردوں میں سب سے اول اسلام قبول کرنے والے ہیں۔ پہلے خلیفہ راشد ہیں۔ آپ کے والد، والدہ، بیوی اور اولاد سب صحابہ ہیں، یہ فضیلت آپ کے علاوہ کسی اور صحابی کو حاصل نہیں ہے۔ ۵۱ قبل ہجری = ۵۷۳ء کو پیدا ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی نہ بت پرستی کی اور نہ شراب کو منہ لگایا۔ ۱۱ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۱۳ھ = ۶۳۴ء کو مدینہ منورہ میں وفات پا گئے، ان کی مدت خلافت ۲ سال ۳ ماہ اور ۱۵ دن ہے۔ آپ کی مرویات ۱۴۲ ہیں۔ [اسد الغابۃ: ۳۰۰۷، ترجمہ: ۳۰۶۷، الاعلام ۴: ۱۰۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

خلیل بناتا لیکن تمہارا دوست رحمان کا خلیل ہے۔ دونوں حدیثیں صحیح [مسلم] کی ہیں اور ان احادیث سے اُن لوگوں کے قول کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے، جن کا خیال ہے کہ خُلّت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہے اور محبت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے!

دوسروں کے لیے بھی محبت ثابت ہے جیسا کہ ارشاد ہے کہ: ''اور اللہ، احسان کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔'' اور ''اللہ، متقین سے محبت کرتے ہیں۔'' اور ''اللہ توبہ کرنے والوں اور خوب صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' اس سے واضح ہوا کہ اُن لوگوں کی بات باطل ہے جو خُلّت کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور محبت کو سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے بتاتے ہیں' بلکہ خُلّت ان دونوں کے لیے خاص ہے، جب کہ محبت عام ہے اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (۱) کی سند سے جس روایت کو امام ترمذی نے روایت کی ہے، وہ ثابت نہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ: ''ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں، اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں (۲)۔''

---

(۱) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب' قرشی' ہاشمی۔ ۳قبل ہجری = ۶۱۹ء کو پیدا ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی' جلیل القدر صحابی ہیں۔ حبر الامۃ [امت کے عالم] اور ترجمان القرآن جیسے القاب سے نوازے گئے۔ طائف میں سکونت پذیر تھے اور وہیں ۶۸ھ = ۶۸۷ء کو وفات پائی۔

[اسد الغابۃ: ۶۹۲' ترجمہ: ۳۰۳۸' الاعلام ۴: ۹۵]

(۲) امام ترمذی اس کو نقل کر کے لکھتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند میں:

- زَمْعَۃ بن صالح جَندِيْ ہیں جو ضعیف تھے۔ امام مسلم نے ان کی روایت مقرونا لی ہے۔

[تقریب التہذیب: ۲۶۳' ترجمہ: ۲۰۴۶]

- سَلَمَۃ بن وَهْرَام کے بارے میں حافظ ابن عدی نے لکھا ہے کہ زَمْعَۃ بن صالح نے اس سے منکر روایتیں نقل کی ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہیں اس کی حدیث ضعیف نہ ہو۔

[الکامل فی ضعفاء الرجال ۴: ۳۶۵-۳۶۶' ترجمہ: ۷۸۹/۵۷]

حافظ ابن قیم لکھتے ہیں: أَمَّا الخُلَّۃُ فتوحیدُ المَحَبَّۃِ' فالخلیلُ هو الذي تَوَحَّدَ لمحبوبه' وهي رُتبۃٌ لاتقبلُ المشارکۃَ' ولهذا اختص بها في العالَم الخلیلان: إبراهیم و محمد ......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

......صلوات الله و سلامه عليهما كماقال الله تعالى: وَاتَّخَذَاللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلاً، وصَحَّ عن النبي ﷺ أنه قال: إنَّ اللّٰهَ اتخذني خليلاً كما اتخذ إبراهيم خليلاً. وفي الصحيح عنه ﷺ: و كنتُ متخذًا خليلاً لاتَّخذتُ أبابكر خليلاً ولكن صاحبكم خليل الرحمن وفي الصحيح أيضًا إني أبرأ إلى كل خليل من خُلَّته، و لَمَّا كانتِ الْخُلَّةُ مرتبةٌ لا تقبل المُشَارَكَةَ امتَحنَ اللّٰهُ سبحانه إبراهيم الخليل بذبح ولده لما أخذ شعبة من قلبه فأراد سبحانه أن يخلص تلك الشعبة له ولا تكون لغيره فامتحنه بذبح ولده، و المراد ذبحه من قلبه، لاذبحه بالمُدْيَةِ، فلما أسلما لأمر اللّٰهِ و قَدَّمَ مَحبةَ اللّٰه تعالى على محبة الولد خَلَصَ مقام الخُلَّةِ فُدِيَ الولَدُ بِالذَّبْحِ، وقد ظَنَّ بعض من لاعلم عنده أنَّ الحبيب أفضل من الخليل وقال: محمد حبيب الله و إبراهيم خليل الله و هذا باطلٌ من وجوهٍ كثيرةٍ، منها: أنَّ الخلة خاصة و المحبة عامة فإنَّ الله يحبُّ التَّوابين و يحبُّ المتطهرين وقال في عباده المؤمنين: يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗ. ومنها: أن النبي ﷺ نفى أن يكون له من أهل الأرض خليلٌ وأخبرأنَّ أحب النساء إليه عائشة ومن الرجال أبوها. ومنها: أنه ﷺ قال: إنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَني خليلاً كما اتخذ إبراهيم خليلا. و منها: أنه ﷺ قال: لو كنتُ متخذًا خليلاً لاتَّخَذْتُ أبابكر خليلاً، ولكن أخوَّة الإسلام وَمَوَدَّتُهٗ.

[رَوْضَةُ الْمُحِبِّيْنَ وَنُزْهَةُ الْمُشْتَاقِيْنَ: ۴۷-۴۹]

''خُلَّة، توحید محبت کا نام ہے، پس خلیل وہ ہے جس نے اپنے محبوب ہی سے محبت کی ہو، یہ رُتبہ مشارکت کو قبول نہیں کرتا اس لیے کل عالم میں دو خلیل اس صفت سے مختص کیے گئے: سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلاً. [سورۃ النساء۴: ۱۲۵]

''اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔''

اور صحیح حدیث میں ہے کہ: إنَّ الله اتَّخَذَني خليلاً كما اتخذ إبراهيم خليلا.

[المستدرک۲: ۵۵۰]

''بے شک اللہ تعالیٰ مجھے خلیل بنایا ہے جیسا کہ ابراہیم [علیہ السلام] کو خلیل بنایا تھا۔''

اور یہ کہ: لو كنتُ متخذًا خليلاً لاتَّخذْتُ أبابكر خليلاً، إنَّ صاحبكم خليل الله.

[صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ [۴۴] باب من فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ [۱] حدیث: ۶۱۷۶]

''اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر [رضی اللہ عنہ] کو خلیل بناتا لیکن تمہارا ساتھی تو اللہ کا خلیل ہے۔''

......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

......اور صحیح حدیث میں ہے کہ: إني أبرأ إلى كل خليل من خلته. [مسند احمد ۱: ۳۷۷، ۴۰۹]

''میں [انسانوں میں] ہر ایک خلیل کی خُلَّۃ سے الگ ہوتا ہوں۔''

اور جب خُلَّۃ ایسا رُتبہ ہے جو شرکت کو قبول نہیں کرتا اس لیے اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے فرزند کو ذبح کر ڈالے اس لیے کہ اُس [فرزند] نے اُن کے دل کے ایک شعبہ کو لے لیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ شعبہ اُس کے لیے خالص ہو اور کوئی دوسرا اُس میں شریک نہ ہو اس لیے اُس نے انہیں ذبح ولد کے امتحان میں مبتلا کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ اُنہیں اپنے دل سے ہٹائے نہ کہ چھری سے ذبح کرے اور جب دونوں نے اپنے تئیں اپنے رب کے حوالے کیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دی تو خُلَّۃ کا مقام و رتبہ پایا اور اُن کے بیٹے کو ایک عظیم قربانی کے عوض چھڑایا۔ بعض ناواقفوں کا خیال ہے کہ حبیب، خلیل سے افضل ہوتا ہے اس لیے وہ کہتے ہیں:

مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَإِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ.

''[سیدنا] محمد [ﷺ] حبیب اللہ ہیں اور ابراہیم [علیہ السلام] خلیل اللہ۔''

لیکن یہ قول کئی وجوہ سے باطل ہے:

- خُلَّۃ خاص ہے اور محبت عام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک وصاف رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔''

اور اپنے مؤمن بندوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ: يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ. [سورۃ المائدۃ ۵: ۵۴]

''وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ [بندے] اُس [اللہ] سے محبت کرتے ہیں۔''

- نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی نفی کی ہے کہ اہل زمین میں سے کوئی اُن کا خلیل ہو جب کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ عورتوں میں انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ بہت محبوب ہے اور مردوں میں سے اُن کے والد۔''

- نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ مجھے خلیل بنایا ہے جیسا کہ ابراہیم [علیہ السلام] کو خلیل بنایا تھا۔''

- نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے: ''اگر میں کسی [بشر] کو خلیل بناتا تو ابوبکر [رضی اللہ عنہ] کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی اور محبت جو اُن کے ساتھ ہے [وہ دوسروں کی محبت اور دوستی سے بڑھ کر ہے]۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اللہ تعالیٰ سے محبت کیجئے، عشق نہیں!

عشق کا لفظ دراصل عَشْقَةٌ سے لیا گیا ہے(۱) جو درختوں پر چڑھنے والی ایک بیل [آکاس بیل] ہے' جسے لبلاب اور عشق پیچہ کہتے ہیں اور یہ بیل جس درخت پر چڑھتی ہے اُسے سُکھا دیتی ہے'بعینہ عشق کی بیماری بھی عاشق کو سُکھا کر ختم کر دیتا ہے۔[غیاث اللغات: ۳۴۵]

ہمارے معاشرے میں عشق کا لفظ عموماً نہایت بُرا سمجھا جاتا ہے۔ہم نے آج تک کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ مجھے اپنی ماں' بہن' یا بیٹی سے عشق ہے' بلکہ ہر مہذب اور باحیا شخص ان معزز رشتوں کا لحاظ کرتے ہوئے یوں کہے گا کہ مجھے اپنی والدہ سے حد درجہ محبت ہے۔ مجھے اپنی بہن سے بہت زیادہ الفت ہے' یا میں اپنی بیٹی سے بہت مانوس ہوں۔

ان ہی وجوہ کے پیش نظر قرآن وسنت میں کہیں بھی لفظ عشق استعمال نہیں ہوا۔سیدنا یوسف علیہ السلام کے واقعہ کے ضمن میں بھی قرآن عزیز نے تُـرَاوِدُ فَتھَا [وہ اس پر فریفتہ ہوگئی] کے الفاظ استعمال کیے ہیں' حالانکہ عزیز مصر کی بیوی پر سیدنا یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر دیوانگی یعنی: عشق طاری ہوگئی تھی۔

جب عشق کے معنی ''قسمے از جنون'' ہوئے تو قرآن وحدیث میں کیوں کر ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے عشق کا مطالبہ کیا جاتا؟ ہمیں قرآن وحدیث میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کا پابند بنا دیا گیا ہے نہ کہ ان سے عشق کرنے کا۔

امام ابن ابی العز لکھتے ہیں:

العِشقُ: وهو الحُبُّ المُفرِطُ الذي يُخافُ على صاحبه منه' ولكن لا يوصَفُ

---

(۱) علامہ ابن سیدہ، المتوفی: ۴۵۸ھ [لکھتے ہیں: العشقة: شجرة تخضرُّ ثم تدقُّ وتصفرُّ' عن الزجاجي' وزعم أن اشتقاق العاشق من ذلك.[المحکم والمحیط الاعظم ۱:۱۴۴]

''العشقة: ایک پودا ہے جو پہلے سبز ہوتا ہے، پھر باریک اور زرد ہو جاتا ہے۔ یہ زجاجی کا قول ہے۔وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ'' عاشق'' کا اشتقاق اس سے ہوا ہے۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

به الرب تعالى، ولا العبد في مَحبة ربه، وإن كان قد أطلقه بعضهم.

[شرح العقيدة الطحاوية ۱:۱۶۶]

''عشق چونکہ مُفرِط محبت کا نام ہے اس لیے اسے اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا اگر چہ کچھ لوگوں نے اسے استعمال بھی کیا ہے اسی طرح اس کا استعمال اُس شخص پر بھی نہیں کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہو۔''

حافظ ابن قیم (۱) اس کے مادہ اشتقاق پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وعلى القولين، فلا يُوصَفُ به الرب تبارك وتعالى، ولا العبد في محبة ربه.

[مدارج السالکین ۳:۳۹۹]

''بہر حال اس لفظ کو نہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیا جائے گا اور نہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے بندہ کے لیے۔''

حافظ ابن تیمیہ (۲) نے امام ابن جریر (۳) کی کتاب التبصیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

وإن ممانعتقده ترك اطلاق تسمية العشق على الله، وبَيَّنَ أن ذلك لايجوز،

---

(۱) محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد زُرَعی، دمشقی، ابو عبداللہ، شمس الدین، اکثر و بیشتر علوم اسلامیہ پر ان کو دسترس تھی، ۶۹۱ھ = ۱۲۹۲ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے دور کے بہت بڑے محدّث، مفسر، فقیہ اور متکلم تھے۔ امام ابن تیمیہ سے خصوصی تعلق اور لگاؤ تھا اور ان کے علوم پر امام ابن تیمیہ ہی کا رنگ غالب رہا۔ ۷۵۱ھ = ۱۳۵۰ء کو وفات پائی۔ [البدایۃ والنہایۃ ۱۴:۲۲۱، البدر الطالع ۲:۱۴۳-۱۴۶، الاعلام ۶:۵۶]

(۲) احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم، حرانی، دمشقی، حنبلی، ابوالعباس، تقی الدین ابن تیمیہ۔ ۶۶۱ھ = ۱۲۶۳ء کو حران میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد کی معیت میں شام منتقل ہو گئے۔ ۷۲۸ھ = ۱۳۲۸ء کو قلعہ دمشق میں حالتِ اسارت میں وفات پائی۔ بڑے فطین اور ذکی عالم دین تھے۔

[المعجم المختص بالمحدثین، ذہبی: ۲۵، البدایۃ والنہایۃ ۱۴:۱۴۱، الاعلام ۱:۱۴۴]

(۳) محمد بن جریر بن یزید طبری، ابو جعفر، مؤرخ و مفسر اور امام تھے۔ ۲۲۴ھ = ۸۳۹ء کو ''آمل طبرستان'' میں پیدا ہوئے۔ بغداد میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ۳۱۰ھ = ۹۲۳ء کو وفات پائی۔

[غایۃ النہایۃ ۲:۱۰۶، الاعلام ۶:۶۹]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

لاشتقاقه ولعدم وُرُود الشرع به، وقال: أدنى مافيه أنه بدعةٌ وضلالةٌ، وفيما نَصَّ الله مِن ذِكر المحبة ذِكر المحبة كفايةٌ. [مجموع الفتاوی ۵:۴۳]

''ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے عشق کے لفظ کو ہرگز استعمال نہیں کریں گے' اس لیے کہ اپنے اشتقاق کے لحاظ سے یہ لفظ نہایت برا ہے اور اس کا استعمال شریعت میں بھی نہیں کیا گیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے اس کا استعمال بدعت وضلالت ہے۔''

امام قشیری نے لکھا ہے کہ: العشقُ: مجاوزةُ الحد في المحبة، والحقُّ سبحانه لا يُوصَفُ بأنه يُجاوِزُ الحدَّ فلا يُوصَفُ بالعشقِ ولو جمع محاب الخلق كلهم لشخصٍ واحدٍ لم يبلغ ذلك استحقاق قدر الحق سبحانه، فلا يُقال: إنَّ عبدًا جاوَزَ الحَدَّ في محبة الله، فلا يُوصَفُ الحق سبحانه بأنه يُعشق، ولا العبد في صفته سبحانه بأنه يعشقُ، فنفى العشق، ولاسبيل له إلى وصف الحق سبحانه لامِن حق العبدِ، ولا مِن العبد للحق سبحانه. [الرسالة القشيرية: ۳۵۱]

''محبت کرنے میں حدود سے تجاوز کرنا عشق کہلاتا ہے' جب کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حد سے نکل جائیں' اس لیے اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ عشق کو نہیں استعمال کیا جائے گا اور اگر ساری دنیا کی محبتیں ایک شخص میں جمع کی جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے لگے پھر بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ محبت الٰہیہ میں حد سے آگے بڑھ گیا ہے اس لیے کہ کسی مخلوق کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اُس سے محبت کرے' اس لیے نہ اللہ تعالیٰ کے لیے عشق کا لفظ استعمال کیا جائے گا اور نہ کسی مخلوق کے بارے میں کہا جائے گا کہ اُسے اللہ تعالیٰ سے عشق ہوگیا ہے۔''

مولانا امین احسن صاحب اصلاحی (۱) لکھتے ہیں:

---

(۱) امین احسن اصلاحی' عالم دین' مفسر قرآن' قانون کمیشن کے سابق صدر نشین۔ ۱۹۰۴ء کو ہند کے اعظم گڑھ [U.P] میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ کے فاضل ہیں۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۷ء کو لاہور میں فوت ہوئے۔ [انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا: ۲۵۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''یہ امر نگاہ میں رہے کہ ہم نے لفظ ''محبت'' استعمال کیا ہے۔ ''عشق'' یا اس قسم کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے قرآن وحدیث دونوں میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ کہیں عشق کا لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی ایک خاص وجہ ہے۔ وہ یہ کہ لفظ ''عشق'' ایک غیر متوازن کیفیت پر دلیل ہوتا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے لیے اس کا استعمال نہ صرف ناموزوں ہے بلکہ اس میں احتمال سوء ادب کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بندوں کے سارے معاملات حدودِ شریعت کے پابند ہیں اگر بال برابر بھی ان سے تجاوز ہو جائے تو گو یہ تجاوز جذبہ عشق کی تحریک ہی سے ہو' لیکن اس سے بدعت وضلالت میں پڑ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لفظ عشق کا استعمال زیادہ تر شاعروں نے کیا ہے' یا صوفیوں نے۔ شاعروں کا معاملہ یہ ہے کہ وہ جب تک ہر چیز کو لیلیٰ اور مجنوں کی حکایت نہ بنالیں اُن کی شاعری بے مزا رہتی ہے اِس وجہ سے وہ چاہے روزہ اور نماز سے کوئی تعلق نہ رکھتے ہوں' لیکن وہ اللہ سے بھی عشق رکھتے ہیں اور اُس کے رسول سے بھی۔ اُن کے ہاں ہر نعت گو اور ہر قوال عاشقِ رسول ہوتا ہے۔ صوفیوں کا معاملہ یہ ہے کہ اُنہوں نے ہر میدان میں اپنا گول [Goal] اصحابِ شریعت سے آگے باندھنے کی کوشش کی ہے اِس وجہ سے اُنہوں نے محبت کے عام اور معروف لفظ کو اپنے جذبہ محبت کی تعبیر سے قاصر پایا اور اُس کی جگہ لفظ عشق کو اختیار کیا جو اُن کے ہاں اصل محبوب لفظ ہے۔ اگر چہ بظاہر یہ ایک نزاع لفظی ہے' لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس ''عشق'' نے تصوف میں جو بدعتیں داخل کی ہیں اُن کا شمار ممکن نہیں ہے۔ محبت' عشق کی طرح کوئی مبہم' مجہول اور بے قید چیز نہیں ہے' بلکہ ایک معروف' معین اور پابندِ آئین چیز ہے یہ ایک جانی پہچانی کسوٹی ہے جس پر آدمی اپنے کو بھی اور دوسروں کو بھی پرکھ کر دیکھ سکتا ہے کہ کس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی کے سامنے جب کوئی ایسا موڑ آئے جب اُسے یہ فیصلہ کرنا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پڑے کہ دوراستوں میں سے وہ کون سا راستہ اختیار کرے؟ وہ راستہ جو اُس کی خواہشوں' اُس کی حاضر مصلحتوں' اُس کے عزیزوں اور دوستوں کی رائے اور پسند کے موافق ہے' لیکن اُس کے اپنے علم کے حد تک وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے' یا وہ راستہ جو اگرچہ اُن سب کی رائے کے خلاف ہے جن کی دل داری اُس کو عزیز ہے' لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کے موافق ہے' اِس صورت میں اگر وہ اپنی خواہشوں اور اپنے ہوا خواہوں کی پاس داری کو ترجیح دے تو اس کے صاف معنیٰ یہ ہیں کہ وہ اللہ سے زیادہ دوسروں سے محبت کرتا ہے اور اللہ پر ایمان کا دعویٰ محض اِدّعاء ہے اور اگر وہ دوسری راہ پسند کرتا ہے' یعنی سب کو نظرانداز کر کے بے دھڑک اللہ کے حکم کو اختیار کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا سچا مُحِب بھی ہے اور محبوب بھی' اگرچہ اُس نے عشق الٰہی کا کبھی دعویٰ نہیں کیا۔ یہ محبت ہے جس کا دین میں اعتبار اور جس پر آدمی کے اُخروی مراتب کا اِنحصار ہے' اس کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے خود قرآن نے واضح کسوٹی بھی مقرر کردی ہے جس پر ہر مدعی کو آپ جب چاہیں جانچ سکتے ہیں۔ رہے وہ لوگ جو اپنے زَعم میں محبت کے زیرِاثر گریبان اور دامن چاک کر برہنہ سر اور برہنہ پا گھروں سے نکل کھڑے ہوتے اور صحراؤں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں تو اُن کی محبت پرکھنے کے لیے ہمارے پاس کوئی کسوٹی نہیں ہے اور یہ کہنا بھی ہمارے لیے مشکل ہے کہ فی الواقع یہ عشقِ الٰہی ہے' یا عشقِ لیلیٰ ہے' یا محض خللِ دماغ ہے۔ [تزکیہ نفس ۲: ۶۷-۶۹]

سوال: حدَّثَنِي بُكير بن أحمد الحدَّاد الصُّوفي بمكة حدثنا سهل بن سليمان النيلي بواسط ثنا منصور بن المهاجر ثنا محمد بن الحجاج ثنا سفيان بن حسين عن الزهري قال: قال رسول الله ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ الْخَمِيْرَ وَأَلْبَسَنِيْ الْحَرِيْرَ وَزَوَّجَنِيْ خَدِيْجَةَ وَكُنْتُ لَهَا عَاشِقًا.

[المُستَدرَك على الصَّحِيحَين ۳: ۱۸۲]

''اُس اللہ کے لیے حمد ہے جس نے مجھے خمیر روٹی کھلائی، مجھے ریشمی لباس پہنایا اور میرا

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نکاح [سیدہ] خدیجہ [رضی اللہ عنہا(۱)] سے کروایا اور میں اُس کا عاشق تھا۔"

یہ روایت موضوع ہے جس کی کئی علتیں ہیں:

-زہری (۲) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب کہ اُن کی ولادت ۵۱ھ = ۶۷۱ء میں ہوئی۔ ان ۔۔ کے درمیان کوئی ایک یا دو راوی چھوٹ گئے ہیں جب کہ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ: مراسیلُ الزهري ليس بشيء. [المراسیل' ابن ابی حاتم: ۳]

"امام زُہری کی مراسیل قابل اعتناء نہیں۔"

جب کہ امام شافعی (۳) بھی امام زُہری کی مراسیل کو قابل اعتناء نہیں سمجھتے۔

[جامع التحصیل' علائی: ۴۳]

-اس کا ایک راوی محمد بن حجاج لخمی ہے جس نے ہریسہ کی حدیث وضع کی ہے۔ منکر الحدیث اور کذاب وخبیث تھا۔ [میزان الاعتدال ۳: ۵۰۹' ترجمہ: ۷۳۵۱]

---

(۱) خدیجہ رضی اللہ عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ' قریش سے تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی پہلی زوجہ محترمہ تھیں۔ ۶۸ قبل ہجرت = ۵۵۶ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ شرف و مال داری رکھنے والے گھر میں پلیں بڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ساری اولاد سوائے سیدنا ابراہیم ؓ کے اُن کے بطن سے ہوئی۔ سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ۳ قبل ہجری = ۶۲۰ء کو مکہ معظمہ میں وفات ہوئیں۔

[اسد الغابۃ ۵: ۴۳۴' ترجمہ: ۶۸۷۷' الاعلام ۲: ۳۰۲]

(۲) محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب زہری' قریش کی شاخ بنو زہرہ بن کلاب سے تعلق تھا۔ ۵۱ھ = ۶۷۱ء کو پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ میں پلے بڑھے۔ حافظ و فقیہ تابعی ہیں۔ ۱۲۴ھ = ۷۴۲ء کو حجاز اور فلسطین کے بارڈر پر وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۴: ۱۷۷' غایۃ النہایۃ ۲: ۲۶۲' الاعلام ۷: ۹۷]

(۳) محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع ہاشمی' قرشی' ابوعبداللہ ۱۵۰ھ = ۷۶۷ء کو غزہ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ دو سال کی عمر میں مکہ معظمہ لائے گئے۔ دو دفعہ بغداد گئے۔ ۱۹۹ھ کو مصر تشریف لے گئے اور اپنی وفات ۲۰۴ھ = ۸۲۰ء تک وہیں رہے۔ آپ شعر' لغت' ایام عرب' فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ نہایت ذکی' فطین' ذہین اور حاضر جواب تھے۔ پہلا فتوی بیس سال کی عمر میں دیا تھا۔ رمضان المبارک میں ساٹھ بار قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔ [تذکرۃ الحفاظ ۱: ۳۶۱' الاعلام ۶: ۲۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-اس کا ایک راوی سفیان بن حسین ہے، جو اگرچہ صالح الحدیث ہیں لیکن امام زہری سے کئی ایسی روایتیں نقل کی ہیں جس میں اُنہوں نے دوسرے لوگوں سے مخالفت کی ہے۔

[تہذیب الکمال ۱۱:۱۴۱، ترجمہ: ۲۳۹۹]

-اس کے متن میں بھی نکارت ہے۔ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ:

إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ .

[صحیح بخاری، کتاب الادب [۷۸] باب تجمل للوفود [٦٦] حدیث: ٦٠٨١، صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ [۳۷] باب تحریم استعمال اناء الذہب والفضۃ [۲] حدیث: ۱۰-[۲۰۶۹]]

''ریشم تو صرف وہی شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔''

﴿ إِلَى الرَّحْمٰنَ ﴾

اَلرَّحْمٰن کا ذکر قرآن مجید میں ۵۷ بار آیا ہے۔

[المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الكريم: ۵۵۳]

دھیان رہے کہ اس تعداد میں ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' میں وارد ''الرَّحْمٰنِ'' شامل نہیں اگر اس میں ''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' بھی شامل کر لیا جائے تو اَلرَّحْمٰن کا ذکر ۱۷۰ بار ہو جائے گا۔

اَلرَّحْمٰن الرَّحِيْم' دونوں رَحْمَةٌ سے مشتق مُبالغہ کے صیغے ہیں۔ رحمٰن فَعلان، غضبان اور سکران کے وزن پر اور رحیم فَعیل، علیم اور کریم کے وزن پر۔ فَعلان کا وزن جوش وخروش، ہیجان اور امتلاء وغلبہ پر دلیل ہوتا ہے، یعنی: صفت کی زیادتی کے لیے، جس کے بعد اضافے کا کوئی درجہ نہ ہو۔ [تفسیر البحر المحیط ۱:۱۷]

امام حلیمی (۱) لکھتے ہیں کہ الرحمٰن وہ ہے جو گناہ گاروں اور طاعات میں کمی کرنے والوں کی

(۱) حسین بن حسن بن محمد بن حلیم بخاری جرجانی ابو عبداللہ، شافعی فقیہ تھے۔ قاضی تھے۔ ۳۳۸ھ=۹۵۰ء کو جرجان میں پیدا ہوئے۔ ماوراء النہر میں اہل حدیث کے رئیس تھے۔ ۴۰۳ھ=۱۰۱۲ء کو بخارا میں......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علل اور کمزوریوں کو مٹاتا ہے۔ [المنہاج فی شعب الایمان ۱:۲۰۰]

امام خطابی لکھتے ہیں: ذَهَبَ الْجَمْهُوْرُ مِنَ النَّاسِ إِلٰى أَنَّهُ اسْمٌ مُشْتَقٌّ مِنَ الرَّحْمَةِ مَبْنِيٌّ عَلَى الْمُبَالَغَةِ. [شأن الدعاء:۱۲۲]

''لوگوں میں سے جمہور کی رائے یہ ہے کہ یہ رحمت سے مشتق ہے اور مبالغہ پر مبنی ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ رحمٰن، اللہ تعالیٰ کا مخصوص نام ہے، اس کا استعمال اضافت کے بغیر:

وَصْفُ غَيْرِ اللهِ بِهِ مِنْ تَعَنُّتِ الْمُلْحِدِيْنَ. [تفسیر البحر المحیط ۱:۱۵]

''مخلوق کے لیے ناجائز اور ملحدین کی سرکشی اور تعنت ہے۔''

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ. [سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱۱۰] میں چونکہ اللہ اور رحمٰن ایک سیاق میں بیان کیے گئے ہیں اس لیے:

أَكْثَرُ الْعُلَمَآءِ عَلٰى أَنَّ الرَّحْمٰنَ مُخْتَصٌّ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، لا يَجُوْزُ أَنْ يُسَمّٰى بِهِ غَيْرُهٗ. [تفسیر القرطبی ۱:۱۴۳، تفسیر آیت بسم اللہ، مسئلہ:۲۵، الاسنیٰ فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ ۱:۶۲]

''اکثر علماء کی رائے ہے کہ ''رحمٰن'' کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے اور مخلوق میں سے کسی پر اس کا اطلاق جائز نہیں ہے۔''

اور ''فعیل'' کا وزن دوام واستمرار اور پائیداری اور استواری کے لیے استعمال ہوتا ہے، اسی وجہ سے ان دونوں صفتوں میں سے کوئی صفت بھی برائے بیت نہیں ہے بلکہ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے رحمت کے جوش وخروش کو ظاہر کر رہی ہے، اور دوسری اس کے دوام وتسلسل کو: وَمُبَالَغَةُ فَعِيْلٍ مِنْ حَيْثُ التَّكْرَارِ وَ الْوُقُوْعِ. [تفسیر البحر المحیط ۱:۱۷]

''فعیل کا مبالغہ تکرار اور وقوع کے اعتبار سے ہے۔''

رَحِيْمٌ کا اطلاق واستعمال مخلوق کے لیے جائز ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق وارد ہے: حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ. [سورۃ التوبۃ ۹:۱۲۸]

......وفات پائی۔ [الرسالۃ المستطرفۃ:۲۲۵، بذیل نص:۳۵۷، الاعلام ۲:۲۳۵]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''تمہاری بھلائی کے حریص ہیں۔ ایمان والوں کے حق میں تو بڑے ہی شفیق ہیں، مہربان ہیں۔''

امام ازہری (۱) نے بعض علماء کے حوالے سے لکھا ہے کہ الرحمٰن الرحیم کو یکجا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ رحمٰن عبرانی نام ہے جب کہ رحیم عربی زبان کا لفظ ہے۔ [تہذیب اللغۃ ۵:۳۳]

امام بیہقی (۲) لکھتے ہیں: وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ أَنَّهُ اسْمٌ عِبْرَانِيٌّ، وَذَهَبَ الْجَمْهُوْرُ مِنَ النَّاسِ إِلٰى أَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنَ الرَّحْمَةِ مَبْنِيٌّ عَلَى الْمُبَالَغَةِ، وَمَعْنَاهُ: ذُو الرَّحْمَةِ، لَا نَظِيْرَ لَهُ فِيْهَا، وَلِذٰلِكَ لَا يُثَنّٰى وَلَا يُجْمَعُ، وَبِنَاءُ فَعْلَانَ فِي كَلَامِهِمْ بِنَاءُ الْمُبَالَغَةِ، يُقَالُ لِشَدِيْدِ الْإِمْتِلَاءِ مَلْآنُ، وَلِشَدِيْدِ الشِّبْعِ شَبْعَانُ. [اسماء اللہ وصفاتہ ۱:۲۱۶]

''بعض کا خیال ہے کہ یہ عبرانی نام ہے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ [عربی ہے اور] رحمت سے مشتق [ماخوذ] اور مبنی بر مبالغہ ہے اور اس کا معنیٰ ہے: بے مثال رحمت والا، اس لیے اس کا تثنیہ اور جمع استعمال نہیں ہوتے اور عربی زبان میں ''فعلان'' کا صیغہ مبالغہ کے لیے ہوتا ہے جیسا کہ بھرے ہوئے پیالے کو مَلآن اور شدید بھوکے کو شَبْعَان کہا جاتا ہے۔''

---

(۱) محمد بن احمد بن ازہر الہروی، ابو منصور، لغت وادب کے ائمہ میں سے ہیں۔ ۲۸۲ھ = ۸۹۵ء کو ''ہراۃ'' میں پیدا ہوئے۔ ابتدا میں فقہ سے شغل رہا اور اس میں مہارت اور شہرت حاصل کی، پھر عربیت کی طرف متوجہ ہوئے جس میں اتنی مہارت حاصل کی کہ سند وحجت بن گئے۔ ۳۷۰ھ = ۹۸۱ء کو ''ہراۃ'' میں وفات پائی۔ اپنے دادا ازہر کی طرف منسوب ہونے سے ازہری کہلائے۔

[وفیات الاعیان ۴:۳۳۴، ترجمہ: ۶۳۹، الاعلام ۵:۳۱۱]

(۲) احمد بن حسین بن علی ابو بکر، ائمہ حدیث میں سے تھے۔ نیشاپور کے کے شہر بیہق کے مضافاتی گاؤں خسروجرد میں ۳۸۴ھ = ۹۹۴ء کو پیدا ہوئے۔ بیہق میں پلے بڑھے۔ حصول علم کے سلسلے میں بغداد، کوفہ اور مکہ معظمہ کے سفر کیے۔ ۴۵۸ھ = ۱۰۶۶ء کو نیشاپور میں وفات پائی۔ اُن کا جسد خاکی بیہق منتقل کیا گیا، جہاں اُن کی تدفین ہوئی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۳:۵۷۹، الاعلام ۱:۱۱۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

قاضی بیضاوی (۱) اور کچھ دوسرے علماء نے مبرد (۲) اور ثعلب (۳) کے حوالے سے لکھا ہے کہ: وَاحْتَجَّ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ عَرَبِيًّا لَمَا أَنْكَرَتِ الْعَرَبُ، لِأَنَّهُمْ مَا كَانُوْا يُنْكِرُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّهِمْ، وَقَدْ أَنْكَرُوْا، كَمَا فِيْ قَوْلِهِ: وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ. [شرح اسماء اللہ الحسنٰی، بیضاوی: ۱۸۳]

''انہوں نے اس کے لیے یہ دلیل پیش کی ہے کہ اگر ''رحمٰن'' عربی زبان کا لفظ ہوتا تو عرب اس کا انکار نہ کرتے، اس لیے کہ وہ رحمتِ الٰہیہ کے منکر نہیں اور اس کے باوجود انہوں نے ''رحمٰن'' سے انکار کیا ہے، جیسا کہ اس آیت کریمہ میں ہے:

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ. [سورۃ الفرقان ۲۵:۶۰]

''اور جب اُن سے کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو وہ کہتے ہیں: رحمٰن کیا ہے؟''

مگر مفسر ابن جریر نے بڑی شد و مد کے ساتھ اس کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

قَدْ زَعَمَ بعضُ أهْلِ الْغَبَاءِ أنَّ العربَ كانت لاتعرفُ الرحمن، ولَم يَكُنْ ذٰلك في لُغَتِها ولِذٰلك قال المشركون للنبي ﷺ: وَمَا الرَّحْمٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا

---

(۱) عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی، شیرازی، ابوسعید، بیضاوی، قاضی [Judge] مفسر تھے۔ فارس کے شہر شیراز کے قریبی گاؤں ''بیضاء'' میں پیدا ہوئے۔ عرصہ تک شیراز کے قاضی رہے ہیں۔ تبریز میں ۶۸۵ھ = ۱۲۸۶ء کو وفات پائی۔ [طبقات الشافعیۃ الکبرٰی ۵:۵۹، الاعلام ۴:۱۱۰]

(۲) محمد بن یزید بن عبدالاکبر الثمالی الازدی ابوالعباس المعروف بالمبرد۔ اپنے زمانے میں بغداد کے امام عربیت تھے۔ ادیب اور اخباری تھے۔ ۲۱۰ھ = ۸۲۶ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۲۸۶ھ = ۸۹۹ء کو بغداد میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۴:۳۱۳، ترجمہ: ۶۳۶، الاعلام ۷:۱۴۴]

(۳) احمد بن یحیٰی بن زید بن سیار شیبانی بالولاء، ابوالعباس۔ ۲۰۰ھ = ۸۱۶ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ نحو اور لغت میں اہل کوفہ کے امام تھے۔ شعر کے بہت بڑے راوی، محدث، حفظ اور صدق لہجہ سے مشہور اور ثقہ و حجت تھے۔ زندگی کے آخری ایام میں سننے کی قوت جاتی رہی۔ بغداد ہی میں ۲۹۱ھ = ۹۱۴ء کو وفات پائی۔ [طبقات الحنابلہ ۱:۸۳، ترجمہ: ۸۰، الاعلام ۱:۲۶۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

[سورۃ الفرقان۲۵:۶۰] إنكارًا منهم لهٰذا الإسم . كأنه كان محالاً عنده أن ينكر أهل الشرك ما كانوا عالِمِيْنَ بِصِحَّتِهٖ،أو : لا ' و كأنه لم يَتْلُ مِنْ كتاب اللهِ قولَ الله: اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ-يعني محمدًا ﷺ-كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ و هم مع ذٰلِكَ مُكَذِّبونَ ' و لِنُبُوَّتِهٖ جاحدون ' فَيَعْلَمَ بذٰلك أنهم قد كانوا يُدَافعونَ حقيقةَ ما قد ثَبَتَ عندهم صِحَّتُهٗ و استحكمت لَدَيْهِم معرفتُهٗ. وقد أنشدَ لبعض الجاهلية الجهلاء:

أَلَا ضَرَبَتْ تِلْكَ الْفَتَاةُ هَجِيْنَهَا   أَلَا قَضَبَ الرَّحْمٰنُ رَبِّي يَمِيْنَهَا

وقال سلامة بن جَندلٍ السعدي:

عَجِلْتُمْ عَلَيْنَا عَجْلَتَيْنَا عَلَيْكُمْ   وَمَا يَشَاِ الرَّحْمٰنُ يَعْقِدْ وَيُطْلِقِ

[تفسیر ابن جریر ا:۸۶ بذیل نص:۱۴۹]

''کچھ غبیوں کا خیال ہے کہ چونکہ عربوں کی زبان میں ''رحمٰن'' نہیں تھا اور یہ نام اُن کے ہاں غیر معروف تھا اس لیے مشرکین نے ''رحمٰن'' کا انکار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ: وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا. [سورۃ الفرقان۲۵:۶۰]

''رحمٰن کیا ہے؟ کیا ہم اُسے سجدہ کریں جس کا تم ہمیں حکم دیتے ہو؟''

اس قول کے قائل کے نزدیک مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد اس لیے نہیں مانا کہ وہ ''رحمٰن'' کو نہیں جانتے تھے' حالانکہ بات ایسی نہیں ہے اس لیے کہ وہ تو ایسی کافی ساری باتوں کے منکر تھے جن کی حقانیت اُنہیں معلوم تھی۔ مثلاً اُنہیں رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی صداقت معلوم تھی مگر اس کے باوجود وہ انکار پر مُصِر تھے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ. [سورۃ البقرۃ۲:۱۴۶]

''جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ اس [نبی ﷺ] کو ایسا جانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو جانتے ہیں۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

معرفت کے باوجود وہ انکار کر بیٹھے۔اس سے معلوم ہوا کہ اُن کا انکار بے علمی کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ جان بوجھ کر وہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت' احکام الٰہیہ اور وہ ہر ثابت شدہ حقیقت اور ہر حق بات کے منکر تھے۔"رحمٰن" کا نام اُن کے ہاں مشہور تھا جیسا کہ عہد جاہلیت کے کسی شاعر کا شعر ہے کہ:

أَلاَ ضَرَبَتْ تِلْكَ الْفَتَاةُ هَجِيْنَهَا أَلا قَضَبَ الرَّحْمٰنُ رَبِّي يَمِيْنَهَا

"اُس چوکری نے اپنے غیر عربی گھوڑے کو چابک مارا۔کاش! "رحمٰن" اُس کا ہاتھ شل کر دیتا[1]۔"

اور سلامۃ بن جندل سعدی[2] کا شعر ہے کہ:

عَجِلْتُمْ عَلَيْنَا عَجْلَتَيْنَا عَلَيْكُمْ وَمَا يَشَإِ الرَّحْمٰنُ يَعْقِدْ وَيُطْلَقِ[3]

"تم نے ہماری جلدی کی بہ نسبت ہم پر دوگنی جلدی کی اور "رحمٰن" جو کچھ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔"

---

(۱) امام ابن درید لکھتے ہیں: یہ اَلشَّنْفَرٰی کا شعر ہے۔[الاشتقاق:۸۵]
اَلشَّنْفَرٰی کا نام عمرو بن مالک ازدی ہے۔بنو قحطان سے تعلق تھا۔جاہلی شاعر ہے۔پہلوان' درشت خو اور نہایت کینہ پرور تھا۔اپنی قوم نے بھی اس سے براءت کی تھی۔۷۰ قبل ہجری = ۵۲۵ء کو ایک معرکہ میں قتل ہوا۔[الاعلام ۵:۸۵]

(۲) سلامۃ بن جندل بن عبد عمرو، ابو مالک۔بنو کعب بن سعد تمیم سے تعلق تھا۔دور جاہلیت کا نامور شاعر تھا۔اچھا شہسوار تھا۔اہل حجاز میں سے تھا۔حکمت وسخاوت سے سرشار تھا۔۲۳ قبل ہجری = ۶۰۰ء کو وفات پائی۔[الشعر والشعراء ۱:۲۶۴' ترجمہ:۲۴' خزانۃ الادب ۴:۲۹' الاعلام ۳:۱۰۶]

(۳) اُن کے دیوان میں اس شعر کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

عَجِلْتُمْ عَلَيْنَا حِجَّتَيْنِ عَلَيْكُمْ وَمَا يَشَإِ الرَّحْمٰنُ يَعْقِدْ وَيُطْلَقُ

[دیوان سلامۃ بن جندل:۴۳' شعر:۳۶]

"تم نے دو سال ہم پر جلد بازی کی اور "رحمٰن" کی جو مشیت ہوتی ہے، وہی منعقد ہو کر بروئے کار آتی ہے۔"

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حافظ ابن کثیر (۱) نے علامہ ابن جریر کی رائے کی تصویب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:
وَالظَّاهِرُ أَنَّ إنكارَهُم هٰذَا إنَّما هو جُحُوْدٌ وتَعَنُّتٌ في كفرِهِمْ، فإنه قد وُجِدَ في أشعارهم الجاهلية تسمية الله تعالى بالرَّحمٰن. [تفسیر ابن کثیر ۱:۱۹۹]
''ظاہر یہ ہے کہ مشرکین صرف عناد، تکبر، سرکشی اور دشمنی کی بنا پر ''رحمٰن'' سے انکار کرتے تھے نہ کہ وہ اس نام سے نا آشنا تھے اس لیے کہ جاہلیت کے زمانے کے پرانے اَشعار میں اللہ تعالیٰ کا نام ''رحمٰن'' موجود ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ خود قرآن مجید میں ان ہی مشرکین کا یہ اقرار موجود ہے کہ:
وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ. [سورۃ الزخرف ۴۳:۲۰]
''اور یہ کہتے ہیں کہ اگر ''رحمٰن'' چاہتا تو ہم ان [بتوں] کی عبادت نہ کرتے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: وخص لفظ الرَّحمٰنِ بالذِّكرِ لأنَّ المقصود من الحديثِ بيانُ سعةِ رحمةِ الله تعالى على عباده حيثُ يُجازي على العمل القليل بالثَّوابِ الكثير. [فتح الباری ۱۳:۵۴۰]
''[سارے اسمائے حسنیٰ میں] رحمٰن کا بالخصوص ذکر اس لیے کیا کہ اس حدیث کے بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کی اُس وسیع رحمت وشفقت کا بیان مقصود ہے، جو وہ اپنے بندوں پر کرتے رہتے ہیں اور وہ ایک مختصر عمل پر انہیں بہت بڑی ثواب سے نوازتے ہیں۔''

ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ

حدیث کا یہی حصہ ترجمۃ الباب کی دلیل ہے اس لیے کہ ''أَنَّ أَعمال بني آدم توزن''

---

(۱) اسماعیل بن عمر بن کثیر، قرشی، دمشقی، ابوالفداء، عماد الدین، حافظ، مؤرخ اور فقیہ تھے۔ بُصریٰ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ۷۰۱ھ=۱۳۰۲ء کو پیدا ہوئے۔ ۷۰۶ھ کو اپنے بھائی کے ہمراہ دمشق تشریف لے گئے۔ طلب علم میں لمبے لمبے سفر کیے۔ ۷۷۴ھ=۱۳۷۳ء کو دمشق میں وفات پائی۔
[البدر الطالع ۱:۱۵۳، الاعلام ۱:۳۲۰]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کے عین مطابق ہے' جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

هو موضع الترجمة لأنه مطابق لقوله: وأنَّ أعمال بني آدم توزن.

[فتح الباری ۱۳: ۵۴۰]

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ ﴾

-لغت میں تسبیح کی اصل تبعید [دور ہونا] ہے۔ جب کوئی شخص دور چلا جائے تو اُس وقت سَبَحْتُ فِي الأَرْضِ

کہا جاتا ہے۔ تسبیح کا لفظ جب اللہ تعالیٰ کے لیے لایا جائے تو مراد اُس کی تنزیہ ہوتی ہے۔ امام ازہری لکھتے ہیں:

ومعنى تَنزِيهِ الله من السُّوءِ: تبعيدهُ؛ من قولكَ: سَبَحْتُ في الأرضِ إذَا أبعدتَّ فيها، ومنه قوله عَزَّ و جَلَّ: كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ، وكذلك قوله: وَ السّٰبِحٰتِ سَبْحًا، هي النُّجومُ تَسْبَحُ في الفَلَكِ أي: تذهبُ بَسْطًا كما يَسْبَحُ السَّابِحُ في الماءِ سَبْحًا، وكذلك السَّابِحُ من الخَيلِ يَمُدُّ يديْهِ في الجَرْيِ سَبْحًا كما يسبحُ السَّابِحُ في الماءِ. [تہذیب اللغۃ ۴: ۱۹۶]

''اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کا مطلب یہ ہے کہ اسے ہر برائی' عیب اور کمزوری سے منزہ اور پاک مانا جائے' یہ سَبَحْتُ في الأرضِ سے ہے جو اُس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی دور چلا جائے اور اسی سے یہ فرمانِ الٰہی ہے:

-كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ. [سورۃ یس ۳۶: ۴۰]

''یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔''

-وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا. [سورۃ النازعات ۷۹: ۳]

''اور [فضا میں] تیرتے ہوئے جاتے ہیں۔''

اس سے مراد فلک کے ستارے ہیں جو پانی میں کسی تیرنے والے کی طرح تیرتے ہیں اسی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃالاشاعت ڈاٹ کام

طرح السَّابِحُ وہ گھوڑا ہے جو دوڑنے کے وقت اپنے پاؤں اس طرح تیزی سے اٹھا کر چلتا ہے جیسا کوئی تیرنے والا پانی میں تیرتا ہے۔''

قرآن مجید میں ''سُبْحٰنَكَ '' کا کلمہ مختلف مواقع پر استعمال ہوا ہے۔

[۱] نامناسب اور خلاف شان باتوں سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے لیے، جیسے کہ:

سُبْحٰنَكَ لَاعِلْمَ لَنَآ اِلَّامَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ. [سورۃ البقرۃ ۲:۳۲]

'' تو پاک ہے، ہمیں تو تُو نے جو کچھ بتایا ہے اُس کے سوا کوئی علم نہیں۔''

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَايَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَاكَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ . [سورۃ القصص ۲۸:۶۸]

[۲] دعاء کے موقع پر بھی بولا جاتا ہے، جیسے: دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ. [سورۃ یونس ۱۰:۱۰]

''اُن کی دعاء اس میں یہ ہوگی کہ تو پاک ہے اے اللہ، اور آپس میں اُن کی دعاء سلامٌ علیکم ہوگی۔''

[۳] تعجب کے ساتھ کسی چیز کے انکار کے لیے، جیسے: وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّايَكُوْنُ لَنَآاَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ. [سورۃ النور ۲۴:۱۶]

''اور جب تم نے اُسے سُنا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں شایاں نہیں کہ ایسی بات زبان پر لائیں تو پاک ہے، یہ ایک بہت بڑا بہتان ہے۔''

[۴] امر کے معنی کے لیے، جیسے: فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ.

[سورۃ الروم ۳۰:۱۷]

''پس اللہ کی تسبیح کرو جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو۔''

یہاں یہ کلمہ اپنے پہلے مفہوم کے لیے استعمال ہوا ہے۔ یعنی فرشتوں کا مطلب یہ تھا کہ تیری شان اس سے اَرفع ہے کہ تیرے ہاتھوں کوئی ایسا کام ہو جو حکمت و مصلحت سے خالی ہو، ہم

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نے جس شبہ کا اِظہار کیا ہے وہ محض ہمارے علم کی کمی کا نتیجہ ہے۔ ہمارے پاس تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں بخشا ہے۔ علم اور حکمت کا اصلی خزانہ تو تیرے ہی پاس ہے۔

امام قرطبی لکھتے ہیں: تنزيهًا لك عن أن يعلمَ الغيبَ أحَدٌ سواك، وهذا جوابهم عن قوله: أنبئوني، فأجابوا أنهم لايعلمون إلَّا ما أعلمهُم به ولم يتعاطوا ما لا علم لهم به كما يفعلهُ الجُهَّالُ مِنَّا. [تفسیر القرطبی ۱:۱۸۵]

''تو اس سے پاک ہے کہ تیرے علاوہ کسی کو غیب کا علم حاصل ہو یہ انہوں نے ''اَنْبِئُونِیْ'' کا جواب دیا کہ اُنہیں صرف وہ علم حاصل ہے جو تم نے اُن کو دیا ہے اور جس چیز کو نہیں جانتے تھے اُس کا جواب نہیں دیا جیسا کہ ہم میں سے کچھ نادان ایسا کر بیٹھتے ہیں۔''

وَبِحَمْدِہٖ

حَمْدٌ، ذَمٌّ یعنی مذمت کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ [الصحاح: ۲۶۰، معجم مقاییس اللغۃ: ۲۶۲]

الْحَمْدُ في كلام العرب معناه: الثناء الكامل. [تفسیر القرطبی ۱:۱۷۷]

الْحَمْدُ کا جامع معنیٰ اس طرح کیا گیا ہے: الشُّكرُ، والوحدانية والإلاهية لله الذي لاولدله ولاشريك له ولامعين له ولاوزيرله. [تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس: ۲]

''شکر، وحدانیت اور الوہیت [کارسازی و غیب دانی] اُس اللہ ہی کے لیے ہے جس کا کوئی ولد، شریک، معین اور وزیر نہیں ہے۔''

اس معنیٰ کی تائید درج ذیل آیات سے ہوتی ہے۔

[۱] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ○ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ○ وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَیَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ○ [سورۃ الانعام ۶: ۱-۳]

''حمد اُس اللہ ہی کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرا اور روشنی بنائی

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پھر بھی کافر[اوروں کو]اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر[مرنے کا]ایک وقت مقرر کردیا اور ایک مدت اُس کے ہاں اور مقرر ہے پھر بھی تم[اے کافرو!اللہ تعالیٰ کے بارے میں]شک کرتے ہو اور آسمانوں اور زمین میں ایک وہی متصرف ہے تمہاری پوشیدہ اور ظاہر باتیں سب وہی جانتا ہے اور تم جو عمل کرتے ہو سب سے واقف ہے۔''

[۲]فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ [سورۃ الانعام ۶:۴۴-۴۵]

''پھر جب اُنہوں نے اُس نصیحت[توحید]کو جو اُن کو کی گئی تھی فراموش کردیا تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب اُن چیزوں سے جو اُن کو دی گئی تھیں خوب خوش ہو گئے تو ہم نے اُن کو ناگہاں پکڑ لیا اور وہ اُس وقت مایوس ہو کر رہ گئے غرض ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سب تعریف[ہر چیز کے دروازے کھولنے اور جڑ و بیخ کاٹنے کی صفت]رب العٰلمین ہی کے لیے ہے۔''

[۳]اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○

[سورۃ الکہف ۱۸:۱]

''حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اِس میں کسی طرح کی کجی نہ رکھی۔''

[۴] فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَي الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○[سورۃ المؤمنون ۲۳:۲۸]

''پس جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہنا کہ[دشمن کے پنجے اور عذاب سے بچانے کی]سب تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات بخش۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

[۵] قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. [سورۃ النمل ۲۷:۵۹]

''حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور اُس کے بندوں پر سلام ہے۔''

[۶] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ○ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ○ [سورۃ سبا ۳۴:۱-۲]

''حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے اور آخرت میں بھی حمد اُسی کا ہے اور وہ حکیم وخبیر ہے۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس کی طرف چڑھتا ہے سب اُسی کو معلوم ہے اور وہ رحیم وغفور ہے۔''

[۷] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ [سورۃ فاطر ۳۵:۱-۲]

''حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور ملائکہ کو قاصد بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پَر ہیں، وہ مخلوقات میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی جو رحمت کھول دے تو کوئی اُس کو بند کرنے والا نہیں اور جو بند کر دے تو اُس کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ غالب اور حکیم ہے۔''

[۸] سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ [سورۃ الصافات ۳۷:۱۸۰-۱۸۲]

''یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں تمہارا پروردگار جو صاحبِ عزت ہے [اُس سے] پاک

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ہے اور پیغمبروں پر سلام اور حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جو رب العالمین ہے۔"

[۹] وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ○ [سورۃ الزمر ۳۹:۷۴]

"اور وہ کہیں گے کہ حمد اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمینِ [جنت] کا حق دار بنایا۔ ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو [اچھے] عمل کرنے والوں کا بدلا بھی کیسا خوب ہے۔"

العَظِیْمُ

عظمت سے ہے۔ اللہ تعالیٰ عظیم ہے جس کی عظمت و کبریائی کا تصور کوئی اپنی عقل نہیں کر سکتا اور کوئی نگاہ اُس کی حد کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ جو اپنے رتبہ اور قدر میں اتنا بلند ہے کہ وہ مشیروں، وزیروں اور مددگاروں سے یکسر مستغنی ہے۔ اُس کی عظمت کسی اور میں نہیں آ سکتی۔

اہل دنیا کی زبان میں عظمت کا اِطلاق طول، عرض اور عمق پر ہوتا ہے اور جب اِن اَبعادِ ثلاثہ میں سے کسی شے کی بڑائی دوسرے پر بیان کرنی ہو، تب لفظِ عظمت کا استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ:

- وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ. [سورۃ البقرۃ ۲:۷]

"اور اُن کے لیے عذابِ عظیم ہے۔"

- وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ. [سورۃ البقرۃ ۲:۴۹]

"اور اِس ساری صورتِ حال میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا۔"

- وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ. [سورۃ البقرۃ ۲:۱۱۴]

"اور اُن کے لیے آخرت میں عذابِ عظیم ہے۔"

- وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ. [سورۃ آل عمران ۳:۱۰۵]

"اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں عذابِ عظیم ہے۔"

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ. [سورۃ آل عمران ۳:۱۷۲]

''ایسے نیک اور متقی لوگوں کے لیے زبردست اجر ہے۔''

-وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ. [سورۃ آل عمران ۳:۱۷۴]

''اور اللہ، فضلِ عظیم کا مالک ہے۔''

- فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ . [سورۃ الشعراء ۲۶:۶۳]

''پس سمندر کے پانی کا ہر ایک ٹکڑا بڑے پہاڑ جیسا بن گیا تھا۔''

- وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ. [سورۃ النمل ۲۷:۲۳]

''اور اُس کا ایک بڑا تخت ہے۔''

○ اس کی عظمت والی صفت پر قرآن مجید گواہ ہے۔

-وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. [سورۃ البقرۃ ۲:۲۵۵]

''اور وہ بڑا عالی مقام، صاحبِ عظمت ہے۔''

○ اللہ تعالیٰ عظیم ہے۔ اسے ذاتی عظمت حاصل ہے اور

-وہی فضل عظیم کا مالک ہے: وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

[سورۃ البقرۃ ۲:۱۰۵، سورۃ آل عمران ۳:۷۴]

''اور اللہ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔''

- وہی عرش عظیم کا رب ہے: وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. [سورۃ التوبۃ ۹:۱۲۹]

''اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔''

-اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. [سورۃ النمل ۲۷:۲۶]

''اللہ، وہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں [اور] جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔''

-وہی عرشِ کریم کا مالک ہے: رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. [سورۃ المؤمنون ۲۳:۱۱۶]

''وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-وہی کربِ عظیم سے نجات دینے والا ہے: وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ.

[سورۃ الصافات ۳۷:۷۶]

''اور ہم نے اُنہیں اور اُن کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔''

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ. [سورۃ الصافات ۳۷:۱۱۵]

''اور ہم نے اُنہیں اور اُن کی قوم کو ایک بڑے کرب سے نجات دی۔''

اللہ تعالیٰ ذاتی طور پر صفتِ عظمت سے متصف ہے اور صفاتی طور پر بھی اور اپنی جلالتِ قدر کے طور پر بھی، چنانچہ ارشاد ہے: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ. [سورۃ الزمر ۳۹:۶۷]

''اور اِن لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں پہچانی جیسا کہ اُس کی قدر پہچاننے کا حق تھا حالانکہ پوری کی پوری زمین قیامت کے دن اُس کی مٹھی میں ہوگی اور سارے کے سارے آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک ہے اور بہت بالا و برتر ہے اُس شرک سے جس کا ارتکاب یہ لوگ کر رہے ہیں۔''

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱) فرماتے ہیں: علمائے یہود میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اے محمد! ہم توراۃ میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھ لے گا' اسی طرح تمام زمینوں کو ایک انگلی پر' درختوں کو ایک انگلی پر دریاؤں اور سمندروں کو ایک انگلی پر' گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور دیگر مخلوقات کو ایک انگلی پر' پھر

---

(۱) عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب ہذلی ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ میں سے تھے۔ فاضل و عاقل تھے اور رسول اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ قریب۔ سابقون اولون میں سے تھے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے حرم مکہ [illegible] جہر سے قرآن سنایا۔ رسول امین ﷺ کے خادمِ خاص تھے۔ نبی ﷺ کے وفات پا جانے کے بعد کوفہ تشریف لے گئے جہاں سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں واپس آ گئے۔ مدینہ منورہ میں ۳۲ھ = ۶۵۳ء کو تقریباً ۶۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

[[illegible] ۳۸۷ ترجمہ: ۳۱۸۳' الاعلام ۴: ۱۳۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فرمائے گا: ''أَنَا الْمَلِكُ'' میں ہی بادشاہ ہوں۔ نبی کریم ﷺ یہ سن کر ہنس دیے حتی کہ آپ کے سامنے کے دانت دکھائی دینے لگے۔ آپ کا یہ ہنسنا اس یہودی عالم کی تصدیق کے لیے تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ.

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر [٦٥] تفسیر سورۃ الزمر [٣٩] باب قولہ: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ [٢] حدیث: ٨١١؛]

- اُس عظمت والے رب نے حکم دیا ہے کہ:

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ. [سورۃ الواقعۃ ٥٦: ٧٤، ٩٦، سورۃ الحاقۃ ٦٩: ٥٢]

''پس [اے نبی!] تم اپنے عظیم رب کا نام لے کر اُس کی تسبیح کہو۔''

اور: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِينُ[(1)] ۝ [سورۃ الحجر ١٥: ٩٨-٩٩]

''تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرتے رہو اور سجدہ بجا لانے والوں میں شامل رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقینی چیز [یعنی موت] آجائے۔''

---

(١) حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: يُسْتَدَلُّ بها على تخطئة مَن ذهبَ مِن الملاحدةِ إلى أن المراد باليقين المعرفة، فمتى وصل أحدهم إلى المعرفة سقط عنه التكليف عندهم، وهذا كفرٌ وضلالٌ وجهلٌ، فإن الأنبياء عليهم السلام كانوا هُم وأصحابهم أعلم الناسِ بالله وأعرفهم بحقوقه وصفاته وما يستحق من التعظيم، و كانوا مع هذا أعبد، وأكثر الناس عبادةً ومواظبةً على فعل الخيرات إلى حين الوفاة، وإنما المراد من اليقين هاهنا الموت.
[تفسیر ابن کثیر ٨: ٢٨٧]

''یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ملحدین کی یہ بات باطل ہے کہ یہاں یقین سے مراد معرفت ہے اور جب کوئی شخص معرفت کے اس درجہ پر فائز ہو جائے اُس سے شرعی تکلیفات ساقط ہو جاتی ہیں۔ یہ.....

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اور یہ بھی ارشادِ ربانی ہی ہے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ. [سورۃ النصر ۱۱۰:۳]

"تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح کرو اور اُس سے مغفرت مانگو۔"

اِس آیت کے نازل ہونے کے بعد: كَانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أن يقولَ في ركوعه وسُجودِه: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي، يتأوَّلُ القرآنَ.

[صحیح بخاری، کتاب التفسیر [۶۵] تفسیر سورۃ النصر [۱۱۰] بابٌ [۲] حدیث: ۴۹۶۸]

......نظریہ کفر، گمراہی اور جہل پر مبنی ہے، اس لیے کہ انبیاء علیہم السلام اور اُن کے صحابہ کرام سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور صفات سے باخبر تھے اور اس کے باوصف سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار تھے اور مرجانے تک عبادت پر مواظبت سے عامل تھے۔ یہاں یقین سے مراد موت ہے۔"

سید آلوسی لکھتے ہیں: ﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ﴾ دُم على ما أنت عليه من عبادته سبحانه ﴿حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ أي: الموتُ، كما رُوي عن ابن عمر رضي الله عنه و الحسن و قتادة و ابن زيد، و سمي بذلك لأنه متيقن اللحوق بكل حي، وإسناد الإتيان إليه للإيذان بأنه متوجه إلى الحي، طالب للوصول إليه، و المعنى: دُم على العبادة مادمتَ حَيًّا من غير اخلال بها لحظةً، وقال ابن بحر: اليقينُ: النصرُ على الكافرين الذين وعده ﷺ و أيًّامّا كان فليس المراد به ما زعمه بعض الملحدين مما يُسمُّونه بالكشف والشُّهود، وقالوا: إن العبد متى حصل له ذلك سقط عنه التكليف بالعبادة و هي ليست إلّا للمحجوبين، ولقد مَرَقُوا بذلك من الدين، وخرجوا من رَبَقَةِ الإسلام وجماعة المسلمين.

[روح المعانی ۱۳:۵۵۸]

"﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ﴾ یعنی اپنے رب کی عبادت کرتے رہو۔ ﴿حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ یہاں تک کہ تم کو موت آجائے جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، قتادۃ اور ابن زید سے منقول ہے۔ موت کے لیے یقین کا لفظ اس لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ ہر زندہ شے پر اس کا آجانا یقینی ہے اور موت کے لیے آجانے کا لفظ اس لیے استعمال ہوا کہ یہ ہر ذی روح کی طرف متوجہ ہے، اور ہر زندہ کی طرف پہنچنے والی ہے۔ بعض اہلِ الحاد نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ اس سے مراد کشف و شہود کا مرتبہ ہے اور جس شخص کو یہ رُتبہ حاصل ہو جائے اُس سے عبادت ساقط ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ اپنے اِس قول کی وجہ سے دینِ اسلام سے بالکل الگ ہو گئے ہیں، انہوں نے اسلام کو خیر باد کہا ہے اور یہ لوگ مسلمانوں کی جماعت سے باہر ہیں۔"

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدوں میں بکثرت یہ دعاء پڑھتے تھے: ''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے۔ اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما دے۔'' اس طرح آپ قرآن مجید کے حکم پر عمل کرتے تھے۔''

سند سے متعلق ایک لطیفہ

امام بخاری کی یہ روایت غریب ہے۔ غریب لغت میں صفتِ مشبہ ہے، جس کے معنی ''تنہا ہونے اور عزیز واقارب سے دور ہونے'' کے ہیں:

-الغَربُ: الذِهابُ والتَّنَحِّي عن الناس. [المحکم والمحیط الاعظم ۵:۵۰۶]

-والغُربُ بالضم: النُّزوحُ عن الوطن. [القاموس المحیط ۱:۲۰۶]

-والغُربةُ: الإغترابُ عن الوطن. [مجمل اللغۃ: ۵۴۴]

اصطلاح میں غریب وہ حدیث ہے جس کی صرف ایک سند ہو، یعنی جس کا راوی صرف ایک ہو، خواہ ہر طبقہ میں ایک ہی ایک ہو، یا کسی طبقہ میں زائد بھی ہو گئے ہوں: إذا انْفَرَدَ الرَّجُلُ عَنْهُمْ بِالْحَدِيْثِ يُسَمّٰى: غَرِيْبًا. [شرح شرح نخبۃ الفکر، علی القاری: ۲۳۴]

غریب حدیث کی قسمیں

غریب حدیث کی دو قسمیں ہیں: [۱] غریب مطلق [۲] غریب نسبی

غریب مطلق: فردِ مطلق

وہ ہے جس میں ''غرابت'' سند کے شروع یعنی صحابی کی جانب میں ہو:

ثُمَّ الْغَرَابَةَ إمَّا أنْ تَكُوْنَ فِيْ أَصْلِ السَّنَدِ، أيْ: فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَدُوْرُ الإسْنَادُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ، وَلَوْ تَعَدَّدَتِ الطُّرُقُ إلَيْهِ، وَهُوَ الطَّرَفُ الَّذِيْ فِيْهِ الصَّحَابِيُّ.

[شرح نخبۃ الفکر: ۲۷-۲۸]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اس کی مثال یہ ہے: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. [صحیح بخاری' کتاب بدء الوحی [۱] باب کیف بدء الوحی [۱] حدیث: ۱' کتاب الایمان والنذور [۸۳] باب النیۃ فی الایمان [۲۳] حدیث: ٦٦٨٩]

جس کے راوی صحابہ کرام ﷺ میں سے صرف سیدنا عمر فاروق ؓ ہیں' پھر یہ تفرد آخر تک چلا گیا ہے۔

اس کی دوسری مثال یہ حدیث ہے: اَلْوِلاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ' لايُبَاعُ وَلايُوْهَبُ وَلايُوْرَثُ. [المستدرک: ۴: ۳۴۱]

''وِلاء نسبی قرابت کی طرح ایک قرابت ہے جو نہ بیچی جا سکتی ہے' نہ بخشش کی جا سکتی ہے اور نہ ہی میراث میں دی جا سکتی ہے۔''

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: تَفَرَّدَ به عبد الله بن دينار عن ابن عمر رضى الله عنهما. [شرح نخبۃ الفکر: ۲۸]

''اس کو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما (۱) سے صرف مشہور تابعی عبداللہ بن دینار (۲) روایت کرتے ہیں۔''

غریب نسبی: فردِ نسبی

وہ حدیث ہے جس کے سند کے شروع میں تو غرابت نہ ہو' البتہ وسطِ سند میں غرابت ہو۔ اگرچہ وہ حدیث فی نفسہ مشہور ہو:

---

(۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بن خطاب' عدوی' قرشی' ابو عبدالرحمٰن' جلیل القدر صحابی ہیں۔ ۱۰۔ قبل ہجری = ۶۱۳ء کو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام ہی میں ہوش سنبھالا۔ اپنے والد ماجد کی معیت میں ہجرت کی۔ بدر اور اُحد کے علاوہ سوا سارے غزوات میں شریک رہے' اُن کی مرویات ۲۶۳۰ ہیں۔ مکہ معظمہ میں ۷۳ھ = ۶۹۲ء کو وفات پائی۔ [اسد الغابۃ: ۲۱۷' ترجمہ: ۳۰۸۳' الاعلام ۴: ۱۰۸]

(۲) عبداللہ بن دینار' ابو عبدالرحمٰن' مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ امام' محدث اور حجۃ تھے' ان سے تقریباً دو صد احادیث مروی ہیں۔ ۱۲۷ھ کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۵: ۲۵۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سُمِّيَ نِسْبِيًّا لِكَوْنِ التَّفَرُّدِ فِيْهِ حَصَلَ بِالنِّسْبَةِ إِلٰى شَخْصٍ مُعَيَّنٍ وَإِنْ كَانَ الْحَدِيْثُ فِيْ نَفْسِهٖ مَشْهُوْرًا. [شرح نخبۃ الفکر: ۹۷]

اس کی مثال یہ حدیث ہے:

مالك عن الزهري عن أنس أن النبيﷺ دخل مكة وعلى رأسه المِغْفَر.

[صحیح بخاری، کتاب اللباس [۷۷] باب المِغفر [۱۷] حدیث: ۵۸۰۸، کتاب الحج [۱۵] باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام [۸۴] حدیث: ۱۳۵۷]

"رسول اللہﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت آپ کے سر پر خود تھا۔"

اس روایت میں مالک از زہری منفرد ہیں۔

امام نووی[1] لکھتے ہیں: وَيَنْقَسِمُ إِلٰى صَحِيْحٍ وَغَيْرِهٖ وَهُوَ الْغَالِبُ.

[التَّقريبُ والتَّيسِيرُ لأحاديث البشيرِ النَّذِير: ۳۴۶، نوع: ۳۱]

"حدیثِ غریب کی دو قسمیں ہیں: صحیح اور غیر صحیح، اور اس کی غالب اکثریت غیر صحیح ہوتی ہے۔"

اس کی توضیح کرتے ہوئے حافظ سیوطی[2] لکھتے ہیں: قال أحمد بن حنبل: لا تكتبوا

---

(۱) یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن، نووی، شافعی، ابوزکریا۔ سوریا کے علاقے حوران کے گاؤں [نوا] میں ۶۳۱ھ = ۱۲۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لیے دمشق گئے اور طویل مدت تک وہاں اقامت پذیر رہے۔ اپنے ہی گاؤں میں ۶۷۶ھ = ۱۲۷۷ء کو وفات پائی۔

[تذکرۃ الحفاظ ۴: ۱۴۷۰، الاعلام ۸: ۱۴۹]

(۲) عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین، خضیری، سیوطی، جلال الدین۔ ۸۴۹ھ = ۱۴۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ پانچ سال کے تھے کہ والد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ قاہرہ میں پلے بڑھے۔ چالیس سال کی عمر میں دریائے نیل کے روضۃ المقیاس میں عزلت نشین ہوئے اور وہیں اپنی اکثر کتابیں لکھیں امراء اور شرفاء ان سے ملنے وہاں آتے اور وظائف و تحائف پیش کرتے مگر آپ کسی سے ملتے اور نہ وظیفہ یا تحفہ قبول کرتے۔ ۹۱۱ھ = ۱۵۰۵ء کو وفات پائی۔ [شذرات الذہب ۱۰: ۷۴، الاعلام ۳: ۳۰۱]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

هذه الأحاديث الغرائب فإنّها مناكير، وعامّتها عن الضُّعفاء.

[تدريب الرّاوي في شرح تقريب النّواوي ۲:۱۷۸]

''امام احمد بن محمد بن حنبل (۱) فرماتے ہیں: غریب حدیث نہ لکھا کرو کیونکہ یہ منکر، نا آشنا اور اس کے راوی عمومی طور پر ضعیف ہوتے ہیں۔''

آج کل وہ بہت سے قلمکار، جو حدیث کی اس قسم ''غریب'' کی تفصیل سے ناواقف ہیں، امام بخاری کی الصَّحِیْح پر امام احمد کے اِس فرمان سے استدلال کرتے ہوئے کیچڑ اچالتے ہیں اور دوسری طرف شرک وبدعات کے پجاری یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جب امام بخاری غریب [ضعیف] احادیث کو اپنی الصَّحِیْح میں جگہ دیتے ہیں تو ہم کیوں ان سے استدلال نہ کریں؟

---

(۱) احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد، ابو عبداللہ، شیبانی۔ ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ ان کا تعلق مر سے تھا۔ والد سرخس کے گورنر تھے۔ ۱۶۴ھ = ۷۸۰ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے حصولِ علم میں لگے رہے اور اس سلسلہ میں سفر کی صعوبتیں برداشت کیں، ان کے زمانے میں مامون الرشید نے خلقِ قرآن کا فتنہ اٹھایا۔ امام موصوف نے اس فتنہ کی خوب سرکوبی کی اور اس سلسلے میں انہیں نا قابلِ برداشت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ صبر واستقامت کے پہاڑ ثابت ہوئے۔ ۲۸ مہینے جیل کی ہوا کھانی پڑی۔ ۲۴۱ھ = ۸۵۵ء کو وفات پائی۔ [تاریخ بغداد ۵:۱۷۸، ترجمہ: ۲۶۳۲، الاعلام ۱:۲۰۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

اذکار سے متعلق چند گزارشات

بہت سے ناواقف ایسے وظائف واوراد میں اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں جن کی کوئی شرعی اصل واساس ہی نہیں ہوتی حالانکہ اذکار توقیفی ہیں ہمیں اذکار کے معاملے میں قرآنی الفاظ یا نبی اکرم ﷺ سے ماثور ومنقول اذکار کا اتباع کرنا لازمی ہے۔اس بات کی طرف قرآن عزیز کا اشارہ ملاحظہ ہو۔

﴿وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ○ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلاً غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ○﴾ [سورۃ البقرۃ ۲:۵۷-۵۸]

''اور یاد کرو جب ہم نے کہا: اس بستی میں داخل ہو جاؤ' پس اس میں سے جہاں سے چاہو فراغت کے ساتھ کھاؤ اور سر جھکائے ہوئے دروازے میں سے داخل ہو جاؤ اور کہو: اے ہمارے رب! گناہ بخش دے۔ ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے اور اچھی طرح حکم بجالانے والوں پر ہم مزید فضل کریں گے' تو جنہوں نے ظلم کیا اُنہوں نے اُس بات کو جو اُن سے کہی گئی تھی' دوسری بات سے بدل دیا' پس ہم نے اُن لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا اُن کی نافرمانی کے سبب سے آسمان سے عذاب اُتارا۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ شہر میں حِطَّةٌ کہتے ہوئے داخل ہوں اُنہوں نے اِن الفاظ کو بدل کر حَبَّةٌ في شَعرةٍ اور حِنطةٌ في شَعَرٍ کہنا شروع کیا چنانچہ حدیث میں ہے: فَبَدَّلُوْا ودخلوا يزحفون على أستاههم وقالوا: حَبَّةٌ في شعرةٍ.

[صحیح بخاری' کتاب احادیث الانبیاء [۶۰] بابٌ [۲۸] حدیث: ۳۴۰۳' کتاب تفسیر القرآن [۶۵] تفسیر سورۃ البقرۃ [۲] بابٌ [۵] ۴۴۷۹' تفسیر سورۃ الاعراف [۷] باب قولہ: حِطَّةٌ [۴] ۴۶۴۱]

''اُنہوں نے اسے بدل دیا اور اپنے سرینوں کو گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے جب کہ زبان سے

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حَبَّةٌ في شعرةٍ کہہ رہے تھے یعنی: بالیوں میں دانے خوب ہوں۔"

اور اسی وجہ سے اُن پر آسمانی عذاب نازل ہوا۔ یہ الفاظ کی تبدیلی ایسی تھی جس میں معنیٰ بھی بدل گئے۔ الفاظ کی ایسی تبدیلی خواہ قرآن میں ہو یا حدیث میں یا کسی اور امرِ الٰہی میں بلاشبہ اور بالاتفاق حرام ہے اس لیے کہ یہ استہزاء واستخفاف یا تحریف ہے۔

امام ابوبکر جصاص (۱) اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

يُحتجُّ بِها فيما وَرَدَ مِن التَّوقِيف في الأذكار و الأقوال بأنه غير جائز تغييرها و لا تبديلها. [احکام القرآن ۱:۳۳]

"یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اذکار و اقوالِ [نبوی ﷺ] میں توقیف [یعنی اپنی طرف سے کچھ نہ کرنا۔ کھڑا ہو جانا اور شریعت کی اتباع] لازم ہے اور اُن کی تغییر و تبدیل ہرگز جائز نہیں۔"

محدث البانی (۲) لکھتے ہیں: إنَّ الأذكارَ والأورَادَ تَوْقِيْفِيَّةٌ، كماهو معلومٌ مِّنَ السُّنَّةِ عِندَ أهْلِ السُّنَّة.

[النصيحة بالتحذير من تخريب ابن عبدالمنان لكتب الائمة الرجيحة:۸۸]

"اہلِ سنت کے ہاں اَذکار و اَوراد توقیفی ہیں، جیسا کہ سنت سے معلوم ہے۔"

---

(۱) احمد بن علی، رازی، ابوبکر جصاص۔ بغداد میں ۳۰۵ھ=۹۱۷ء کو پیدا ہوئے۔ بغداد میں رہائش تھی، جہاں ۳۷۰ھ=۹۸۰ء کو وفات پائی۔ علامہ ابوبکر خوارزمی نے اُن کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اپنے عہد میں احناف کے سرخیل تھے۔ احکام القرآن، شرح مختصر کرخی، شرح مختصر الطحاوی اور شرح الجامع الکبیر جیسی کتابیں لکھیں۔ [الجواہر المضیئۃ: ۵۸-۵۹، ترجمہ: ۱۵۲، الاعلام ۱:۱۷۱]

(۲) محمد ناصر الدین البانی کی ولادت ۱۳۳۳ھ=۱۹۱۴ء کو البانیہ کے دارالسلطنت اشقودرہ میں ہوئی۔ حلب اور دمشق میں علوم حاصل کیے۔ دورِ حاضر کے ایک مانے ہوئے محقق اور متبحر عالم حدیث کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ بروز ہفتہ ۲۲ جمادی الثانیہ ۱۴۲۰ھ=۲-اکتوبر ۱۹۹۹ء کو عمان میں وفات پائی۔ [مقالات الالبانی: ۱۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM -مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رسول اللہ ﷺ نے خود بھی اس پرنا گواری کا اظہار کیا ہے' چنانچہ حدیث میں ہے کہ: آپ نے ایک صحابی سے فرمایا کہ ''سوتے وقت یہ دعاء پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ' وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ' وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ' و اَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ ' رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ' لا مَلْجَأَ وَلا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ' آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ' وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ .

''یا اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کیا اور اپنے سارے کام تجھے تفویض کیے۔ اپنی ذات تیری طرف متوجہ کی۔ تیری طرف رغبت اور تجھ سے رہبت [ڈرتے] ہوئے اپنی لَو تم سے لگا دی۔ تیرے علاوہ کوئی امید اور امن کی جگہ نہیں ہے۔ میں اُس کتاب پر' جسے تو نے نازل کیا ہے' اور اُس نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے' ایمان لایا ہوں۔''

اگر اس رات تجھے موت آگئی تو فطرت [یعنی: اسلام] پر موت ہوگی'' وہ شخص اِن الفاظ کو زبانی حفظ کر کے جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کو بیان کرنے لگا تو اُس نے بِنَبِيِّكَ کو بدل کر اس کے بجائے وَرَسُوْلِكَ پڑھ دیا' اس پر آپ نے فرمایا: بِنَبِيِّكَ پڑھو۔''

[صحیح بخاری' کتاب الدعوات [۸۰] باب اذا بات طاہراً [٦] حدیث: ٦٣١١' باب مایقول اذا نام [۷] حدیث: ٦٣١٣' صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ [۴۸] باب مایقول عندالنوم واخذ المضجع [۱۷] حدیث: ۲۷۱۰' سنن ابی داود' کتاب الادب [۳۵] باب مایقول عندالنوم [۱۰۷] حدیث: ۵۰۴۷' ۵۰۴۸]

امام ابن العربی المالکی (۱) لکھتے ہیں: إِنَّ اللهَ عزوجل أَذِنَ فِي دُعائِهِ وعَلَّمَ الدُّعاءَ فِي كتابه لخَلِيقَتِهِ و عَلَّمَ النبيُّ ﷺ الدُّعاءَ لأُمَّتِهِ فاجتمعَتْ فيه ثلاثَةُ أشياءَ:

---

(۱) محمد بن عبداللہ بن محمد معافری اِشبیلی مالکی' ابوبکر ابن العربی۔ قاضی اور حافظ حدیث تھے۔ ۴۶۸ھ = ۱۰۷٦ء کو اِشبیلیہ میں پیدا ہوئے۔ علوم کے لیے مشرق کا سفر کیا۔ ادب میں نام پیدا کیا۔ حدیث' فقہ' اصول' تفسیر اور ادب و تاریخ میں کتابیں لکھیں۔ اِشبیلیہ کے قاضی رہے ہیں۔ ۵۴۳ھ = ۱۱۴۸ء کو فاس میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۴: ۲۹٦' الاعلام ٦: ۲۳۰]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

العلمُ بالتَّوحِيدِ، والعِلمُ باللُّغَةِ، والنَّصِيحَةُ لأمَّتِهِ، فلا ينبغي لأحدٍ أن يَّعدِلَ عن دُعَائِهِ، و قد احتالَ الشَّيطانُ النَّاسَ في هذا المقام فقَيَّضَ لهم قومُ سوءٍ يَّختَرِعونَ لهم أدعيةً يشتغِلونَ بها عن اقتداء النبيﷺ، وأشَدُّ ما في الحال أنهم ينسبونها إلى الأنبياء صلواتُ الله عليهم فيقولون دعاءُ آدم عليه السلام، دعاءُ نوح عليه السلام، دعاء يونس عليه السلام، دعاءُ أبي بكر الصديق رضي الله عنه، فاتَّقوا اللهَ عزَّوجَلَّ، ولا تشتغلوا من الحديثِ بشيءٍ إلاَّ بالصَّحِيحِ منه.

[القَبَسُ في شرح موطَّأ ابن أنس ۲: ۲۳-۲۴، المَسَالِك في شرح مُوَطَّأ الإمام مالك ۳: ۴۴۷]

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعاء کا حکم دے کر اپنی کتاب میں اس کی تعلیم دی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو دعاء سکھائی جس میں تین چیزیں جمع ہوئیں: توحید کا علم، لغت کا علم اور اپنی امت کی خیر خواہی، اس لیے کسی کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعاء کو چھوڑ کر کوئی اور دعاء اختیار کرنا مناسب نہیں۔ شیطان نے یہاں بھی لوگوں کے ساتھ ایک چال چلی اور اُس نے لوگوں پر ایک ایسی قوم کو مسلّط کیا جو نئی نئی دعاؤں کا اِختراع کر کے اُنہیں نبی اکرم ﷺ کی اقتدا اور اتّباع سے پھیرتے ہیں اور پھر بدتر کام یہ ہے کہ یہ لوگ اِن مخترع دعاؤں کی نسبت انبیاء علیہم السلام کی طرف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سیدنا آدم، سیدنا نوح، سیدنا یونس علیہم السلام یا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعاء ہے تو اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کسی بھی حدیث پر عمل نہ کرو جب تک وہ صحیح نہ ہو۔''

آج کل اکثر لوگ دعائے گنج العرش، درود تاج، درود لکھی، دلائل الخیرات، نور نامہ، جنگ نامہ اور طوطی نامہ وغیرہ پڑھ کر اپنا قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں۔ اُنہیں چاہیے کہ رسول اکرم ﷺ کے صحیح ماثور وظائف پڑھنے پر اکتفا کریں، اس میں دنیوی اور اُخروی کامیابیاں ہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

دوسری گزارش

ذِکر کے معنی مستحضر ہونے چاہیے۔علامہ آلوسی بغدادی (۱) نے لکھا ہے: وممايَنبغي أن يُعْلَمَ أنه قد صَرَّحَ بعض الأجلة كالنووي:أن ذكر الله تعالى المعتبر شرعًا أن يكون في ضمن جملةٍ مفيدةٍ كسبحان الله'والحمد لِلّٰه'والله أكبر'ولاحول ولا قوة إلَّا بالله و نحو ذلك ' وما يكون بمفرد لايُعدُّ شرعًا ذِكرًا نحو:الله ' أو قادرٌ 'أو سميعٌ ' أو بصيرٌ إذالم يقدر هناك مايصير به اللفظ كلامًا والناس عنه غافلون'وأنهم أجمعوا على أن الذكر المتعبد بمعناه لا يُثاب صاحبه ما لم يستحضر معناه'فالمتلفظ بنحو سبحان الله'ولا إله إلَّا الله إذا كان غافلاً عن المعنى غيرملاحظ له ومستحضرًا إياه لايُثابُ إجماعًا ' والناسُ أيضًا عن هذا غافلون'فإنالله وإنا إليه راجعون.

[روح المعانی ۲۱: ۲۳۸'بذیل تفسیر سورۃ أحزاب ۳۳: ۲۱]

''امام نووی اور اُن جیسے کئی جلیل القدر علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ شرعاً ذِکرِ الٰہی وہی معتبر ہے جو کسی مفید کلام کے ضمن میں ہو مثلاً :سبحان الله' الحمد لِلّٰهِ ' الله أكبر'لا حول ولاقوۃ الاّباللہ 'اور ذِکر مفرد مثلاً :اللہ' قادر' سمیع اور بصیر شرعی طور پر اُس وقت تک ذِکر نہیں ہے'جب تک اس میں کسی ایسے کلام کو مقدر نہ مانا جائے جس سے یہ مفید کلام بن سکے' مگر لوگ اس بات سے غافل ہیں' پھر یہ بھی ہے کہ سب علماء اس بات پر مجتمع ہیں کہ ذکر کرنے والے کو اگر ذِکر کے معنی مستحضر نہ ہوں' اُس پر اُسے کوئی اجر نہیں ملتا' مثلاً :سبحان اللہ'الحمد لِلّٰهِ اور أللہ أکبر کے معنی جب تک معلوم نہ ہوں' تو پڑھنے والے کو بالا تفاق

(۱) محمود بن عبداللہ' حسینی' آلوسی' شہاب الدین' ابوالثناء' مفسر' محدث اور ادیب تھے' ۱۲۱۷ھ = ۱۸۰۲ء کو بغداد میں پیدا ہوئے' سلفی العقیدہ اور مجتہد تھے۔حصول علم کے لیے بڑے سفر کیے۔ [illegible] ۱۲۷۰ھ=۱۸۵۴ء کو فوت [illegible] [جلاء العینین: ۷-۸' الاعلام ۷:۱۷۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ثواب نہیں ملے گا۔ لوگ اس بات سے بھی غافل ہیں۔"

تیسری گزارش

بازار میں "رات کو سوتے وقت کے عملیات" کے نام سے ایک پمفلٹ گشت کر رہا ہے، جس میں اسی عنوان کے تحت لکھا ہے: "رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (۱) سے فرمایا "رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو:

-۱: چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

-۲: ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔

-۳: جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔

-۴: دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو۔

-۵: ایک حج کر کے سویا کرو۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ امرِ مُحال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

-۱: گیارہ مرتبہ سورۃ الفاتحۃ پڑھ کر سویا کرو، اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

-۲: تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر سویا کرو، ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

-۳: تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو، جنت کی قیمت ادا ہوگی۔

-۴: دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو، دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ملے گا

---

(۱) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ہاشمی، قرشی۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد تھے۔ چوتھے خلیفہ راشد، سابقون اولون اور عشرۃ مبشرۃ میں سے ہیں۔ مکہ معظمہ میں ۲۳ ق ھ=۶۰۰ء کو پیدا ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے سایہ عاطفت میں پلے بڑھے۔ ۳۵ھ کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ ۱۷ رمضان ۴۰ھ=۶۶۱ء کو شہادت پائی۔ [الاستیعاب: ۵۲۷، ترجمہ: ۱۸۶۶، الاعلام ۴: ۲۹۵]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۵: چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، ایک حج کا ثواب ملے گا۔
اس پر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اب تو میں یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

جائزہ

ملا علی قاری (۱) لکھتے ہیں: إن وصايا علي، المصدرة بـ ياعلي كلها موضوعة، غيرَ قوله ﷺ: يا علي أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلَّا أنه لا نبي بعدي.

[المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع ۲۱۴، ۲۳۴ حدیث: ۴۱۰، ۴۳۶]

''یاعلی سے شروع ہونے والی تمام وصیتیں بے اصل اور غیر ثابت شدہ ہیں، ہاں البتہ صحیح مسلم کی روایت یاعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلَّا أنه لانبي بعدي کا یہ حکم نہیں۔''

شیخ عبدالفتاح ابوغدّہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: أمَّا هذه الوصايا المنسوبةَ لسيّدناعلي رضی اللہ عنہ والمكذوبة على رسول الله ﷺ فهي مطبوعةٌ أكثر من مرة، ولا تزال تُطبع وتُباعُ، و يتداولها المُغَفَّلُون، فكاذِبها آثمٌ ملعون، و طابعها آثمٌ ملعونٌ، و بائعها آثمٌ ملعون، ومصدقها آثم ملعونٌ، قَبَّح الله من لا يغار على دينه وإسلامه وعقله. [المصنوع: ۲۳۵، حاشیہ: ۱]

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب یہ وصیتیں رسول اللہ ﷺ پر افتراء و بہتان ہیں، یہ بار ہا شائع ہوئیں اور برابر شائع ہوتی اور فروخت ہوتی رہیں گی۔ جاہلوں میں اس کا بہت رواج ہے۔ یاد رہے کہ اس کا گھڑنے والا، اسے شائع کرنے والا، اسے بیچنے والا اور اس کو سچ جاننے والا گناہ گار و ملعون ہے۔ اس شخص کا برا ہو جس کے اندر اپنے دین وایمان اور عقل پر غیرت و

---

(۱) ملا علی قاری بن سلطان محمد، نورالدین، حنفی فقیہ تھے۔ ہرات میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۱۰۱۴ھ = ۱۶۰۶ء کو وفات پائی۔ سال میں ایک مصحف لکھ کر اسے فروخت کر کے اس پر گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ [البدر الطالع ۱: ۴۴۵، الاعلام ۵: ۱۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

حمیت نہیں۔"

چوتھی گزارش

ذکر کو انگلیوں سے شمار کیا کرو اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے مہاجرات سے فرمایا تھا کہ:

اعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُلاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ.

[سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاۃ [۲] باب التسبیح بالحصیٰ [۳۵۹] حدیث: ۱۵۰۱، سنن ترمذی، کتاب الدعوات [۴۹] باب فی فضل التسبیح والتہلیل والتقدیس [۱۲۱] حدیث: ۳۵۸۳، مسند امام احمد ۴۵: ۳۵ حدیث: ۲۷۰۸۹]

"انگلیوں سے گن لیا کرو، کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور یہی گواہی دیں گے۔"

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں: ربما تظاهر أحدهم بوضع السجادة على منكبه، وإظهار المسابح في يده، وجعله من شعار الدين والصلاة، وقد علم بالنقل المتواتر: أن النبي ﷺ وأصحابه لم يكن هذا شعارهم، وكانوا يسبحون ويعقدون على أصابعهم. [مجموع الفتاوی ۲۲: ۹۹]

"اکثر صوفی سجادہ کو اپنے کندھے پر رکھ کر اور منکے [تسبیح] ہاتھ میں لے کر عملاً اس کی نمائش کرتے ہیں گویا کہ یہ دونوں دین اور نماز کے شعار ہیں حالانکہ نقلِ متواتر سے معلوم ہے کہ یہ دونوں رسول اکرم ﷺ اور اُن کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا شعار نہیں بلکہ وہ تسبیح پڑھ کر انگلیوں سے گن لیتے تھے۔"

سوال

حدیث میں ہے کہ: أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ......

[سنن ابی داوٗد، کتاب الصلاۃ [۲] باب التسبیح بالحصیٰ [۳۵۹] حدیث: ۱۵۰۰، سنن ترمذی، کتاب

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الدعوات [۴۹] باب فی دعاء النبی ﷺ وتعوذہ دبر کل صلاۃ [۱۱۴] حدیث: ۳۵۶۸، المستدرک ۱: ۵۴۷-۵۴۸، رد المختار ۱: ۴۸۱]

''سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ (۱) فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک ایسی عورت کے پاس گیا جو اپنے اذکارِ حمد و ثنا کو گننے کے لیے گٹھلیوں یا کنکریوں کو استعمال کرتی تھی جو اس کے سامنے پڑی ہوتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا: کیا میں تمہیں ایسی ترکیب بتادوں جو آسان تر اور زیادہ سودمند ہے؟ اور پھر اسے اس ذکر کی تعلیم دی: سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ......

[اُردو دائرہ معارف اسلامیہ ۱۰: ۷۰۰]

جواب

امام ترمذی اس روایت کو نقل کر کے فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔ امام حاکم (۲) اسے صحیح الاسناد لکھتے ہیں اور حافظ ذہبی بھی اُن کے ہاں کے میں ہاں ملاتے ہیں لیکن نہ تو یہ روایت حسن ہے اور نہ صحیح الاسناد، کیونکہ:

- اس کی سند میں خزیمہ نامی راوی ہے جس کے بارے میں خود حافظ ذہبی نے تصریح کی ہے

---

(۱) سعد بن ابی وقاص مالک بن اُہیب بن عبد مناف، قرشی، زہری، ابو اسحاق رضی اللہ عنہ، فاتح عراق و مدائن کسریٰ تھے۔ ۲۳ قبل ہجری = ۶۰۰ء کو پیدا ہوئے۔ سب سے پہلے اسلام کی راہ میں تیر چلایا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ فارس الاسلام سے مشہور ہیں۔ ۵۵ھ = ۶۷۵ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

[اسد الغابۃ ۲: ۴۷۳، ترجمہ: ۲۰۳۹، الاعلام ۳: ۸۷]

(۲) محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم، ابو عبد اللہ، حاکم نیشاپوری، ابن البیع۔ نیشاپور میں ۳۲۱ھ = ۹۳۳ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۳۴۱ھ کو عراق گئے اور اسی سال فریضہ حج ادا کیا۔ ۳۵۹ھ کو نیشاپور کے قاضی مقرر ہوئے جس کی وجہ سے حاکم لقب پڑ گیا، ان کی اکثر تصانیف حدیث اور علوم حدیث سے متعلق ہیں۔ نیشاپور ہی میں ۴۰۵ھ = ۱۰۱۴ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۳: ۹۳، ترجمہ: ۱۰۹۶، الاعلام ۶: ۲۲۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہ مجہول ہے اور اس سے سعید بن ابی ہلال حدیثِ تسبیح نقل کرنے میں منفرد ہے۔

[میزان الاعتدال ۱:۶۵۳]

-- اس کا راوی سعید بن ابی ہلال ثقہ اور صدوق تھے لیکن امام احمد فرماتے ہیں: مختلط تھے۔

[تہذیب التہذیب ۴:۸۴۴]

پس یہ روایت نہ حسن ہے اور نہ صحیح الاسناد' کیونکہ مجہول اور مختلط راویوں کی روایت ضعیف و معلول ہوتی ہے۔

سوال

حدیث میں ہے کہ: نِعمَ المُذَكِّرُ السُّبْحَةُ. [الفردوس ۴:۲۵۹' حدیث ۶۷۶۵]

''تسبیح [مالا' شماردانہ' منکے۔ فضائل ذکر: ۱۶۵] اچھا یاد دلانے والا ہے۔'' [فضائل ذکر: ۱۶۵]

جواب

اس کی سند میں محمد بن ہارون بن عیسیٰ بن منصور ہاشمی ہے' جس کے بارے میں خطیب بغدادی (۱) لکھتے ہیں: ذاہب الحدیث تھا اور وضع احادیث سے متہم تھا۔

[تاریخ بغداد ۷:۴۱۶' ترجمہ: ۳۹۴۷]

امام دارقطنی (۲) اس کا ذکر ضعفاء میں کرتے ہیں۔ [الضعفاء والمتروکین' ترجمہ: ۴۹۶]

---

(۱) احمد بن علی بن ثابت' بغدادی' ابوبکر' خطیب' حافظ حدیث اور مؤرخ اسلام تھے۔ ۳۹۲ھ=۱۰۰۲ء کو غُزَیہ [بالتصغیر] میں پیدا ہوئے' جو مکہ مکرمہ اور کوفہ کے بالکل درمیان میں مساوی مسافت پر واقع ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر تھے' اور وہیں ۴۶۳ھ=۱۰۷۲ء کو وفات پائی۔

[سیر اعلام النبلاء ۱۸:۲۷۰' الاعلام ۱:۱۷۲]

(۲) علی بن عمر بن احمد بن مہدی' ابوالحسن' دارقطنی' شافعی۔ اپنے دور کے **إمام في الحديث و العِلَل** تھے۔ قراءت پر کتاب لکھی اور اس کے ابواب مقرر کیے۔ دارِقطن [جو بغداد کا ایک قصبہ ہے] میں ۳۰۶ھ=۹۱۹ء کو پیدا ہوئے' اور بغداد میں ۳۸۵ھ=۹۹۵ء کو وفات پائی۔

[تاریخ بغداد ۱۲:۳۴' ترجمہ: ۶۴۰۴' الاعلام ۴:۳۱۴]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مولانا عبدالحی لکھنوی [۱] نے لکھا ہے: و لا تظهر صحته، ويحتمل تفسير السُّبحة بصلاة النافلة. [ظفر الامانی: ۳۱۸]

"اس روایت کا صحیح ہونا ثابت نہیں، اور پھر اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ السُّبْحَةُ سے مراد نفل نماز ہو۔"

آگے اپنی رائے ان الفاظ میں لکھی ہے:

على تقدير صحة الحديث تفسيره بِسُبْحَة الصَّلاةِ هو الصَّوابُ فإنه قد استعملت السُّبحةُ كثيرًا في الأحاديث بهذا المعنى و قد صحَّ أن السُّبْحَة المعروفة لم تكن في زمن رسول الله ﷺ. [ظفر الامانی: ۳۱۸]

"یہ روایت اگر صحیح ہو تو اس میں السُّبْحَةُ سے مراد نماز ہی ہے، اور یہی درست ہے، اس لیے کہ ایک تو احادیث میں السُّبْحَةُ بکثرت نماز پڑھنے کے معنی میں وارِد ہوا ہے، اور دوسرا یہ کہ معروف منکے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں ہوا کرتے تھے۔"

پھر یہ روایت درجِ ذیل احادیث صحیحہ کے خلاف ہے:

- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **رأيت رسول الله ﷺ يعقد التسبيح بيمينه.**

[سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ [۲] باب التسبیح بالحصیٰ [۳۵۹] حدیث ۱۵۰۲، سنن ترمذی، کتاب الدعوات [۴۹] باب منہ [۲۵] حدیث: ۳۴۱۰، المستدرک ۱: ۵۴۷]

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے داہنے ہاتھ سے تسبیحات گنتے دیکھا۔"

- رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں خواتین سے فرمایا تھا: **عليكن بالتسبيح و التهليل**

---

(۱) عبدالحی بن عبدالحلیم بن امین اللہ، ابوالحسنات، فرنگی محلی، موضع باندہ میں ۱۲۶۴ھ = ۱۸۴۸ء کو پیدا ہوئے۔ سترہ سال کی عمر میں علوم دینیہ کے حصول سے فارغ ہو گئے۔ حدیث اور فقہ حنفی کے جید عالم تھے۔ اصول و فروع میں حنفی ہونے کے باوجود مذہب کے معاملہ میں غیر متعصب اور دلیل کی اتباع کرنے والے تھے۔ ۱۳۰۴ھ = ۱۸۸۶ء کو وفات پائی۔ [نزہۃ الخواطر ۸: ۲۵۲، تذکرہ علمائے ہند: ۲۸۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

التقديس، واعقدن بالأنامل فإنهن مسئولات ومستنطقات.

[سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ [۲] باب التسبیح بالحصیٰ [۳۵۹] حدیث:۱۵۰۱، سنن ترمذی، کتاب الدعوات [۴۹] باب فی فضل التسبیح والتہلیل والتقدیس [۱۲۱] حدیث:۳۵۸۳]

''تسبیح تہلیل اور تقدیس کا ورد کیا کرو اور اپنے اوراد کو انگلیوں پر شمار کیا کرو کیونکہ ان انگلیوں کو بھی حساب دینا ہوگا۔''

فقہ الحدیث اور اس سے مستنبط مسائل

-۱: اس ذکر پر مداومت کی ترغیب

-۲: اللہ تعالیٰ کے لیے ''صفتِ محبت'' کا اِثبات

-۳: دعاء میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ اور اس کی ثناء و تعریف کو جمع کرنا

-۴: رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کو اُن اسباب و ذرائع کی تعلیم، جن سے آخرت میں اُن کے اعمال کا وزن بڑھ کر وہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کرتے ہیں۔

-۵: میزان کا اِثبات، اور بعض احادیث میں وارِد ہے کہ اُس کے دو پلڑے ہیں۔

-۶: اعمال و اقوال کے تولنے کا ثبوت

-۷: اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت کی طرف اشارہ، کہ وہ قلیل عمل پر جزاءِ جزیل سے نوازتے ہیں۔

-۸: اس میں اشارہ ہے کہ بعض اعمال نفوس پر شاق ہیں جب کہ کچھ اعمال شاق نہیں ہوتے، جیسے یہ کلمات۔

-۹: کلمہ کا لفظ ذکر کر کے کلام مراد لینا

-۱۰: اگر تکلف سے کام نہ لیا جائے اور کلام میں کوئی مشکل پیدا نہ ہو تو مسجع و مقفی عبارت کہنا ناجائز نہیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۱۱۔ بعض پسندیدہ اعمال کی طرف ترغیب دینے کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ بجائے صیغہ امر انہیں خبر کی شکل میں بیان کیا جائے۔

۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم ''وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ'' کے امتثال [ماننے] کی طرف اشارہ ہے کہ اسے عملی طور پر مان لیا ہے۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سندُالحديثِ النَّبوِيِّ الشريفِ

اِسناد، امت مسلمہ کی نہایت افضل فضیلت اور نہایت عمدہ خصوصیت ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ودین مبین کی تلبیس اور تحریف وتبدیل سے حفاظت فرمائی ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ کسی اور قوم کو یہ فضیلت اور خصوصیت حاصل نہیں۔

حافظ ابن حزم (۱) اس خصوصیت کے بارے میں لکھتے ہیں: مَانَقَلَهُ الثِّقَةُ عَنِ الثِّقَةِ كذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ إلى النَّبِيِّ ﷺ يُخبِرُ كُلُّ واحِدٍ منهم باسمِ الذي أخبره و نَسَبِهِ و كُلُّهُمْ مَعْرُوْفُ الْحَالِ والْعينِ و العَدَالَةِ و الزَّمانِ والمَكَان......وهذا نقلٌ خَصَّ اللّٰهُ بِهِ المسلِمِينَ دونَ سائرَ أهلِ المِلَلِ كُلِّهَا.

[الفصل في الملل والأهواءِ والنِّحَلِ ۲:۸۲]

''ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ راوی سے نقل کرتے کرتے یہاں تک کہ یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچے اوران میں سے ہرایک راوی اپنے شاگردوں کو اُس راوی کا نام بتائے جس سے اُس نے حدیث سنی ہے۔ نام کے ساتھ اُس کا نسب بھی بتائے۔ اُس کی عدالت' اُس کا زمانہ اوراُس کا مکان بھی بتائے۔ یہ [اِسناد] ایک ایسی خصوصیت ہے جو دوسرے مذاہب میں سے صرف مسلمانوں کو حاصل ہے۔''

---

(۱) علی بن احمد بن سعید بن سعد' ابومحمد ابن حزم ظاہری' قرطبہ میں ۳۸۴ھ=۹۹۴ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے عہد میں اندلس کے بہت بڑے عالم اور محدث تھے۔ آپ اور آپ کے والد دونوں مملکت اندلس کے وزیر تھے۔ آپ نے وزارت کو خیرباد کہا اور اپنے آپ کو حصول علم کے لیے وقف کردیا۔ فقیہ اور حافظ حدیث تھے اور قرآن وحدیث سے احکام کا استنباط کیا کرتے تھے۔ ۴۵۶ھ=۱۰۶۴ء کو اندلس کے مضافاتی گاؤں لَبْلَة میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۳:۳۲۵' سیر اعلام النبلاء ۱۸:۱۸۴' الاعلام ۴:۲۵۴]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امام عبداللہ بن مبارک (۱) فرماتے ہیں: الإسنادُ مِنَ الدِّیْن، ولو لا الإسنادُ لقال مَن شاء ما شاء. [صحیح مسلم، مقدمہ ۱:۱۵، باب: الاسناد من الدین[۵]

''اِسنادِ حدیث دین میں سے ہے، اگر اِسناد نہ ہوتی تو پھر ہر کوئی جو چاہتا، وہی کہہ دیتا۔''

امام احمد بن عمر قرطبی (۲) اس سلسلے میں لکھتے ہیں: وھذا الذي قاله ابن المبارك قد قاله أنس بن مالك، وأبو هريرة، ونافع مولى ابن عمر ﷺ وغيرهم، و هو أمرٌ واضح الوجوب، لايُختلف فيه. [المُفهِم ۱:۱۲۱]

''الإسناد من الدين'' صرف امام ابن مبارک ہی کا قول نہیں ہے بلکہ یہ سیدنا انس (۳) سیدنا ابو ہریرۃ اور نافع مولیٰ ابن عمر ﷺ (۴) کا ارشاد بھی ہے اور یہ ایسی واضح چیز ہے جس

---

(۱) عبداللہ بن مبارک بن واضح حنظلی، تمیمی، مروزی، ابوعبدالرحمٰن، خراسان سے تعلق تھا۔ ۱۱۸ھ = ۷۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ دریائے فرات کے ساحلی گاؤں ہیت میں ۱۸۱ھ = ۷۹۷ء کو وفات پائی۔ حافظ حدیث، شیخ الاسلام اور تاجر و مجاہد تھے۔ علم حدیث، فقہ، عربیت، تاریخ اور شجاعت و سخاوت میں اپنی مثال آپ تھے۔ [تذکرۃ الحفاظ ۱:۲۷۴، الاعلام ۴:۱۱۵]

(۲) احمد بن عمر بن ابراہیم، ابوالعباس، انصاری، قرطبی، زین الدین، ۵۷۸ھ = ۱۱۸۲ء کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ مالکی فقیہ اور محدث تھے۔ اسکندریہ میں مدرس تھے، اور وہیں ۶۵۶ھ = ۱۲۵۸ء کو وفات پائی۔ صحیح مسلم کی تلخیص اور پھر اس کی توضیح ''المُفهِم'' کے نام سے لکھی۔
[شذرات الذہب ۷:۴۷۳، الاعلام ۱:۱۸۶]

(۳) انس بن مالک بن نضر بن ضمضم ﷺ، نجاری، خزرجی، انصاری، ابوثمامہ یا ابوحمزہ، بلند رُتبہ صحابی اور رسول اللہ ﷺ کے خادم تھے۔ مرویات کی تعداد ۲۲۸۶ ہے۔ مدینہ منورہ میں ۱۰ ق ھ = ۶۱۲ء کو پیدا ہوئے۔ بچپن میں اسلام قبول کیا اور نبی اکرم ﷺ کی وفات تک ان کی خدمت کرتے رہے۔ دمشق اور بصرہ میں رہائش پذیر رہے۔ بصرہ میں ۹۳ھ = ۷۱۲ء کو وفات پائی۔ بصرہ میں وفات پانے والے آپ سب سے آخری صحابی ہیں۔ [اسد الغابۃ: ۶۸، ترجمہ: ۲۳۳، الاعلام ۲:۲۴]

(۴) نافع مدنی، ابوعبداللہ، مولیٰ سیدنا ابن عمر ﷺ۔ مدینہ منورہ کے ائمہ تابعین میں سے ہیں۔ دین کے سمجھ بوجھ میں علامہ اور کثیر الروایۃ عالم ہیں۔ اُن کی مرویات میں کوئی غلطی ثابت نہیں ہوئی۔ دیلمی......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

امام شاطبی (۱) اس کی وضاحت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: جعلوا الإسنادَ من الدين، ولا يعنون: حدثني فلانٌ عن فلانٍ مُجَرَّدًا، بل يريدون ذلك لِمَا تضمنه من معرفة الرجال الذين يحدث عنهم، حتى لا يسند عن مجهول ولا مجروح، ولا مُتَّهَمٍ، إلَّا عمن تحصل الثقة بروايته، لأن روح المسئلة أن يغلب على الظن من غير ريبة أن ذلك الحديث قدقاله النبي ﷺ لنعتمد عليه في الشريعة ونسند إليه الأحكام. [الاعتصام ۲:۱۵، باب: فی مآ خذ اہل البدع [۴] فصل اول]

"اِسناد، دین میں سے ہے" اس جملے کا یہ مطلب نہیں کہ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ فُلَانٍ پر اکتفاء کی جائے، بلکہ اس سے محدثین کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی مجہول، مجروح، متہم اور غیر ثقہ راوی سے روایت نہ لی جائے کیوں کہ اس مسئلے کی جان یہی ہے کہ ایسی با اعتماد سند ذکر کی جائے جس سے یہ غالب گمان ہو کہ واقعی یہ بات رسول اللہ ﷺ ہی نے فرمائی ہے تا کہ ہم شرعی احکام کے سلسلے میں اس پر اعتماد کر سکیں۔"

امام یزید بن زُریع (۲) نے اِسناد کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی ہے: لِكُلِّ دِيْنٍ فُرسَانٌ،

...... الاصل اور مجہول النسب ہیں۔ بعض مغازی میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ لگے۔ مدینہ منورہ میں پلے بڑھے۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے اہل مصر کو سنن نبویہ کی تعلیم کے لیے اُنہیں مصر بھیجا تھا۔ ۱۱۷ھ = ۷۳۵ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۵:۳۶۷، ترجمہ: ۷۵۶، الاعلام ۸:۵]

(۱) ابراہیم بن موسیٰ بن محمد لخمی، غرناطی، اصولِ دین کے ماہر عالم تھے۔ حافظ تھے۔ غرناطہ [اندلس] سے تعلق تھا۔ مالکی مذہب کے ائمہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ کئی مفید اور معتبر کتابوں کے مصنف ہیں۔ ۷۹۰ھ = ۱۳۸۵ء کو وفات پائی۔ [نیل الابتہاج بتطریز الدیباج: ۴۶-۵۰، ترجمہ: ۱۴، الاعلام ۱:۷۵]

(۲) یزید بن زُریع ابو معاویہ بصری عیشی۔ ۱۰۱ھ = ۷۲۰ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے زمانہ میں محدثِ بصرہ تھے۔ امام احمد انہیں رَيحانةُ البَصْرَةِ "بصرے کی خوشبو" کہا کرتے تھے۔ متقن اور اَحفظ محدث تھے۔ ثقہ، حجت اور کثیر الحدیث تھے۔ اُن کے والد "اَیلہ" کے والی تھے۔ ان کی وفات ۱۸۲ھ = ۷۹۸ء کو ہوئی۔ [الطبقات الکبیر ۹:۲۹۰، ترجمہ: ۴۱۴۲، تذکرۃ الحفاظ ۱:۲۵۶، ترجمہ: ۲۴۲، الاعلام ۸:۱۸۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

رفُرسانُ هذاالدِّينِ: أصحابُ الأسانيد.[فهرسة ابن خير الإشبيلي:۳۵]

''ہر دین کے کچھ محافظ ہوتے ہیں اور اِس دین [اسلام] کے محافظ اصحابِ سند ہیں۔''

امام حاکم لکھتے ہیں: فَلولاالإسنادُ وطلبُ هذه الطَّائِفَةِ له وكثرةِ مواظَبَتِهِمْ على حِفظه لَدَرَسَ منار الإسلام، و لَتَمَكَّنَ أهل الإلحادِ و البدعِ فيه بِوَضْعِ الأحاديثِ وقلبِ الأسانيدِ، فَإنَّ الأخبارَ إذا تَعَرَّتْ عن وجودِ الأسانِيدِ فيها كانت بُترًاءَ. [معرفۃ علوم الحدیث وکمیۃ اَجناسہ:۱۱۸]

''اگر اِسناد کا وجود نہ ہوتا اور ایک گروہ بکثرت اسانید کی طلب وحفاظت میں مشغول نہ رہتا تو اسلام کے حدود مٹ گئے ہوتے اور اہل الحاد اور اہل بدعت احادیث وضع کرتے اور اسانید میں ہیر پھیر کرتے اس لیے کہ جب اخبار واحادیث، اسانید کے بغیر ہوں تو وہ برباد ہو جاتے ہیں۔''

خطیب بغدادی لکھتے ہیں: إنَّ اللّٰهَ أكْرَمَ هذه الأُمَّةَ وشَرَّفَهَا وفَضَّلَهَا بالإسنادِ وليسَ لأحَدٍ من الأمم كُلِّهَا- قَدِيمِهِمْ وحَدِيثِهِمْ -إسنَادٌ،وإنَّما هِيَ صُحُفٌ في أيديهم،وقد خَلَطُوْا بِكُتُبِهِم أخبارَهُمْ،وليس عندهم تَمْيِيْزٌ بينَ ما نزلَ من التوراةِ والإنجيلِ مما جآءَ هُمْ به أنبيآؤُهُم،وتمييزبين ما ألحقوهُ بكتبهم من الأخبارالتي أخذوا عن غيرِالثقاتِ. وهٰذِهِ الأمَّةُ إنما تَنُصُّ الحديثَ من الثِّقَةِ المعروف في زمانه، المشهور بالصدق و الأمانةِ عن مثله حتى تتناهِي أخبارهم، ثم يبحثون أشد البحثِ حتى يعرفوا الأحفظَ فالأحفظ،والأضبط فالأضبط، و الأطوَلَ مجالَسَةً لمن فوقه ممن كان أقل مجالسةً، ثم يكتبون الحديث من عشرينَ وجهًا وأكثر حتَّى يهَذِّبوهُ من الغلط والزَّلل،ويضبطوا حروفه ويعُدُّوهُ عَدًّا،فهذا مِن أعْظَمِ نِعَمِ اللهِ تعالى على هذه الأمةِ.

[شرف أصحاب الحديث:۴۰،نص:۷۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

''اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کو اِسناد کے ذریعے شرف وفضیلت دی۔ کسی قدیم اور جدید امت میں اِسناد کا وجود تک نہیں۔ اُن کے ہاتھوں میں جو صحیفے اور کتابیں موجود ہیں' اُنہوں نے اُن میں اپنے حالات اور واقعات بھی داخل کیے ہیں جن میں یہ تمیز اور جدائی ممکن ہی نہیں کہ جو تورات اور انجیل اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر نازل کیے تھے اور انبیاء علیہم السلام نے ان کو پہنچایا تھا اُن میں ثقہ اور غیر ثقہ لوگوں کی باتیں آپس میں گڈمڈ ہوگئی ہیں جب کہ ہماری امت اُن لوگوں سے حدیث لیتی ہے جن کی وثاقت اپنے زمانے میں معروف ومشہور ہو۔ جن کی صداقت اور امانت داری سب کو معلوم ہو اور یہ چیزیں سند کے تمام رُواۃ میں موجود ہو۔ پھر وہ اس سے بھی بحث کرتے ہیں کہ سب سے بڑھ کر مضبوط حافظے والا' سب سے بڑھ کر ضبط کرنے والا اور سب سے بڑھ کر اُستاذ کی مجلس میں زیادہ بیٹھنے والا کون ہے اور اس کے ساتھ وہ حدیث کو بیسیوں اسانید کے ساتھ لکھتے ہیں تا کہ اسے غلطی اور خطأ سے پاک کیا جا سکے۔ وہ اس کے حروف پر اعراب بھی لگا دیتے ہیں تا کہ غلط پڑھنے کا سدباب ہو جائے اور اسے ہر وقت استفادے کے لیے تیار رکھتے ہیں اس لیے یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت وفضیلت ہے۔''

حافظ ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

والإسناد من خصائص هذه الأمة' وهو من خصائص الإسلام' ثم هو في الإسلام من خصائص أهل السنة' والرافضة من أقل الناس عناية إذا كانوا لا يُصدقون إلّا بمايُوافقأهواءهم. [منهاج السنۃ النبویۃ ۴:۸۴]

''اِسناد اسی امت اور دین اسلام کی خصوصیات میں سے ہے' پھر اہل اسلام میں یہ اہل سنت و جماعت کی خصوصیت ہے۔ روافض کا اِسناد سے نہایت کم تعلق رہا ہے' وہ صرف ان اشیاء کی تصدیق وتصویب کرتے ہیں جو اُن کی آراء کے موافق ہوں۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میری سندِ حدیث

میں [سراج الاسلام بن عبد المعبود بن خیر محمد بن گل محمد] نے
موطأ امام مالک، صحیح امام بخاری، سنن ترمذی، سنن ابی داود اور سنن ابن ماجہ کو محمد ایوب تیلوی (۱) سے پڑھا، انہوں نے حدیث کی اکثر کتابیں حسین احمد مدنی دیوبندی (۲) سے، انہوں نے ابو میمون محمود حسن عثمانی دیوبندی (۳) سے، انہوں نے:

---

(۱) محمد ایوب بن آدم بن طور خان۔ ۱۹۰۶ء کو موضع ''برٹنڈول'' آلائی، ہزارہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی علوم اپنے گاؤں اور مضافاتی گاؤں میں حاصل کی۔ مانسہرہ میں مولانا حمید الدین سے بھی پڑھتے رہے ہیں۔ ۱۳۵۲ھ کو دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا جہاں انہوں نے مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا اعزاز علی اور مولانا شمس الحق افغانی سے علوم حاصل کیے۔ ۱۳۵۵ھ کو وہاں سے فراغت ہوئی۔ اپنے گاؤں میں علمی مجالس کا قیام کیا۔ کئی مدارس میں پڑھاتے رہے ہیں۔ ۱۳۹۶ھ = ۱۹۷۶ء کو دار العلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی میں دورۂ حدیث پڑھایا۔ ۱۸ رجب ۱۴۰۴ھ = ۲۰ اپریل ۱۹۸۴ء کو وفات پا گئے۔ [رحیلِ کارواں: ۷۵۷-۷۵۷]

(۲) سید حسین احمد بن سید حبیب اللہ، شوال ۱۲۹۶ھ = اکتوبر ۱۸۷۹ء کو دوشنبہ اور سہ شنبہ کی درمیانی شب میں بوقت گیارہ بجے بمقام بانگرمئو ضلع اناؤ، ہند میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر میں دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، مفتی عزیز الرحمٰن اور مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی جیسے لوگوں سے فیض حاصل کیا۔ ۱۳۱۶ھ کو اپنے والد ماجد کی معیت میں مدینہ منورہ چلے گئے اور مسجد نبوی میں درس حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۳۳۵ھ کو انگریز بہادر نے اُنہیں مالٹا میں اسیر کیا اس لیے کہ تحریک آزادئ ہند کے روح رواں تھے۔ ۱۳۷۷ھ = ۱۹۵۷ء کو دیوبند میں وفات پائی۔ [نزہۃ الخواطر ۸: ۴۹۱، ترجمہ: ۴۹۵، بیس بڑے مسلمان: ۴۵۹]

(۳) شیخ الہند محمود حسن بن مولانا ذوالفقار علی دیوبندی۔ ۱۲۶۸ھ = ۱۸۵۱ء کو دیوبند میں پیدا ہوئے۔ چھ سال کی عمر میں تعلیم کا آغاز ہوا۔ قرآن مجید کا کچھ حصہ اور فارسی کی ابتدائی کتابیں مولوی عبد اللطیف سے پڑھیں۔ فارسی کی باقی کتابیں اور ابتدائی عربی کتب اپنے چچا مولانا مہتاب علی سے پڑھیں۔ دار العلوم دیوبند کے پہلے طالب علم ہیں۔ ۱۳۳۹ھ = ۱۹۲۰ء کو فوت ہوئے۔
[شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا ۲: ۱۴۶۰]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

[۱] ابواحمد محمد قاسم نانوتوی (۱) اور

[۲] ابومسعود رشید احمد گنگوہی (۲) سے؛

ان دونوں نے حدیث وتفسیر کی کتابیں قراءۃً وإجازۃً تین اساتذہ

[۱] عبدالغنی مجددی دہلوی مدنی (۳)؛

---

(۱) محمد قاسم بن شیخ اسد علی بن غلام شاہ۔ تاریخی نام خورشید حسن ہے۔ ۱۲۴۸ھ = ۱۸۳۱ء کو قصبہ نانوتہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ذہین، طباع اور محنتی تھے۔ تعلیم کے میدان میں اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ نمایاں رہے ہیں۔ بہت چھوٹی عمر میں قرآن مجید پڑھ لیا تھا۔ فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم قصبہ دیوبند میں حاصل کی۔ شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ سے علوم حدیث کی تکمیل کی۔ ۱۲۹۷ھ = ۱۸۷۹ء کو وفات پائی۔ [بیس بڑے مسلمان: ۱۱۴، شاہ کار اسلامی انسائیکلو پیڈیا ۲: ۱۴۵۲]

(۲) رشید احمد بن ہدایت احمد گنگوہی ۶ ذوالقعدہ ۱۲۴۴ھ = ۱۸۲۹ء کو گنگوہ [انڈیا] میں پیدا ہوئے۔ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ اُن کے والد وفات پا گئے، اُن کے دادا نے اُن کی تربیت کی۔ شاہ عبدالغنی کے شاگرد رہے ہیں۔ حاجی إمداداللہ مہاجر مکی سے بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ ۸ یا ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ = ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو وفات پائی۔ [بیس بڑے مسلمان: ۱۴۵-۲۲۵]

(۳) عبدالغنی بن ابوسعید بن صفی القدر بن محمد بن عیسیٰ بن سیف الدین بن محمد معصوم سرہندی مجددی۔ ۱۲۳۵ھ = ۱۸۱۰ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ وہاں پلے بڑھے۔ حنفی عالم اور محدث تھے۔ ۱۲۷۳ھ = ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریز کی عقوبتوں سے بچنے کے لیے یہ پورا خاندان حرمین شریفین کو چلا گیا اور صاحب ترجمہ نے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ اسے اپنا مسکن بنایا اور مدینہ منورہ ہی میں ۱۲۹۶ھ = ۱۸۷۹ء کو وفات پائی۔ [فہرس الفہارس ۲: ۷۵۸-۷۶۳، تر جمہ: ۴۱۶، الاعلام ۴: ۳۳]

علامہ عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی انہیں ''بَهْجَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ، زِيْنَةُ الْمُسْنِدِيْنَ، الْعَالِمُ الْعَامِلُ، الْعَارِفُ الشَّيْخ'' جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:

وكانَ شدِيدَ التَّمَسُّكِ بالسُّنَّةِ في عمله وقوله وملبَسه، زاهدًا متقشِّفًا، حتى كان يَرفَعُ في تَنَفُّلاتِ الصَّلاةِ على مُقتَضى حديث ابن عمر مع أنه حَنَفِيٌّ، ولِشِدَّةِ تَمَسُّكِهِ بالأثر صَنَّفَ الشَّيخ رضاعلي بن سخاوة على العمري البنارسي مِن مُتَعَصِّبي علماء الحَنَفِيَّةِ بالهندِ في الردِّ عليه، ولكنه في السَّماءِ ومنتقده في الأرض.

....

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

[۲] احمد سعید مجددی دہلوی (۱) اور

[۳] احمد علی سہارنپوری (۲) سے پڑھیں۔

ان تینوں نے محمد اسحاق دہلوی مکی (۳) سے،

.....[فہرس الفہارس ۲: ۷۵۸-۷۵۹]

''اپنے قول وعمل اور لباس و پوشاک میں زاہد و متقشف اور نہایت سختی سے سنت پر عمل کرنے والے تھے۔ حنفی ہونے کے باوجود سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رفع الیدین والی روایت پر عامل تھے اور سنن ونوافل میں رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ آثار صحابہ پر سختی سے عمل کرنے کی وجہ سے ہند کے ایک متعصب حنفی عالم مولوی رضا علی بن سخاوت علی نے اُن کے رد میں ایک کتاب لکھی لیکن! آسمان کا تھوکا منہ پر! مجددی آسمان کی بلندیوں پر ہیں [اس لیے کہ سنت پر عمل پیرا ہیں] اور اُن کی تنقید کرنے والا زیر زمین ہے۔''

(۱) احمد سعید بن ابوسعید بن صفی عمری دہلوی۔ مشہور مشائخ میں سے ہیں۔ مصطفیٰ آباد، دہلی میں ۱۲۱۷ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتابیں فرنگی محل لکھنو میں پڑھیں۔ حدیث کا علم شاہ محمد اسحاق سے رامپور میں حاصل کیا۔ ان کے استاذ شاہ محمد اسحاق نے رد بدعات کے سلسلے میں مسائل اربعین لکھی، انہوں نے اسی کتاب کی تردید میں الحقُّ المُبِین في رَدِّ الوهابِيّين کے نام سے لکھی۔ ۱۲۷۷ھ کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور بقیع میں سیدنا عثمان ﷺ کی قبر کے قریب دفن ہوئے۔

[فيض الملك الوهاب المتعالي بأنباء أوائل القرن الثالث عشر والتّوالي ۱: ۱۱۶' نزہۃ الخواطر ۷: ۴۷' ترجمہ: ۶۷]

(۲) احمد علی بن لطف اللہ سہارنپوری۔ سہارنپور، ہند میں پیدا ہوئے۔ تاریخ ولادت نامعلوم ہے۔ کچھ ابتدائی اپنے قصبہ کے علماء سے پڑھیں۔ دہلی میں علوم کی تکمیل کی اور وجیہ الدین سہارنپوری سے حدیث کی کتابیں پڑھیں جو عبدالحی بن ہبۃ اللہ برہانوی کے شاگرد تھے اور وہ شاہ عبدالقادر بن شاہ ولی اللہ کے شاگرد تھے۔ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے جہاں شاہ محمد اسحاق سے حدیث کی چھ کتابیں پڑھیں۔ واپس آکر دس سال تک صحیح بخاری پڑھاتے رہے ہیں۔ ۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ء کو فالج کے عارضہ سے وفات پائی اور سہارنپور میں دفن ہوئے۔ [نزہۃ الخواطر ۷: ۵۰' ترجمہ: ۷۰]

(۳) شیخ' امام' محدث' محمد اسحاق مسند الآفاق بن محمد افضل' عمری۔ شاہ عبدالعزیز کے نواسے اور خلیفہ تھے ۱۱۹۷ھ = ۱۷۸۳ء میں پیدا ہوئے۔ اور مکہ مکرمہ میں ۱۲۶۲ھ = ۱۸۴۶ء میں فوت ہوئے۔

[نزہۃ الخواطر ۷: ۵۹-۶۰]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انہوں نے شاہ عبدالعزیز (١) سے اور انہوں نے شاہ ولی اللہ دہلوی (٢) سے حدیث کی ساری کتابیں پڑھیں۔

---

(١) شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی ١١٥٩ھ = ١٧٤٦ء کو پیدا ہوئے۔ غلام حلیم تاریخی نام ہے۔ ١٥ سال کی عمر میں اپنے والد محترم سے تمام علوم دینیہ عقلیہ اور آلیہ حاصل کیے۔ جامع عالم تھے۔ ١٢٣٩ھ = ١٨٢٤ء کو فوت ہوئے۔ [تذکرہ علمائے ہند: ٣٠٢ ترجمہ: ٣١٣]

(٢) ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم عمری، حنفی، نقش بندی، محدث دہلوی۔ ١١١٤ھ = ١٧٠٣ء کو سونی پت میں پیدا ہوئے۔ چودہ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔ سولہ سال کے تھے کہ درس و تدریس کی اجازت مل گئی۔ ہند میں تفسیر و حدیث کو مشتہر کرنے میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ دہلی میں ١١٧٦ھ کو ٦٢ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [نزہۃ الخواطر ٦: ٤١٠ تذکرہ علمائے ہند: ٥٤٢]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے صحیح بخاری کو

ابوطاہر الکردی (۱) سے پڑھی، انہوں نے اپنے والد ابراہیم الکردی (۲) سے، انہوں نے

(۱) ابوطاہر محمد عبدالسمیع بن ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین الکردی الشافعی۔۲۱ رجب ۱۰۸۱ھ=۲۵ نومبر ۱۶۷۱ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد اور دوسرے علماء سے علوم عقلیہ ونقلیہ کو حاصل کیا۔ محدث محمد بن عبدالرسول برزنجی، ابوالاسرار حسن بن علی عُجَیْمِي اور عبداللہ بن سالم بصری سے حدیث کا سماع کیا۔ حرم نبوی میں درس دیتے رہے ہیں۔۹ رمضان ۱۱۴۵ھ=۱۴ فروری ۱۷۳۳ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔[فہرس الفہارس ۱:۴۹۴، ترجمہ:۲۸۴، فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ:۴۱۶]

شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں: پس ایں فقیر مدتے با شیخ ابوطاہر صحبت داشتہ وصحیح بخاری تمام آں حرفاً حرفاً از ایشاں حاصل کرد، ومشکلات ایں فن را بر ایشان بحث کرد، وبطریقِ تتبع کتبِ رجال وشرح غریب آشنا شد، ودر رجالِ اسانید ازیں طبقہ تا طبقہ مصنفین واز مصنفین تا رسول اللہ ﷺ مہارتے پیدا کرد، وصحیح را از سقیم باز شناخت، وقوانین روایت وتحدیث یاد گرفت، وبمعرفت متابعات وشواہد آشنا شد۔

[الإنتباه بسلاسل أولياء الله:]

”پس یہ فقیر عرصہ تک شیخ ابوطاہر کی صحبت میں رہا اور پوری صحیح بخاری حرف بحرف اُن سے پڑھی اور اس فن کی مشکلات بحث ونظر کے بعد اُن سے حل کیں۔ تتبع اور تلاشِ کتب کے طریقہ سے رجال اور شرحِ حدیث سے آشنا ہوا اور اِس طبقہ کی سندوں کے رجال سے مصنفین کے طبقہ تک اور مصنفین سے نبی کریم ﷺ تک رِجال میں مہارت پیدا کی۔ صحیح کو سقیم سے پہچانا۔ قوانین روایت اور بیانِ حدیث کے اصول یاد کیے اور متابعات وشواہدِ حدیث کی معرفت سے واقف ہوا۔“

(۲) ابوالعرفان ابراہیم بن حسن بن شہاب الدین شہرزوری الکردی الکورانی الشافعی۔۱۰۲۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد کے علاوہ دیگر علماء سے علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ دو برس بغداد میں قیام کیا۔ چار سال شام میں گزار کر مصر ہوتے ہوئے حرمین پہنچے جہاں شیخ قشاشی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تمام مرویات کی اجازت دی اور اپنی بیٹی سے اُن کا نکاح کیا۔۱۱۰۱ھ=۱۶۸۹ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ بقیع میں دفن کیے گئے۔ مسجد نبوی میں پڑھاتے رہے ہیں۔

[تاج العروس من جواہر القاموس ۱۲:۱۴۰، مادۃ: شہرزر، فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ:۴۲۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

احمد قشاشی (۱) سے، انہوں نے احمد بن عبد القدوس شناوی (۲) سے، انہوں نے محمد بن احمد رملی (۳) سے، انہوں نے زکریا بن محمد انصاری (۴) سے، انہوں نے احمد بن علی بن حجر کنانی عسقلانی (۵) سے، انہوں نے

---

(۱) احمد بن محمد بن یونس بن احمد بن علی بن یوسف بن حسن البدری القشاشی المالکی المدنی صفی الدین۔ ۹۹۱ھ=۱۵۸۳ء کو پیدا ہوئے۔ قدسی الاصل ہیں۔ ۱۰۷۱ھ=۱۶۶۱ء کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور بقیع میں دفن کیے گئے۔ [فہرس الفہارس ۲: ۹۷۰، ترجمہ: ۵۴۷، فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ: ۲۳۰]

(۲) احمد بن علی بن عبد القدوس بن محمد الشناوی المصری المدنی الحنائی ابو المواہب وابو العباس۔ ۹۷۵ھ = ۱۵۶۸ء کو غربی مصر کے مشہور قصبے شِنّو کے محلّہ ''روح'' میں پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ کی تکمیل مصر میں کی اور نامور محدث شمس الدین رملی، قطب الدین محمد بن ابی الحسن بکری اور نور الدین زیادی سے حدیث وفقہ کی تعلیم مکمل کی۔ مدینہ منورہ ہجرت کی اور وہاں ۱۰۲۸ھ=۱۶۱۹ء کو وفات پائی۔

[خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ۱: ۲۴۳، الاعلام ۱: ۱۸۱]

(۳) محمد بن احمد بن حمزہ شمس الدین رملی۔ اپنے زمانے میں دیارِ مصریہ کے فقیہ اور مفتی تھے۔ فقاہت کی وجہ سے الشّافعي الصَّغير کہلائے۔ ۹۱۹ھ=۱۵۱۳ء کو قاہرۃ میں پیدا ہوئے۔ مصر کے منوفیۃ کے قصبے رملۃ کی طرف منسوب ہیں۔ ۱۰۰۴ھ=۱۵۹۶ء کو قاہرۃ میں وفات پائی۔

[خلاصۃ الاثر ۳: ۳۴۲، الاعلام ۶: ۷]

(۴) زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا انصاری سُنَیکی مصری ابو یحییٰ شافعی۔ شیخ الاسلام، قاضی، حافظ حدیث اور مفسر تھے۔ ۸۲۳ھ=۱۴۲۰ء کو سُنَیکۃ [شرق مصر] میں پیدا ہوئے۔ قاہرۃ میں علم حاصل کیا۔ ۹۰۶ھ کو آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ فقیر اور قلاش تھے۔ سارا دن بھوکا رہتے۔ رات کو نکل کر تربوز اور خربوز کے چھلکے جمع کرتے اُس کو صاف کر کے کھا کر اُس پر گزارا کر لیتے۔ ۹۲۶ھ=۱۵۲۰ء کو وفات پائی۔

[النور السافر عن اَخبار القرن العاشر: ۱۷۲، الاعلام ۳: ۴۶]

(۵) احمد بن علی بن محمد، کِنانی، عسقلانی، ابو الفضل، شہاب الدین، ابن حجر، قاہرہ میں ۷۷۳ھ=۱۳۷۲ء کو پیدا ہوئے۔ شعر وادب کے دلدادہ تھے، پھر حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے حصول میں صعوبتیں برداشت کیں۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ حدیث، رجال اور تاریخ کے بے نظیر عالم ہیں۔ ۸۵۲ھ=۱۴۴۹ء کو قاہرہ ہی میں وفات پائی۔ [البدر الطالع ۱: ۸۷، الاعلام ۱: ۱۷۸]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

ابراہیم بن احمد تنوخی (۱) سے، انہوں نے احمد بن ابی طالب الحجار (۲) سے، انہوں نے حسین بن مبارک حنبلی زبیدی سے (۳)، انہوں نے ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الہروی (۴) سے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن مظفر بن محمد

(۱) ابراہیم بن احمد بن عبدالواحد بن عبدالمؤمن بن سعید بن علوان بن کامل ابوالاسحاق زین الدین و برہان الدین التنوخی البعلی الشامی۔ ۷۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ دمشق میں پلے بڑھے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ اپنے عہد میں مصر میں قراءات اور اِسناد کے شیخ تھے۔ حافظ برزالی اور حافظ مزی سے احادیث کا سماع کیا۔ انہیں چار سے زائد شیوخِ حدیث سے روایتِ حدیث کی اجازت حاصل ہے۔ ۸۰۰ھ کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ اخیر عمر میں بعض عوارض کی وجہ سے زبان موٹی ہوگئی تھی، پھر بینائی بھی جاتی رہی جس کی وجہ سے برہان الشامی الضریر سے مشہور ہوگئے۔

[انباء الغمر ۳: ۳۹۸، الدرر الکامنۃ ۱: ۱۱، ترجمہ: ۱۴]

(۲) احمد بن ابی طالب بن نعمۃ بن حسن ابوالعباس شہاب الدین ابن الشحنۃ الحجار الصالحی۔ ۶۲۴ھ سے پہلے پیدا ہوئے۔ ۶۳۰ھ کو دمشق کے شہر قاسیون میں محدث زبیدی سے صحیح بخاری کا سماع کیا۔ رنگ سرخ بھورا تھا۔ بڑھاپا دیر سے ظاہر ہوا۔ باہمت اور صاحبِ فہم وفراست تھے۔ سو سال کے لگ بھگ عمر پائی۔ ۷۳۰ھ کو وفات پائی۔ [البدایۃ والنہایۃ ۱۴: ۱۴۳، الدرر الکامنۃ ۱: ۱۴۲، ترجمہ: ۴۰۴]

حَجَّار سے شہرت کی وجہ حافظ ابن کثیر یہ لکھی ہے کہ: وقد مكث مُدَّةً مَقدَمِ الحَجَّارِين نحوًا من خمس وعشرين سَنَةً ثم كان يخيط في آخر عمره. [البدایۃ والنہایۃ ۱۴: ۱۴۳]

''۲۵ برس تک مَقدَمُ الحَجَّارِین میں رہے تھے [اس لیے حَجَّار سے مشہور ہوگئے] اخیری عمر میں درزی کا پیشہ اختیار کرلیا تھا۔''

(۳) حسین بن مبارک بن محمد بن یحییٰ بن علی بن سالم ابوعبداللہ سراج الدین ابن الزَّبیدی۔ محدث، فقیہ اور لغت وقراءات کے عالم تھے۔ زَبیدی الاصل ہیں۔ ۵۴۶ھ = ۱۱۵۱ء کو بغداد میں پیدا ہوئے۔ بغداد، دمشق اور حلب میں احادیث کی تدریس کی۔ ۶۳۱ھ = ۱۲۳۳ء کو بغداد میں وفات پائی۔

[الجواہر المضیۃ: ۱۴۱، ترجمہ: ۴۵۸، الاعلام ۲: ۲۵۳]

(۴) عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب بن ابراہیم بن اسحاق ابوالوقت السجزی الہروی۔ نہایت عالی سند محدث تھے، اُن کے والد بھی بلند پایہ محدث تھے۔ ۴۵۸ھ کو ہرات میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم وتربیت پائی۔ شوال ۵۵۲ھ کو بغداد میں رباط فیروز میں اترے اور وفات پائی۔ اُن کا جنازہ شیخ عبدالقادر جیلانی نے پڑھایا۔ [وفیات الاعیان ۳: ۲۲۶-۲۲۷، ترجمہ: ۴۰۳]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃالاشاعت ڈاٹ کام

بن داؤد الداؤدی سے (۱)، انہوں نے عبداللہ بن احمد سرخسی (۲) سے، انہوں نے محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری (۳) سے صحیح بخاری پڑھی تھی۔

فَرَبْر /فِرَبْر - فاء کے زیر راء کے زبر یا زیر اور بائے مؤحدہ کے سکون کے ساتھ ہے۔ یہ بخارا کے مضافات میں ایک گاؤں ہے، جو دریائے جیحون [دریائے آمو] کے اُس پاس تین فرسخ کے فاصلے پر واقع تھا۔

محمد بن یوسف، امام بخاری کے نہایت ممتاز شاگرد ہیں اور صحیح بخاری کے نسخہ کی شہرت ان ہی کی بدولت ہے۔ موصوف نے صحیح بخاری کو امام بخاری سے دو بار پڑھا۔ ایک دفعہ ۲۴۸ھ کو اور دوسری بار ۲۵۲ھ کو۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۵: ۱۱]

امام فَرَبْرِي نے صحیح بخاری کو امام علی بن خشرم (۴) سے بھی پڑھا ہے۔

[معجم البلدان ۴: ۲۴۶، سیر اعلام النبلاء ۱۵: ۱۲]

---

(۱) عبدالرحمٰن بن محمد بن المظفر بن محمد بن داود بن احمد بن معاذ بن سہل بن الحکم بن شیرزاد الداودی بوشنجی۔ ۳۷۴ھ کو بوشنج /فوشنج میں پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے اساطین علم سے کسب فیض کیا۔ بچپن ہی سے علم حدیث کی رغبت تھی۔ امام داؤد ظاہری کے مسلک پر تھے۔ مشائخ خراسان کے سرتاج تھے۔ ۳۹۹ھ کو بغداد میں آئے۔ ۴۰۵ھ کو اپنے وطن واپس لوٹے۔ ۴۶۷ھ کو ۹۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

[الانساب ۲: ۴۸۸، تاریخ الاسلام ۱۰: ۱۸۹-۱۹۰، ترجمہ: ۱۷۳۳۳]

(۲) عبداللہ بن احمد بن حَمُّوَیْه بن یوسف بن اعین السرخسی۔ ۲۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے عہد کے اکابر محدثین سے حدیث کا سماع کیا۔ امام فربری کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے۔ حافظ ذہبی نے ان کو "مسند خراسان" اور "راوی صحیح البخاری" کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ ۳۸۱ھ کو ۸۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ [تذکرۃ الحفاظ ۳: ۹۷۵، العِبَر في خَبَرِ مَنْ غَبَرَ ۲: ۱۵۸، وفیات: ۳۸۱ھ]

(۳) محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر ابو عبداللہ الفربری۔ فَرَبْر /فِرَبْر دریائے آمو کے اُس پار ایک فرسخ کے فاصلے پر بخارا کے قریب ایک گاؤں میں ۲۳۱ھ = ۸۴۶ء میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری سے اُن کی "الجامع الصَّحِیح" کو دو بار سنا۔ ۳۲۰ھ = ۹۳۲ء کو وفات پائی۔

[سیر اعلام النبلاء ۱۵: ۱۱-۱۳، ترجمہ: ۵، الاعلام ۷: ۱۴۸]

(۴) علی بن خشرم بن عبدالرحمٰن بن عطاء بن ہلال ابو الحسن المروزی۔ امام حافظ اور صدوق تھے۔......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کہا جاتا ہے کہ: سمعَ الجامع من البخاري سبعونَ ألفًا؛ لم يَبقَ أحَدٌ منهم سِوَى الفَرَبْرِي. [معجم البلدان ۴: ۲۴۶]

''امام بخاری سے اُن کی کتاب ''الجامعُ الصَّحِيح'' کو ستر ہزار لوگوں نے پڑھا' جن میں امام فَرَبْرِي سب سے آخری شاگرد ہیں۔''

حافظ ذہبی نے ''جن میں امام فَرَبْرِي سب سے آخری شاگرد ہیں'' پر استدراک کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: قد رواهُ بعد الفَرَبْرِي أبو طلحة منصور بن محمد البَزدَوي النَّسَفِي' وبقي إلى سَنَةِ تسع وعشرين وثلاث مئة. [سیر اعلام النبلاء ۱۵: ۱۲]

''امام فَرَبْرِي کے بعد امام ابوطلحہ منصور بن محمد بزدوی نسفی (۱) نے الجَامِعُ الصَّحِيح کو امام بخاری سے پڑھا جو ۳۲۹ھ تک زندہ رہے۔''

......بشر حافی کے بھانجے ہیں۔ ۱۶۰ھ کو پیدا ہوئے۔ مرو' ہراۃ اور ماوراء النہر کے علاقوں میں علو اسناد کے حامل تھے۔ رمضان ۲۵۷ھ کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۱: ۵۵۲' ترجمہ: ۱۶۵]

(۱) منصور بن محمد بن علی بن قرینة بن سوید/ سَوِيَّة البزدي ابوطلحہ۔ قصبہ بَزْدَة کے امیر ہونے کے ناطے البزدي کہلائے۔ امام ابن ماکولا لکھتے ہیں: حَدَّثَ عن محمد بن إسماعيل بكتاب الجامع الصَّحيح ' و هو آخر مَن حَدَّثَ به عنه' وكان ثقةً. تُوُفِّيَ سنةَ تسع وعشرين و ثلاثمائة. [الإكمال في رفع الإرتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنى والأنساب ۷: ۲۴۳' سیر اعلام النبلاء ۱۵: ۲۷۹]

''امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اُن کتاب الجامع الصَّحيح پڑھی۔ یہی امام بخاری سے اُن کی کتاب الجامع الصَّحيح کے آخری راوی ہیں۔ ثقہ تھے اور ۳۲۹ھ کو وفات پا گئے۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

امام بخاری

ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرۃ بن بَرْدِزْبَہ (۱) بخاری

[ولادت: ۱۳ شوال ۱۹۴ھ = ۱۹ جولائی ۸۱۰ء؛ وفات: شوال ۲۵۶ھ = یکم ستمبر ۸۷۰ء]

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: وُلِدَ في شوال سنة أربع وتسعين ومائة، وأول سماعه سنة خمس ومأتين. وحفظ تصانيف ابن المبارك، وحُبِّبَ إليه العلم من الصِّغَر، وأعانَه عليه ذَكاؤُه المفرط، ونشأ يتيمًا، وكان ابوه من العلماء الوَرِعِينَ.

[تاریخ الاسلام ۶: ۶۷۹، ترجمہ: ۹۵۵ھ]

"۱۹۴ھ کو شوال کے مہینے میں پیدا ہوئے اور ۲۰۵ھ میں حدیث کی سب سے پہلی سماع کی سعادت حاصل کی۔ ابن المبارَک کی تصانیف کو زبانی یاد کیا، ان کے دل بچپن سے علم کی محبت ڈال دی گئی تھی، اور اس پر ان کے تیز ذہن نے ان کی مدد کی۔ یتیمی کی حالت میں

---

(۱) حافظ ابن عدی لکھتے ہیں: بَرْدِزْبَہ مجوسی تھے، اور اسی پر مرے۔ مغیرۃ بن بَرْدِزْبَہ نے بخارا کے والی یمان جعفی کے ہاتھ اسلام قبول کیا تھا، جو محدث عبداللہ بن محمد بن جعفر بن یمان جعفی مسندی کے جدامجد تھے، اور اسی وِلاء کی نسبت سے جعفی کہلائے۔ عبداللہ بن محمد بن جعفر بن یمان کو مسندی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جوانی اور طالب العلمی کے زمانے ہی سے مسنَد [باسند] حدیث کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔

[الکامل فی ضعفاء الرجال ۱: ۲۲۷]

عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پور لکھتے ہیں: بَرْدِزْبَہ: معنی آں بفارسی کشاورز است۔

[منتہی الارب فی لغۃ العرب ۱: ۶۸]

"فارسی زبان میں بَرْدِزْبَہ کا معنیٰ "زمیندار" کے ہیں۔"

امام مرتضیٰ زَبیدی لکھتے ہیں: هِيَ كَلِمَةٌ فارسِيَّةٌ معناها: الزَّرَّاع، كذا يقوله أهل بخارَى. قلتُ: ولعله من الفارِسِيَّةِ المهجورةِ الغيرَ دَرِيَّة. [تاج العروس من جواہر القاموس ۲: ۲۹]

"بَرْدِزْبَہ فارسی زبان کا کلمہ ہے۔ اہل بخارا کہتے ہیں کہ اس کا معنیٰ "زمیندار" کے ہیں۔ میں [امام مرتضیٰ زَبیدی] کہتا ہوں: شاید یہ مہجور و متروک فارسی زبان ہے، جو "دری فارسی" کے علاوہ دوسری زبان ہے۔"

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

پرورش پائی' ان کے والد ماجد پرہیز گار علماء میں سے تھے۔''

آگے لکھتے ہیں کہ: وحَدَّث بالحجاز' والعراق' وخراسان' وماوراء النهر' و كتبوا عنه' وما في وجهه شَعرَةٌ. [تاریخ الاسلام ۶: ۱۸۰' ترجمہ: ۷۹۵۵]

''حجاز مقدس' عراق' خراسان اور ماوراء النہر میں حدیث کا درس دیا' اور لوگوں نے ان سے اس وقت لکھا جب ان کے چہرہ پر ایک بال بھی نہیں آیا تھا۔''

حافظ ابن خزیمہ (۱) کہتے ہیں: مَا رَأَيْتُ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَآءِ أَعْلَمَ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلِ الْبُخَارِيِّ .

[تہذیب الاسماء واللغات ۱: ۷۵' سیر اعلام النبلاء ۱۲: ۴۳۱]

''میں نے آسمان کے سطح کے نیچے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا۔''

یحییٰ بن جعفر بیکندی (۲) کہتے ہیں: لَوْ قَدَرْتُ أَنْ أَزِيْدَ فِي عُمُرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ مِنْ عُمُرِي لَفَعَلْتُ' فَإِنَّ مَوْتِي يَكُوْنَ مَوْتَ رَجُلٍ وَاحِدٍ' وَمَوْتُهُ ذِهَابُ الْعِلْمِ.

[تہذیب الکمال ۲۴: ۴۶۰]

''اگر میں اپنی عمر میں سے محمد بن اسماعیل بخاری کی عمر میں اضافہ کرنے کی قدرت رکھتا تو میں یہ اضافہ کر لیتا کیونکہ میری موت ایک شخص کی موت ہے' اور ان کی موت علم کا ختم ہو جانا ہے۔''

---

(۱) محمد بن اسحاق بن خزیمہ' سُلَمِي [بضم السین وتشدید اللام] ابو بکر۔ اپنے دور میں نیشاپور کے امام تھے۔ فقیہ' مجتہد اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ ۲۲۳ھ = ۸۳۸ء کو نیشاپور میں پیدا ہوئے اور وہیں ۳۱۱ھ = ۹۲۴ء کو وفات پائی۔ عراق' شام' جزیرہ اور مصر کے سفر کیے۔ امام الائمہ کے لقب سے مشہور ہیں۔ تصانیف کی تعداد تقریباً ۱۴۰ ہے۔ [طبقات الشافعیۃ الکبری ۳: ۱۰۹' الاعلام ۶: ۲۹]

(۲) یحییٰ بن جعفر بن اَعْیَن اَزدی بارِقی ابو زکریا بخاری بیکندی / باکندی۔ امام بخاری کے استاذ ہیں۔ شوال ۲۴۳ھ میں وفات پائی۔ [الثقات ۹: ۲۶۸]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سنن ابی داود کو

ابو طاہر الکردی سے پڑھا، انہوں نے حسن عجیمی (۱) سے پڑھا، انہوں نے عیسیٰ المغربی (۲) سے، انہوں نے احمد بن محمد خفاجی (۳) سے، انہوں نے بدر الدین حسن

---

(۱) حسن بن علی بن یحییٰ ابو الاسرار/ ابو البقاء۔ یمانی الاصل ہیں۔ مؤرخ اور علمائے حدیث میں سے ہیں۔ ۱۰۴۹ھ=۱۶۳۹ء کو مکۃ المکرمۃ میں پیدا ہوئے۔ حنفی مسلک سے وابستہ تھے۔ کئی علمی کتابیں لکھیں۔ ۱۱۱۳ھ=۱۷۰۲ء کو طائف میں وفات پائی۔ [فہرس الفہارس ۱:۲۰۹، الاعلام ۲:۲۰۵]

(۲) عیسیٰ بن محمد بن محمد بن احمد الجعفری۔ منسوب الیٰ جعفر بن ابی طالب۔ جار اللہ ابو المہدی۔ اپنے زمانے میں اکابر فقہائے مالکیہ میں سے تھے۔ الجزائر کے "وطن الثعالبة" سے تعلق تھا۔ المغرب کے شہر "زواوۃ" میں ۱۰۲۰ھ=۱۱۱۶ء کو پیدا ہوئے۔ وہاں پلے بڑھے۔ طلب علم کے حصول کے لیے سفر اختیار کی۔ مکۃ المکرمۃ میں ٹھہرے اور وہاں ۱۰۸۰ھ=۱۶۶۹ء کو وفات پائی۔

[فہرس الفہارس ۲:۸۰۶، ترجمہ: ۴۴۹، الاعلام ۵:۱۰۸]

علامہ عبدالحی بن عبدالکبیر الکتانی لکھتے ہیں: لو قيلَ: إنَّ مشايخه كانوا يستفيدون منه أكثر مما يستفيدُ منهم لم يبعد، لأنَّ غالب استفادته منهم إنما هي الرواية وهم يستفيدون منه في درايته وتحقيق معانيه. [فہرس الفہارس ۲:۸۰۷]

"اگر کہا جائے کہ المغربی کے اساتذہ اُن سے زیادہ استفادہ کرتے ہیں بنسبت اُس استفادہ کے جو المغربی اپنے اساتذہ کرتے ہیں تو کچھ بعید نہیں ہوگا اس لیے کہ المغربی اُن سے صرف روایت لینے میں استفادہ کرتے ہیں اور اُن کے اساتذہ حدیث کی سند اور اُس کے معانی کی تحقیق لینے میں استفادہ کرتے ہیں۔"

(۳) احمد بن محمد بن عمر شہاب الدین خفاجی مصری۔ خفاجۃ قبیلہ کی نسبت سے خفاجی کہلائے۔ قاہرہ کے نواح میں ۹۷۷ھ=۱۵۶۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ماموں ابوبکر شنوانی سے حاصل کی اور اُن سے فقہ حنفی اور فقہ شافعی پڑھی۔ روم ایلی کے عہدہ قضاء پر بھی فائز رہے ہیں، جس کے بعد ترقی کرکے سلطان مراد کے زمانے میں اُسکوب کے قاضی ہوگئے۔ معزول ہو جانے کے بعد شام اور حلب کے سفر کیے۔ مصر واپس آکر پھر قاضی بنادیے گئے اور مصر ہی میں ۱۰۶۹ھ=۱۶۵۹ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔

[خلاصۃ الاثر ۱:۳۳۱، فہرس الفہارس ۱:۳۷۷، ترجمہ: ۱۷۵، الاعلام ۱:۲۳۸]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

کرخی (۱) سے پڑھا انہوں نے جلال الدین سیوطی سے (۲) انہوں نے محمد بن مقبل حلبی (۳) سے انہوں نے صلاح بن ابی عمر مقدسی (۴) سے انہوں نے

(۱) محمد بن محمد الکرخی بدر الدین الشافعی۔ ۹۱۰ھ = ۱۵۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ عالم باعمل، فاضل، فقیہ، مفسر اور محدث تھے۔ مصر میں شہرت پائی اور وہیں ۱۰۰۶ھ = ۱۵۹۸ء کو وفات پائی۔

[خلاصۃ الاثر ۴: ۱۵۲، الاعلام ۷: ۶۱]

(۲) عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین، خضیری، سیوطی، جلال الدین۔ ۸۴۹ھ = ۱۴۴۵ء کو پیدا ہوئے۔ پانچ سال کے تھے کہ والد کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ قاہرہ میں پلے بڑھے۔ چالیس سال کی عمر میں دریائے نیل کے روضۃ المقیاس میں عزلت نشین ہوئے اور وہیں اپنی اکثر کتابیں لکھیں امراء اور شرفاء ان سے ملنے وہاں آتے اور وظائف وتحائف پیش کرتے مگر آپ کسی سے ملتے اور نہ وظیفہ یا تحفہ قبول کرتے۔ ۹۱۱ھ = ۱۵۰۵ء کو وفات پائی۔ [شذرات الذہب ۱۰: ۷۴، الاعلام ۳: ۳۰۱]

(۳) محمد بن مقبل بن عبداللہ الحلبی الصیر فی۔ ۷۷۹ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم وتربیت ہوئی۔ کم وبیش ۸۰ شیوخِ حدیث سے علم حاصل کیا۔ جامع حلب کے قیم اور مؤذن تھے اور اسی مسجد میں حدیث کا درس دیا کرتے تھے۔ ۸۷۰ھ کو وفات پائی۔ [فہرس الفہارس ۲: ۵۴۹، ترجمہ: ۳۰۱]

حافظ سیوطی نے رجب ۸۶۹ھ کو مصر سے خط لکھ کر اُن سے روایتِ حدیث کی اجازت مانگی تھی اور آئندہ سال اسی ماہِ رجب ۸۷۰ھ میں اُن کی وفات ہوگئی۔ حافظ سیوطی کو جب اُن کی وفات کی خبر ملی تو حسبِ ذیل دو شعر کہے:

في عام سبعين بعدها سنة　　بعد ثمان مائة بالحصر

لم يبقَ في الزمان مَن قيلَ له　　أخبركم واحد عن الفخر

[المُنْجَمْ في المُعْجَم، معجم شيوخ السيوطي: ۲۲۰، ترجمہ: ۱۷۹]

''۸۶۹ھ کو کوئی ایک بھی محدث باقی نہیں رہا جس کے متعلق کہا جاسکے کہ وہ فخر الدین علی بن محمد بن احمد البخاری سے روایت کرتا ہے۔''

(۴) محمد بن احمد بن العز ابراہیم بن عبداللہ بن عمر المقدسی صلاح الدین مُسْنِدُ الدُّنْيا۔ ۶۸۴ھ کو پیدا ہوئے۔ فخر الدین علی بن محمد بن احمد بن البخاری اور ابن الکمال کے شاگرد رہے ہیں۔ ۱۴ شوال ۷۸۰ھ کو وفات پا گئے۔ [المجمعُ المؤسَّس للمعجم المُفَهرَس ۲: ۶۳۱، ترجمہ: ۳۳۹، إنباءُ الغُمرِ بأبناءِ العُمر ۱: ۲۸۸]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

علی بن محمد بن احمد ابن البخاری (۱) سے، انہوں نے عمر بن محمد بن طبرزد بغدادی (۲) سے، انہوں نے دو اساتذہ: ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی (۳) اور مفلح بن احمد محمد دومی (۴) سے، ان دونوں نے احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی (۵) سے،

---

(۱) علی بن احمد بن عبدالواحد سعدی مقدسی صالحی حنبلی فخر الدین ابوالحسن المعروف بابن البخاری۔ اپنے زمانے میں حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ ۵۹۵ھ=۱۱۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ حافظ ذہبی محدث الاسلام اور مسند العصر جیسے القاب سے یاد کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ فقیہ، عالم، فاضل، کامل العقل، متین الورع اور محدثین کا اکرام کرنے والے تھے۔ ۶۹۰ھ=۱۲۹۱ء کو دمشق میں وفات پا گئے۔ [معجم شیوخ الذہبی: ۳۵۷، ترجمہ: ۵۱۳، المعجم المختص بالمحدثین: ۱۵۹، ترجمہ: ۱۹۴، الاعلام ۴: ۲۵۷]

(۲) عمر بن ابی بکر محمد بن معمر بن احمد بن یحییٰ بن حسان المؤدب المعروف بابن طبرزد موفق الدین بغدادی ۵۱۶ھ=۱۱۲۳ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے میں مشہور محدث تھے۔ بغداد، اربل، موصل، حران، حلب اور دمشق میں احادیث کے درس دیے۔ ۶۰۷ھ=۱۲۱۰ء کو بغداد میں وفات پائی۔ طَبَـرْزَدْ، شکر کی ایک قسم ہے۔ کثیر المزاح تھے۔ [وفیات الاعیان ۳: ۴۵۲، ترجمہ: ۴۹۹، الاعلام ۵: ۶۱]

(۳) ابراہیم بن محمد بن منصور بن عمر ابو بدر الکرخی الشافعی۔ تقریباً ۴۵۰ ہجری کو پیدا ہوئے۔ کرخ جدان سے تعلق تھا۔ ابو حامد اسفرائینی کے مکان میں رہائش تھی۔ معمر، شیخ اور صالح تھے۔ چلنے پھرنے سے عاجز تھے۔ ۲۹ ربیع الاول ۵۳۹ھ=۳۰ ستمبر ۱۱۴۴ء کو وفات پائی۔

[تاریخ الاسلام ۱۱: ۳۱۱، ترجمہ: ۱۹۷۵۹]

(۴) مفلح بن احمد بن محمد دومی بغدادی ورّاق۔ ۴۵۷ھ=۱۰۶۵ء کو پیدا ہوئے۔ مرکزِ فقہاء کرخ میں بیٹھا کرتے تھے۔ ۵۳۷ھ=۱۱۴۲ء کو وفات پائی۔ [تاریخ الاسلام ۱۱: ۲۹۴، ترجمہ: ۱۹۶۹۸]

دُومِي: دومۃ الجندل کی طرف نسبت ہے۔ یہ بستی دمشق سے سات منزل کی مسافت پر واقع ہے۔ دوم بن اسماعیل بن ابراہیم کی نسبت سے موسوم ہے۔ [معجم البلدان ۲: ۴۸۷]

(۵) احمد بن علی بن ثابت، بغدادی، ابوبکر، خطیب، حافظ حدیث اور مؤرخ اسلام تھے۔ ۳۹۲ھ=۱۰۰۲ء کو غُزَیہ [بالتصغیر] میں پیدا ہوئے، جو مکہ مکرمہ اور کوفہ کے بالکل درمیان میں مساوی مسافت پر واقع ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر تھے اور وہیں ۴۶۳ھ=۱۰۷۲ء کو وفات پائی۔

[سیر اعلام النبلاء ۱۸: ۲۷۰، الاعلام ۱: ۱۷۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انہوں نے قاسم بن جعفر بن عبد الواحد ہاشمی (۱) سے، انہوں نے محمد بن لؤلؤی (۲) سے اور انہوں نے امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (۳) سے پڑھا تھا۔

---

(۱) قاسم بن جعفر بن عبد الواحد بن عباس بن عبد الواحد ابو عمر ہاشمی۔ ۳۲۲ھ=۹۳۴ء کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔ جلیل القدر محدثین سے کسب فیض کیا۔ خطیب بغدادی کے استاذ رہے ہیں۔ خطیب نے اُن کے بارے میں لکھا: ثقہ اور امین تھے۔ بصرہ میں عہدۂ قضاء پر رہے ہیں۔ میں نے اُن سے بصرہ میں سنن ابی داود کا سماع کیا تھا۔ امام سمعانی لکھتے ہیں: آپ امام ابوداود سجستانی سے اُن کی سنن کے آخری راوی تھے۔ ۴۱۴ھ=۱۰۲۳ء کو وفات پا گئے۔

[الانساب ۵: ۱۴۷، تاریخ بغداد ۱۲: ۴۴۶، ترجمہ: ۶۹۳۵]

(۲) محمد بن احمد بن عمرو اللؤلوی البصری۔ حافظ ابوبکر محمد بن عبد الغنی بغدادی ابن النقطہ حنبلی لکھتے ہیں:

كان أبو علي اللؤلوي قد قرأ هذا الكتابَ على أبي داود عشرينَ سَنَةً، وكان يسمّي وَرَّاقه، والوَرَّاقُ عندهم: القارئ، وكان هو القارئ لكل قوم يسمعونه.

[التقييد لمعرفة الرُّواةِ والسنن والمَسَانيد ۱: ۳۳]

"ابو علی لؤلوی نے یہ کتاب السنن امام ابوداود کو بیس سال پڑھ کر سنائی۔ موصوف کو امام ابوداود کا وَرَّاق کہا جاتا ہے، اور وَرَّاق اُن [محدثین] کی اصطلاح میں قاری کو کہا جاتا تھا۔ ہر وہ جماعت جو امام ابوداود سے السنن سنتی تھی، یہ اُن کا قاری ہوتا تھا۔"

موصوف چونکہ موتیوں کا کاروبار کرتے تھے اس لیے لؤلوی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ۳۳۳ھ کو وفات پا گئے۔ [الوافی بالوفیات ۲: ۳۹، ترجمہ: ۳۰۴]

(۳) سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر، ابوداؤد، ازدی، سجستانی، اپنے زمانے میں حدیث کے بہت بڑے عالم تھے، ان کی "السنن" اصول ستہ میں گنی جاتی ہے۔ ۲۰۲ھ=۸۱۷ء کو ولادت ہوئی۔ حصول علم کے لیے لمبے سفر کیے۔ ۲۷۵ھ=۸۸۹ء کو بصرہ میں وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۲: ۴۰۴، تاریخ بغداد ۹: ۵۶، ترجمہ: ۴۶۳۸، الاعلام ۳: ۱۲۲]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سنن ترمذی کو

ابو طاہر الکردی سے، انہوں نے محمد ابراہیم الکردی سے، انہوں نے سلطان المَزَّاحِي (۱) سے ، انہوں نے احمد بن خلیل سبکی (۲) سے ، انہوں نے محمد غیطی (۳) سے، انہوں نے زکریا بن محمد انصاری سے ، انہوں نے عبدالرحیم بن محمد الفرات القاہری الحنفی (۴) سے، انہوں نے عمر بن حسن المراغی (۵) سے، انہوں نے فخر الدین ابن البخاری سے، انہوں نے

---

(۱) سلطان بن احمد بن سلامۃ بن اسماعیل المَزَّاحِي المصری الشافعی۔ عالم وفاضل تھے۔ قاہرۃ میں شیخُ القُرَّاء تھے۔ مصر میں الدَّقْهَلية کے ایک گاؤں مَزَّاح کی طرف منسوب ہونے سے مَزَّاحِي کہلائے۔ ۹۸۵ھ = ۱۵۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ قاہرۃ میں علم حاصل کیا اور ۱۰۷۵ھ = ۱۶۶۴ء کو وہیں وفات پا گئے۔ [خلاصۃ الاثر ۲: ۲۱۰' الاعلام ۳: ۱۰۸]

(۲) احمد بن خلیل بن ابراہیم ناصر الدین شہاب الدین السُّبْكِيْ۔ مصری فاضل ہیں۔ ۹۳۹ھ = ۱۵۳۲ء کو پیدا ہوئے۔ کئی کتابیں لکھیں۔ ۱۰۳۲ھ = ۱۶۲۳ء کو وفات پا گئے۔

[خلاصۃ الاثر ۱: ۱۸۵-۱۸۶' الاعلام ۱: ۱۲۲]

(۳) محمد بن احمد بن علی السکندری الغَيْطِي الشافعی ابو المواہب نجم الدین۔ فاضل ہیں۔ اہل مصر میں سے ہیں۔ ۹۱۰ھ = ۱۵۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ ۹۸۱ھ = ۱۵۷۳ء کو وفات پا گئے۔ [فہرس الفہارس ۲: ۸۸۸' ترجمہ: ۵۰۵' الاعلام ۶: ۶]

(۴) عز الدین عبدالرحیم بن قاضی ناصر الدین محمد بن عبدالرحیم علی بن حسین المعروف بابن الفرات۔ ۷۵۹ھ = ۱۳۵۸ء کو قاہرۃ میں پیدا ہوئے۔ مصری فاضل ہیں۔ ۸۵۱ھ = ۱۴۴۸ء کو قاہرۃ میں وفات پا گئے۔ [فہرس الفہارس ۲: ۹۱۳' ترجمہ: ۵۲۸' الاعلام ۳: ۳۴۸]

مؤرخ ابن العماد لکھتے ہیں: حنفی فقیہ' امام' مُسنِد' معمر' محدث' مؤرخ اور سیّاح تھے۔ عز بن جماعۃ' صلاح صفدی اور ابن قاضی جبل سے اجازتِ حدیث مل گئی۔ [شذرات الذہب ۹: ۳۹۳]

(۵) عمر بن حسن بن مزید بن امیلۃ بن جمعۃ بن عیدان المراغی الحلبی الدمشقی۔ مسندِ زمانہ تھے۔ حدیث کے سنانے میں بڑے باہمت اور مستقل مزاج تھے۔ بارہا پورا پورا دن حدیث بیان کی۔ تقریباً پچاس برس تک حدیث کا درس دیا۔ ۶۷۹ھ یا ۶۸۲ھ کو پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے اساطینِ علم سے کسبِ فیض کیا۔ ۷۷۸ھ = ۱۳۷۶ء کو وفات پا گئے۔ [الدرر الکامنۃ ۳: ۱۵۹' ترجمہ: ۳۷۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

عمرو بن طبرزد بغدادی سے، انہوں نے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سہل کروخی (۱) سے، انہوں نے محمود بن القاسم بن محمد ازدی سے (۲)، انہوں نے عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابی الجراح المروزی (۳) سے، انہوں نے محمد بن محبوب المحبوبی المروزی (۴) سے اور انہوں نے ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ ترمذی (۵) سے پڑھا۔

---

(۱) عبدالملک بن ابی القاسم عبداللہ بن سہل بن ابی القاسم بن ابی منصور بن ماخ الکروخی الہروی۔ ۵۴۸ھ کو کروخ میں پیدا ہوئے، جو "ہرات" سے دس منزل کی مسافت پر واقع ہے۔ "ہرات" میں علم حاصل کیا۔ امام سمعانی لکھتے ہیں: سمعتُ منه ببغداد وقرأتُ عليه جميع الجامع لأبي عيسى الترمذي، وسمع بقراءتي منه جماعة كثيرةٌ. [الانساب ۵: ۶۰-۶۱]

"میں نے اُن سے بغداد میں حدیث کا سماع کیا اور امام ابوعیسیٰ ترمذی کی پوری کتاب جامع ترمذی کو اُن سے پڑھا اور میری اِس قراءت کو ایک بڑی جماعت نے سنا ہے۔"

۵۴۸ھ = ۱۱۵۴ء کو وفات پائی۔ [الانساب ۵: ۶۰-۶۱]

(۲) محمود بن القاسم بن ابی منصور محمد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن محمد المہلبی الہروی الشافعی۔ ۴۰۰ھ کو پیدا ہوئے۔ نامور فقہاء اور محدثین سے علم حاصل کیا۔ حدیث کے درس دیے اور عہدۂ قضاء پر بھی فائز رہے ہیں۔ عدیم النظیر، زاہد و عابد اور عفیف تھے۔ جامع ترمذی کے جراحی سے راوی ہیں۔ جلیل القدر، کبیر المحل اور عالم و فاضل تھے۔ ۴۸۷ھ = ۱۰۹۴ء کو وفات پائی۔

[تاریخ الاسلام ۱۰: ۴۴۹، ترجمہ: ۱۸۰۹۴]

(۳) عبدالجبار بن محمد بن عبداللہ بن ابی الجراح مرزبانی مروزی۔ حافظ ذہبی نے حافظ ابوالعباس الاصم کے تذکرہ میں انہیں مُسْنِدُ مَرْو اور صَاحِبُ التِّرمذِيِّ سے یاد کیا ہے۔ [تذکرۃ الحفاظ ۳: ۸۶۳]

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں: ۳۳۱ھ کو "مرو" میں پیدا ہوئے۔ ۴۰۹ھ کو "ہرات" چلے گئے۔ ۴۱۲ھ کو وفات پا گئے۔ [تاریخ الاسلام ۹: ۳۶۳-۳۶۴، ترجمہ: ۱۵۲۳۲]

(۴) محمد بن احمد بن محبوب بن فضیل ابوالعباس محبوبی مروزی۔ اُن کی ولادت ۲۴۹ھ کو ہوئی۔ سنن ترمذی کو امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں۔ ۳۴۶ھ = ۹۵۷ء کو وفات پائی۔

[تاریخ الاسلام ۸: ۳۰۹، ترجمہ: ۱۲۳۹۶]

(۵) محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ، بوغی، ترمذی، ابوعیسیٰ، علماء و حفاظِ حدیث میں تھے۔ دریائے......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سنن نسائی کو

ابوطاہر الکردی سے، انہوں نے احمد قشاشی سے، انہوں نے احمد بن علی بن عبدالقدوس شناوی سے، انہوں نے شمس الدین محمد بن احمد بن محمد رملی سے، انہوں نے زین الدین زکریا سے، انہوں نے عبدالرحیم بن محمد بن فرات سے، انہوں نے عمر بن ابی الحسن المراغی سے، انہوں نے فخر الدین ابن البخاری سے، انہوں نے احمد بن محمد اللبان (۱) سے، انہوں نے حسن بن احمد الحداد (۲) سے' انہوں نے احمد بن محمد بن حسین الکسّار (۳) سے، انہوں نے ابوبکر ابن السنی (۴) سے اور انہوں نے حافظ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی

...... جیحون کے قریب ترمذ میں رہائش پذیر تھے۔ ۲۰۹ھ = ۸۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ خراسان' عراق اور حجاز کے سفر کیے۔ ترمذ میں ۲۷۹ھ = ۸۹۲ء کو وفات پائی۔

[الانساب ۱:۴۵۹' تذکرۃ الحفاظ ۲:۶۳۳' الاعلام ۶:۳۲۲]

(۱) احمد بن محمد بن محمد تمیمی اللّبّان اصبہانی۔ اینٹیں بنانے کی نسبت سے اللّبّان کہلائے۔ ۵۹۷ھ = ۱۲۰۱ء کو اِن کی وفات ہوئی۔ مسند عجم اور ابوعلی حداد سے بکثرت روایت کرنے والے تھے۔

[شذرات الذہب فی اخبار مَن ذہب ۶:۵۳۶]

(۲) ابوعلی حسن بن احمد بن حسن بن احمد بن محمد بن مہرۃ الحداد الاصبہانی۔ شیخ' عالم' ثقہ' صدوق اور اہل قرآن میں سے تھے۔ طویل عمر پائی۔ اُن کے والد جب دوکان پر کام لگانے جاتے تو انہیں بھی ساتھ لے جاتے اور حافظ ابونعیم کی مسجد میں اُنہیں چھوڑ دیتے۔ حافظ ابونعیم سے انہوں نے کافی کچھ سیکھ لیا تھا۔ ۴۱۹ھ = ۱۰۲۸ء کو اصفہان میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے وہ عزت دیکھی جس کا مشاہدہ اسی زمانے میں کسی نے نہیں کیا۔ ۵۱۵ھ = ۱۱۲۲ء کو اصبہان میں وفات پائی۔

[التّحبیر في المعجم الکبیر ۱:۵۲-۵۳' ترجمہ: ۹۷]

(۳) احمد بن حسین بن محمد بن عبداللہ بن بوّان قاضی ابونصر دینوری۔ صدوق اور صحیح السماع ہیں۔ امام ابوبکر ابن السنی سے سنن نسائی کی سماعت کی۔ ۴۳۳ھ = ۱۰۴۲ء کو وفات پا گئے۔

[تاریخ الاسلام ۹:۵۹۷' ترجمہ: ۱۶۱۳۳' شذرات الذہب ۵:۱۵۹]

(۴) ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق' ابن السنی الدینوری الشافعی۔ مشہور عالم حدیث ہیں۔ اُنہوں نے ......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

النسائی (۱) سے پڑھا۔

...... اسّی سال سے زیادہ عمر پائی اور ۳۶۴ھ = ۹۷۴ء کو وفات پائی۔ علم حدیث کی تحصیل کے لیے اکثر سفر میں رہتے تھے۔ اُنہوں نے کئی کتابیں لکھیں۔ امام نسائی کے شاگرد رہے ہیں۔

[طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ۳: ۳۹، الاعلام ۱: ۲۰۹]

(۱) احمد بن علی بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار، ابو عبدالرحمٰن نسائی، قاضی اور حافظ حدیث تھے۔ خراسان کے نَسا ء نامی گاؤں میں ۲۱۵ھ = ۸۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ حصولِ علم کے لیے لمبے لمبے سفر کیے۔ مصر میں رہائش پذیر ہوئے، وہاں کے مشایخ نے ان سے حسد کرنا شروع کیا اور انہیں رملہ، فلسطین جانے پر مجبور کیا۔ ۳۰۳ھ = ۹۱۵ء کو وفات پائی۔ بیت المقدس میں دفن کیے گئے۔

[وفیات الاعیان ۱: ۷۷-۷۸، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۶۹۸، الاعلام ۱: ۱۷۱]

امام نسائی کی وفات کیسے ہوئی؟

امام حاکم لکھتے ہیں: مجھے محمد بن اسحاق اصبہانی نے روایت بیان کی کہ میں نے مصر میں اپنے اساتذہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: أن أبا عبدالرحمن فارَقَ مصرَ في آخر عمره وخرج إلى دمشق فَسُئِلَ بها عن معاوية بن أبي سفيان وماروي من فضائله فقال: لا يرضى معاوية رأسًا برأسٍ حتى يفضل؟ قال: فمازالوا يدفعون في حضنيه حتى أخرج من المسجد ثم حُمِلَ إلى الرملة ومات بها سنة ثلاث وثلاث مائة، وهو مدفون بمكة.

[معرفة علوم الحديث وكمية اجناسه: ۲۸۲-۲۸۳، روایت: ۱۸۲]

"ابوعبدالرحمٰن نَسائی نے آخری عمر میں مصر کو الوداع کہا اور دمشق چلے گئے۔ وہاں اُن سے سیدنا معاویہ بن سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما اور اُن کے بارے میں وارِد فضائل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: کیا سیدنا معاویہ ؓ اس پر راضی نہیں کہ اُن کا معاملہ برابر سرابر ہو، چہ جائے کہ انہیں فضیلت دی جائے؟ پھر کہا: لوگ انہیں سینے [یا خصیوں] پر مارتے رہے حتیٰ کہ انہیں مسجد سے نکال دیا گیا پھر انہیں اُٹھا کر رملہ لے جایا گیا جہاں ۳۰۳ ہجری کو وفات پا گئے۔ آپ مکۃ المکرمۃ میں دفن ہوئے۔"

حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں: هذه الحكاية لاتدلّ على سوء اعتقادِ أبي عبد الرحمن في معاوية بن أبي سفيان، وإنماتدل على الكَفِّ عن ذِكْرِهِ بِكُلِّ حالٍ، فقد رُوِيَ عن أبي عبد الرحمن النسائي عن معاوية بن أبي سفيان صاحب رسول الله ﷺ فقال: إنما الإسلام كدارٍ لها البابُ فَبابُ الإسلام: الصَّحابةُ، مَن آذَى الصَّحابَةَ إنما أرادالإسلامَ كمن نقر الباب إنمايريد.....

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

...... دخول الباب، قال: فمن أراد معاوية فإنما أراد الصّحابَة.

[تاریخ ابن عساکر ۷۱:۱۷۵-۱۷۶، ترجمہ: ۹۶۵۰، مختصر تاریخ لابن عساکر، از ابن منظور ۳:۱۰۳، تہذیب الکمال ۱:۳۳۸، سیر اعلام النبلاء ۱۴:۱۳۲-۱۳۳]

''یہ حکایت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام نسائی کچھ برا عقیدہ رکھتے تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں، بہر حال خاموش رہا جائے اس لیے کہ امام نسائی ہی سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ اسلام ایک گھر جیسا ہے اور اس کا دروازہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذیت دینے والا اصل میں اسلام کو نقصان دینا چاہتا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہے جیسا کہ دروازہ پر دستک دینے والا گھر کے اندر داخل ہونا چاہتا ہے۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بری نظر سے دیکھنے والا اصل میں سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بری نظر سے دیکھتا ہے۔''

امام نسائی کے شاگرد علامہ ابن یونس صدفی مصری لکھتے ہیں: كان إمامًا في الحديث ثقة ثبتًا حافظًا و كان خروجه من مصر في ذي القعدة سنة اثنتين و ثلاث مائة و توفي بفلسطين يوم الاثنين لثلاث عشرة خلت من صفر سنة ثلاث و ثلاث مائة.

[تاریخ ابن یونس مصری = تاریخ الغرباء ۲:۲۴، ترجمہ: ۵۵]

''امام نسائی حدیث میں امام، ثقہ، ثبت اور حافظ تھے۔ آپ ذوالقعدہ ۳۰۲ھ کو مصر سے روانہ ہوئے اور ۳۰۳ھ کو بروز سوموار فلسطین میں فوت ہوئے۔''

کئی لوگوں نے یہ سوال اُٹھایا ہے کہ امام نسائی کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی جہاں صفا و مروہ کے درمیان دفن کیے گئے یا اُن کی وفات فلسطین میں ہوئی؟ سو اِس بارے میں امام حاکم اور امام دارقطنی کی رائے تو یہ ہے کہ اُن کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی ہے۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۴:۱۳۲-۱۳۳]

لیکن امام نسائی کے شاگرد علامہ ابن یونس صدفی مصری لکھتے ہیں کہ آپ کی وفات فلسطین میں ہوئی ہے۔ [تاریخ ابن یونس مصری = تاریخ الغرباء ۲:۲۴، ترجمہ: ۵۵]

جس پر حافظ ذہبی لکھتے ہیں: قلتُ: هذا أصَحُّ، فَإنَّ ابن يونس حَافِظٌ يَقِظٌ، وقد أخذ عن النَّسائي، وهو بِهِ عَارِف. [سیر اعلام النبلاء ۱۴:۱۳۳]

''میں [حافظ ذہبی] کہتا ہوں: یہ سب سے زیادہ صحیح قول ہے اس لیے کہ ابن یونس نہایت بیدار حافظ ہیں اور چونکہ امام نسائی کے شاگرد رہے ہیں اس لیے وہ دوسرے لوگوں کی بنسبت اُن کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔''

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سنن ابن ماجہ کو

ابو طاہر الکردی سے، انہوں نے احمد قشاشی سے، انہوں نے احمد بن علی بن عبد القدوس شناوی سے، انہوں نے محمد بن احمد بن محمد رملی سے، انہوں نے زین الدین زکریا سے، انہوں نے ابن حجر عسقلانی سے، انہوں نے علی بن ابی المجد دمشقی (۱) سے، انہوں نے ابوالعباس حجار سے، انہوں نے انجب بن السعادات (۲) سے،

...... امام نسائی سے متعلق اس پوری روایت کا دارومدار ''مَشَایِخَنَا'' پر ہے جن میں سے کسی ایک کا نام بھی مذکور نہیں اس لیے یہ روایت رُواۃ کے مجہول ہونے کی وجہ سے مردود اور نا قابل استدلال ہوئی اور امام نسائی کی طرف منسوب یہ واقعہ محض زیب داستاں کے لیے ہے اور بس!

(۱) علی بن محمد بن محمد بن ابی المجد دمشقی۔ ۷۰۷ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ ابن تیمیہ، حافظ ابن عساکر اور حافظ اسحاق آمدی جیسے اساطین علم سے کسب فیض کیا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں: قرأتُ و سمعتُ عليه سنن ابن ماجة و مسند الشافعي و تاريخ أصبهان وغير ذلك من الكتب الكبار و الأجزاء الصغار فأكثرتُ عنه، و كان صبورًا على التَّسميعِ ثابتَ الذِّهنِ ذاكرًا ينسخُ بخطه وقد جاوز التسعينَ، صحيح السمع و البصر، رجع إلى بلده فأقام بمنزله إلى أن مات في شهر ربيع الأول سنة ۸۰۰ھ. [إنباء الغُمْر بأبناء العُمْر ۳:۴۰۸، وفيات: ۸۰۰ھ]

''میں نے سنن ابن ماجہ، مسند شافعی اور تاریخ اصبہان وغیرہ چھوٹی بڑی بہت سی کتابوں کا اُن سے سماع کیا اور خوب کیا۔ موصوف احادیث کے سنانے میں بڑے صاحبِ استقامت رہے۔ مستقل مزاج اور ذکر تھے اپنے ہاتھ سے کتابیں نقل کرتے تھے حالانکہ نوے [۹۰] سال سے متجاوز تھے۔ بینائی اور شنوائی سب ٹھیک تھیں۔ وطن واپس آ کر اپنے مکان پر ٹھہرے رہے۔ ربیع الاول ۸۰۰ھ کو وفات پا گئے۔''

(۲) انجب بن ابو السعادات بن محمد بن عبد الرحمٰن بغدادی حمامی۔ ۵۵۴ھ کو پیدا ہوئے۔ جلیل القدر محدثین نے علم حاصل کیا اور درسِ حدیث میں بڑا نام پایا۔ حافظ ابن نقطہ، اسماعیل انماطی اور علی بن بلبان جیسے اساطین علم کو اُن سے تلمذ کا شرف حاصل ہے۔ ۶۳۵ھ = ۱۲۳۷ء کو وفات پائی۔ حافظِ ذہبی نے حافظ ابن النجار کے حوالے سے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ: حَدَّثَ بالكثيرِ وقصدَهُ الغرباءُ، و كان سماعه صحيحًا، و كان شيخًا لابأس به، حسن الأخلاق، عزيز النفس مع فقره، يلقي المحدثين بوجه طلق، ويصبرُ على طول قراء تهم وإبرامهم. [تاریخ الاسلام ۱۳:۸۷۸، ترجمہ: ۲۵۱۶۰] ......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انہوں نے طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی (۱) اور محمد بن حسین بن احمد مقومی قزوینی (۲) سے، انہوں نے قاسم بن ابی المنذر الخطیب (۳) سے، انہوں نے علی بن ابراہیم بن سلمہ بن بحر قطّان (۴) سے اور انہوں نے محمد بن یزید قزوینی (۵) سے پڑھا۔

...... ''کثرت سے حدیث بیان کرتے تھے۔ اُن کے پاس باہر کے طلباء آتے تھے۔ اُن کا سماع صحیح تھا۔ موصوف ایسے شیخ ہیں کہ اُن کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔ عمدہ اخلاق کے حامل اور بہت بزرگ شخص ہیں محدثین سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اور اُن کے طویل اور تھکانے والی قراءت پر جمے بیٹھے رہتے تھے۔ نہایت اچھی آدمی تھے۔ روایت کے دلدادہ اور با اخلاق تھے۔''

(۱) طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی ہمدانی ابوزرعہ۔ ۴۸۱ھ کو ''رے'' میں پیدا ہوئے۔ یہیں تعلیم پائی۔ اپنے والد حافظ محمد بن طاہر مقدسی سے احادیث کا سماع کیا۔ ۵۶۶ھ کو وفات پائی۔

[العِبَر فِي خَبَرِ مَن غَبَر ۳:۴۷]

(۲) محمد بن حسین بن ہیثم المقومی القزوینی۔ ۳۹۸ھ کو پیدا ہوئے۔ دینی علوم حاصل کیے۔ قزوین اور رے میں سنن ابن ماجہ کا درس دیتے رہے ہیں۔ کچھ عرصہ نیشاپور کے قاضی رہے ہیں۔ مسندِ قزوین کے نام سے شہرت تھی۔ ۴۸۴ھ کو وفات پا گئے۔ [تذکرۃ الحفاظ ۳:۱۱۹۶-۱۱۹۷ بذیل ترجمہ: ابن شغبۃ]

(۳) قاسم بن ابی المنذر الخطیب القزوینی۔ ۴۰۹ یا ۴۱۰ھ کو وفات پائی۔

[العِبَر فِي خَبَرِ مَن غَبَر ۲:۲۱۷]

(۴) علی بن ابراہیم بن سلمۃ بن بحر القزوینی ابوالحسن۔ ۲۵۴ھ کو پیدا ہوئے۔ علوم عربیہ کی تحصیل امام مبرد اور امام ثعلب سے کی۔ فقیہ، تمام علوم، تفسیر، نحو، لغت اور فقہِ قدیم کے عالم تھے۔ ۳۴۵ھ کو وفات پائی۔

[الإرشاد في معرفة علماء الحديث: ۳۱۸، ترجمہ: ۷۰۲]

(۵) محمد بن یزید ربعی [بفتح الراء والباء] قزوینی، ابوعبداللہ، ابن ماجہ۔ ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ ۲۰۹ھ = ۸۲۴ء کو پیدا ہوئے۔ حصولِ علم کے سلسلہ میں بصرہ، بغداد، شام، مصر، حجاز اور رَی کے اسفارِ بعیدہ وطویلہ اختیار کیے۔ سنن، تفسیر قرآن اور تاریخ قزوین کے مصنف ہیں ۲۷۳ھ = ۸۸۷ء کو وفات پائی۔

[وفیات الاعیان ۴:۲۷۹، تذکرۃ الحفاظ ۲:۶۳۶، العبر ۱:۳۹۴، الاعلام ۷:۱۴۴]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے موطأ امام مالک کو

محمد وفد اللہ مکی (۱) سے پڑھا، انہوں نے تین اساتذہ سے پڑھا:

۔اپنے والد محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان مغربی

۔حسن عُجَیْمِي

۔اور عبداللہ بن سالم بصری (۲) سے، ان آخری دونوں نے عیسیٰ مغربی سے، انہوں نے سلطان محمد بن احمد مَزَّاحِي سے، انہوں نے احمد بن خلیل سبکی اور محمد نجم الدین بن احمد غیطی سے، ان دونوں نے عبدالحق بن محمد سنباطی (۳) سے، انہوں نے حسن بن محمد بن ایوب حسنی النسابۃ (۴) سے، انہوں نے اپنے چچا حسن بن ایوب النسابۃ (۵) سے، انہوں نے محمد جابر

---

(۱) محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان الردانی المکی المالکی وفد اللہ۔ اپنے والد سے علم حاصل کیا۔ حرم مکہ میں درس کرتے آئے ہیں۔ [فہرس الفہارس ۱: ۴۲۸]

(۲) عبداللہ بن سالم بن محمد بن سالم بن عیسیٰ بصری۔ ۱۰۴۸ھ = ۱۶۳۸ء کو مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ بصرہ میں پلے بڑھے۔ شافعی فقیہ اور حدیث کے عالم ہیں۔ کئی مفید چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھیں۔ مکہ مکرمہ میں ۱۱۳۴ھ = ۱۷۲۲ء کو وفات پائی۔ [فہرس الفہارس ۱: ۱۹۳، نص: ۵۹، الاعلام ۴: ۸۸]

(۳) عبدالحق بن محمد بن محمد السنباطی شرف الدین۔ ۸۴۲ھ کو سنباط میں پیدا ہوئے۔ اکابر محدثین سے علم حاصل کیا۔ طویل عمر پائی۔ ۹۳۱ھ کو مکۃ المکرّمۃ میں وفات پائی۔
[فہرس الفہارس ۲: ۱۰۰۰، ترجمہ: ۵۶۹]

(۴) حسن بن محمد بن ایوب بن محمد بن حسن بن ادریس بن حسن بن علی بن عیسیٰ حسنی حسینی قاہری الشافعی۔ ۷۶۷ھ = ۱۳۶۵ء کے اواخر میں قاہرۃ میں پیدا ہوئے۔ یہیں تعلیم وتربیت پائی۔ بڑے علماء سے علم حاصل کیا۔ قاہرۃ میں درس دیا کرتے تھے۔ اخیر عمر میں آشوبِ چشم کی شکایت ہوئی تھی جس کی وجہ سے بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حافظ سخاوی نے سب سے پہلے انہی سے حدیث پڑھی تھی۔ ۸۶۶ھ = ۱۴۶۱ء کو قاہرۃ میں وفات پائی۔ [الضوء اللامع ۳: ۱۰۹، ترجمہ: ۱۳۵]

(۵) حسن بن محمد بن حسن بن ادریس بن حسن بن علی بن عیسیٰ بن علی حسنی حسینی شافعی۔ حافظ ابن حجر عسقلانی کے استاذ رہے ہیں۔ ۸۰۹ھ کو وفات پائی۔ [الضوء اللامع ۳: ۱۱۰، ترجمہ: ۱۳۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

الوادی آشی (۱) سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن ہارون قرطبی (۲) سے، انہوں نے احمد بن یزید قرطبی (۳) سے، انہوں نے محمد بن عبدالحق قرطبی (۴) سے، انہوں نے محمد بن فرج مولیٰ ابن الطلاع (۵) سے انہوں نے یونس بن عبداللہ بن

---

(۱) محمد بن جابر بن محمد بن قاسم بن حسان قیسی وادی آشی اندلسی مالکی شمس الدین ابن جابر۔ ۶۷۳ھ = ۱۲۷۴ء کو تونس میں پیدا ہوئے۔ ان کا وطن اصلی وادی آش ''Guadix'' تھا۔ حدیث کے عالم، اندلسی شاعر اور سیاح تھے۔ لسان الدین ابن الخطیب اور علامہ ابن خلدون کے استاذِ حدیث رہے ہیں۔ ۷۴۹ھ = ۱۳۴۸ء کو تونس میں وفات پائی۔ [الدرر الکامنۃ ۳: ۴۱۳-۴۱۴، ترجمہ: ۱۰۹۹، الاعلام ۶: ۶۸]

(۲) عبداللہ بن محمد بن ہارون بن محمد بن عبدالعزیز طائی قرطبی تونسی مالکی ابو محمد۔ رمضان ۶۰۳ھ = ۱۲۰۷ء کو پیدا ہوئے۔ اپنے قریبی رشتہ داروں سے ابتدائی علوم حاصل کیے اور اکابر اساتذہ سے علم کی تکمیل کی حافظ ذہبی اُنہیں ''مسند بلادِ مغرب'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ۷۰۲ھ = ۱۳۰۳ء کو تونس میں وفات پائی۔ [تذکرۃ الحفاظ ۴: ۱۴۸۳، الدرر الکامنۃ ۲: ۳۰۳، ترجمہ: ۲۲۳۴]

حافظ ابن حجر عسقلانی نے ناصر الدین غرناطی کے حوالے سے لکھا ہے کہ: شيخنا أبو محمد بن هارون فيه تَشَيُّعٌ وانْحِرَافٌ عن معاوية وأبي سفيان فَطَعَنَ عليهما نظمًا ونثرًا.

[الدرر الکامنۃ ۲: ۳۰۳، ترجمہ: ۲۲۳۴]

''ہمارے شیخ ابو محمد ہارون میں تشیع تھا اور وہ سیدنا معاویہ اور سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے منحرف تھے اور نظم و نثر میں اُن پر طعن کی ہے۔''

(۳) احمد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن احمد بن بقی بن مخلد اموی قرطبی مالکی ابو القاسم۔ ۵۳۷ھ = ۱۱۴۳ء کو قرطبہ میں پیدا ہوئے۔ عالم، قاضی، مصنف اور شاعر تھے۔ عربی علوم میں مہارت تھی۔ کئی مفید کتابیں لکھیں۔ ۶۲۵ھ = ۱۲۲۸ء کو وفات پائی۔ [فہرس الفہارس ۱: ۲۴۴، ترجمہ: ۹۲، الاعلام ۱: ۲۷۱]

(۴) محمد بن عبدالحق بن احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالحق خزرجی قرطبی۔ قرطبہ کے نامور محدث ابو عبداللہ بن الطلاع اور دیگر محدثین سے احادیث کا سماع کیا، مگر محدث ابو عبداللہ بن الطلاع سے موطأ کی روایت میں شہرت پائی۔ ۵۶۰ھ کو وفات پائی۔ [تاریخ الاسلام ۱۱: ۱۹۱، ترجمہ: ۲۰۹۷]

(۵) محمد بن فرج مولیٰ محمد بن یحییٰ البکری المعروف بابن الطلاع قرطبی مالکی۔ ۴۰۴ھ کو پیدا ہوئے۔ اپنے زمانے میں اکابر شیوخ کے باقیات میں سے تھے۔ اندلس کے مفتی اور مسند تھے۔ ۴۹۷ھ کو وفات پائی۔

[الصلۃ ۲: ۱۸۱، ترجمہ: ۱۲۴۹]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

مغیث صفار (۱) سے، انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن یحییٰ بن یحییٰ (۲) سے، انہوں نے عبید اللہ بن یحییٰ (۳) سے، انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ لیثی مصمودی اندلسی (۴) سے اور انہوں نے مالک بن انس (۵) سے موطأ سنی۔

---

(۱) یونس بن عبداللہ بن محمد بن مغیث ابوالولید المعروف بابن الصفار۔ اہل قرطبہ سے ہیں۔ اندلسی قاضی ہیں۔ ۳۳۸ھ = ۹۵۰ء کو پیدا ہوئے۔ صوفی اور علمائے حدیث میں سے تھے۔ ''بطلیوس'' اور اس کے گردونواح کے قاضی رہے ہیں۔ ۴۲۹ھ = ۱۰۳۸ء کو وفات پائی۔
[الصِّلَةُ ۲: ۲۸۰' ترجمہ: ۱۵۲۶' الاعلام ۸: ۲۶۲]

(۲) یحییٰ بن عبداللہ بن یحییٰ بن یحییٰ اللیثی ابوعیسیٰ۔ اہل قرطبہ سے ہیں۔ بَجّانة اور إلبيرَة کے قاضی رہے ہیں۔ ابن الفرضی لکھتے ہیں: اندلس کے تمام شہروں سے لوگ اُن کی طرف حدیث سننے کے لیے سفر کر کے آتے رہے۔ میں بھی ۳۶۶ھ کو موطأ کی احادیث سننے کے لیے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ ۳۶۷ھ کو اُن کی وفات ہوئی۔
[تاریخ العلماء والرواۃ للعلم بالاندلس ۲: ۱۸۹-۱۹۰' ترجمہ: ۱۵۹۷]

(۳) عبیداللہ بن یحییٰ بن یحییٰ اللیثی ابومروان۔ اپنے والد سے علم کو روایت کیا اور اندلس میں کسی اور سے سماع نہیں کیا۔ عاقل، کریم النفس، مالدار اور صاحبِ وجاہت تھے۔ قرطبہ کے فقیہ اور مسند اندلس تھے۔ ۱۰ رمضان ۲۹۸ھ کو وفات پائی۔ [تاریخ العلماء والرواۃ للعلم بالاندلس ۱: ۲۹۲-۲۹۳' ترجمہ: ۷۶۴]

(۴) یحییٰ بن یحییٰ بن ابی عیسیٰ کثیر بن وسلاس اللیثی بالولاء ابومحمد۔ اپنے زمانے میں اندلس کے سب سے بڑے عالم تھے۔ بربری الاصل ہیں۔ طنجہ کے مصمودۃ قبیلے سے تعلق تھا۔ ۱۵۲ھ = ۷۶۹ء کو پیدا ہوئے۔ جوانی میں امام مالک سے موطأ کی سماعت کی۔ مکہ اور مصر میں بھی علم حاصل کیا۔ ۲۳۴ھ = ۸۴۹ء کو قرطبہ میں وفات پائی۔ [تاریخ العلماء والرواۃ للعلم بالاندلس ۲: ۱۷۶-۱۷۸' ترجمہ: ۱۵۵۶' الاعلام ۸: ۱۷۶]

(۵) مالک بن اَنس بن مالک' اصبحی' حمیری ابوعبداللہ' امام دارالہجرۃ' ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ ۹۳ھ = ۷۱۲ء کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۷۹ھ = ۷۹۵ء کو وفات پائی۔ دینی امور میں متصلب اور امراء، وزراء اور سلاطین سے کوسوں دور رہتے تھے۔ [وفیات الاعیان ۴: ۱۳۵' الاعلام ۵: ۲۵۷]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میری صحیح مسلم کی سند

میں [سراج الاسلام بن عبدالمعبود بن خیر محمد بن گل محمد] نے صحیح مسلم کو غلام اللہ خان راولپنڈی (۱) سے پڑھا، انہوں نے شبیر احمد عثمانی سے (۲)، انہوں نے، ابواحمد محمد قاسم

---

(۱) غلام اللہ خان بن ملک فیروز خان بن ملک ستار خان تھا۔۱۳۲۲ھ=۱۹۰۴ء کو دریہ نزد حضرو ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔نویں جماعت تک عصری تعلیم حاصل کی۔دینی علوم کے حصول کا جذبہ پیدا ہوا تو گوجر خان، پنجاب کے ایک گاؤں ''جچہ'' کے مولانا احمد دین کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔کچھ ابتدائی کتابیں ہری پور، ہزارہ میں مولانا سکندر خان اور اُن کے بھائی مولانا اسماعیل سے پڑھیں۔پھر مولانا غلام رسول المعروف ''اَنْہی والا بابا'' سے معقول ومنقول کی کتابیں پڑھیں۔''اَنْہی''، ضلع گجرات [اب منڈی بہاؤالدین] کی تحصیل پھالیہ کا ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جہاں باباجی نے اپنی مسند تدریس بچھا رکھی تھی۔اس مدرسہ کا کوئی نام تھا، نہ عمارت، دفتر تھا نہ ریکارڈ، مگر شہرت اتنی تھی کہ ترکمانستان تک سے طلباء علم کے حصول کے لیے یہاں آتے تھے۔یہاں مولانا حسین علی صاحب سے شناسائی ہوئی کیونکہ اَنْہی بابا اُن ہی کے شاگرد تھے۔مولانا نے اُن سے قرآن مجید کے ساتھ صحیح بخاری بھی پڑھ لی۔انہوں نے اپنے شیخ سے مولانا محمد انور صاحب کشمیری سے احادیث پڑھنے کا عندیہ ظاہر کیا تو اُنہوں نے اُن کے نام ایک تعارفی رقعہ لکھا اور ساتھ یہ بھی فرمایا: ''اللہ راضی تھیوی ضرور ونج۔شاہ صاحب تے علم دا بلدا ہویا چراغ ہین۔او تے نرا علم ہین۔'' اُن سے صحیح بخاری اور مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی سے صحیح مسلم اور سنن ترمذی پڑھے۔۲۶ مئی ۱۹۸۰ء کو دبئ وفات پائی۔۲۸ مئی کو راولپنڈی میں اُن کا جنازہ پڑھا گیا اور اسی روز اٹک میں دفن کیے گئے۔

(۲) شبیر احمد عثمانی بن مولانا فضل الرحمٰن عثمانی۔۱۰ محرم ۱۳۰۵ھ=۱۸۸۵ء کو پیدا ہوئے۔ان کے والد مولانا محمد قاسم کے ساتھ بنائے دارالعلوم دیوبند میں برابر کے شریک تھے جو مولانا کی پیدائش کے وقت بجنور میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے۔مولانا کی تعلیم کا آغاز ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور ۱۳۲۵ھ میں تمام طلبہ میں اول رہ کر تعلیم سے فارغ ہوئے۔۱۹۱۱ء کی جنگ بلقان وطرابلس سے سیاسیات میں حصہ لینا شروع کیا۔۱۹۴۰ء کے بعد مسلم لیگ میں شامل ہوئے۔ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ممبر بھی رہے ہیں۔۱۹۴۹ء میں وفات پائی اور کراچی میں اسلامیہ کالج کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

[شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا ۲:۱۰۶۴]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

نانوتوی اور ابو مسعود رشید احمد گنگوہی سے؛

ان دونوں نے حدیث وتفسیر کی کتابیں قراءۃً وإجازۃً تین اساتذہ:

[۱] عبدالغنی مجددی دہلوی مدنی [۲] احمد سعید مجددی دہلوی اور [۳] احمد علی سہارنپوری سے پڑھیں۔ ان تینوں نے محمد اسحاق دہلوی مکی سے، انہوں نے شاہ عبدالعزیز سے اور انہوں نے شاہ ولی اللہ دہلوی سے حدیث کی ساری کتابیں پڑھیں۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے صحیح مسلم کو

ابو طاہر الکردی سے پڑھا، انہوں نے، اپنے والد ابراہیم سے، انہوں نے سلطان مزاحی سے، انہوں نے شہاب الدین احمد بن خلیل سبکی سے، انہوں نے نجم الدین غیطی سے، انہوں نے زین الدین زکریا سے، انہوں نے ابن حجر عسقلانی سے، اُنہوں نے صلاح بن ابی عمر مقدسی سے، انہوں نے علی بن احمد بن عبدالواحد مقدسی ابن البخاری سے، انہوں نے مؤید بن محمد طوسی (۱) سے، انہوں نے محمد بن فضل بن احمد الفراوی (۲) سے، انہوں نے عبدالغافر بن محمد الفارسی (۳) سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ الجلودی نیشاپوری (۴) سے،

(۱) مؤید بن محمد بن علی طوسی نیشاپوری رضی الدین ابوالحسن۔ ۵۲۴ھ کو طوس میں پیدا ہوئے۔ دینی علوم کی تحصیل کی۔ فن قراءت اور علم حدیث میں اللہ تعالیٰ نے کامل مہارت سے نوازا۔ صحیح مسلم کا سماع فقیہِ حرم محدث محمد بن فضل فراوی سے کیا اور صحیح بخاری کے درس محدث ابوبکر وجیہ بن طاہر بن محمد شحامی سے لیے۔ ۲۰ شوال ۶۱۷ھ کو نیشاپور میں وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۵: ۳۴۵' ترجمہ: ۷۵۲]

(۲) محمد بن فضل بن احمد بن محمد بن احمد بن ابی العباس صاعدی فُراوی نیشاپوری شافعی۔ ۴۴۰ یا ۴۴۱ھ کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ امام جوینی سے فقہ اور اصول کی تعلیم پائی۔ امام بیہقی اور امام قشیری کے شاگرد بھی رہے ہیں۔ بڑے نکتہ سنج' مناظر' مسند خراسان اور محدث وواعظ تھے۔ ظریف' خوش طبع اور نہایت ہنس مکھ تھے۔ نوے برس کی عمر میں ۵۳۰ھ = ۱۱۳۶ء کو وفات پائی۔ [سیر اعلام النبلاء ۱۹: ۶۱۸-۶۱۹' ترجمہ: ۳۶۲]

(۳) عبدالغافر بن محمد بن عبدالغافر بن احمد بن محمد بن سعید فارسی فسوی نیشاپوری۔ ۳۵۳ھ کو پیدا ہوئے۔ اسلامی علوم بچپن ہی سے حاصل کیے۔ ۳۶۵ھ کو محدث جلودی سے صحیح مسلم کا سماع کیا۔ گذر بسر کا ذریعہ تجارت تھی۔ علوِ اسناد میں یکتائے زمانہ تھے۔ شیخ' صالح' دین و دنیا سے بہرہ مند' روایتِ حدیث میں منہمک اور قلتِ سماع کے باوجود مشہور اور اہلِ جہان کے مقصود تھے۔ ۴۴۸ھ = ۱۰۵۷ء کو وفات پائی۔

[تاریخ الاسلام ۹: ۷۳۵' ترجمہ: ۱۶۶۸۴]

(۴) محمد بن عیسیٰ بن محمد بن عبدالرحمٰن بن عمرویہ بن منصور جلودی نیشاپوری۔ ۲۸۸ھ کو پیدا ہوئے۔ دینی علوم' فقہ اور تصوف کی تعلیم پائی۔ تحصیل علم کے لیے نیشاپور سے باہر قدم نہیں رکھا۔ زہد کا یہ عالم تھا کہ کتابیں نقل کر کے اور اسے بیچ کر گذر بسر کرتے تھے۔ ۲۴ ذوالحجہ ۳۶۸ھ کو وفات پائی۔

[تاریخ نیسابور: ۴۵۲' ترجمہ: ۷۹۵]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سفیان الفقیہ الجلودی (۱) سے، انہوں نے مؤلف کتاب مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری (۲) سے پڑھی تھی۔

(۱) ابراہیم بن محمد بن سفیان ابواسحاق فقیہ جلودی۔ یہ جلود کی طرف نسبت ہے جو جلد کی جمع ہے۔ نیشاپور میں چمڑے والوں کی گلی میں رہا کرتے تھے، اس لیے اُن کی طرف نسبت ہوئی۔ ۲۵۷ھ کو امام مسلم سے صحیح مسلم کا سماع کیا۔ عابد اور زاہد تھے۔ ۳۰۸ھ = ۹۲۰ء کو وفات پائی۔

[تاریخ الاسلام ۷: ۶۲۰، ترجمہ: ۱۰۳۳۷]

(۲) مسلم بن حجاج بن مسلم، قشیری، نیشاپوری، ابوالحسین۔ ۲۰۴ھ = ۸۲۰ء کو نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ کبار ائمہ اور حفاظ حدیث میں سے تھے۔ حجاز، شام اور عراق کے سفر کیے۔ نیشاپور ہی میں ۲۶۱ھ = ۸۷۵ء کو وفات پائی۔ [وفیات الاعیان ۵: ۱۹۴، تذکرۃ الحفاظ ۲: ۵۸۸، الاعلام ۷: ۲۲۱]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

میری مشکوٰۃ المصابیح کی سند

میں [سراج الاسلام بن عبدالمعبود بن خیر محمد بن گل محمد] نے مشکوٰۃ المصابیح کو عبدالسلام رستمی (۱) سے پڑھا انہوں نے فضل قدیم سکنہ کڈی، صوابی (۲) سے، انہوں نے نصیر الدین غور غشتوی (۳) سے،

(۱) سید عبدالسلام بن عبدالرء وف قصبہ رستم، ضلع مردان میں ۱۳۵۵ھ = ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی علوم عبدالرب سکنہ شہباز گڑھی، عبدالرزاق سکنہ ادینہ، ضلع صوابی، محب اللہ کوہستانی اور محمد میاں گل جان دیوبندی من تلامذہ محمد انور کشمیری سکنہ گڑیالہ، ضلع مردان، المتوفی: ۲ جولائی ۱۹۸۸ء سے حاصل کیے۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مؤطا امام مالک اور سنن اربعہ فضل قدیم سکنہ کھڈی، عبدالشکور کیمبل پوری اور شیخ الحدیث عبدالرحمٰن صاحب کیمبل پوری المتوفیٰ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء سے جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک، ضلع نوشہرہ میں ۵۸-۱۹۵۷ء میں پڑھے۔ ۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۶ھ = ۱۷ نومبر ۲۰۱۴ء کو وفات پا گئے۔ جنازہ بڈھ بیر، پشاور میں ادا کیا گیا اور وہیں دفن ہوئے۔

(۲) ۱۹۰۷ء میں کڈی، ضلع صوابی میں سید قیوم، قوم زکریا خیل، قبیلہ یوسف زئی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ مولانا غور غشتوی کے شاگرد رہے ہیں۔ حدیث کی اکثر کتابیں اُن سے پڑھیں۔ ویسہ ضلع اٹک، رستم، ضلع مردان اور جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں علمی شغل جاری رکھے۔ ۱۹۷۵ء کو وفات پا گئے۔ مولانا کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ موضع کڈی نزد ''بدری'' قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔
[عزیزم سلمان سلمہ اللہ تعالیٰ کا بالمشافہ انٹرویو مولانا عطاء الرحمٰن بن ذاکر اللہ موضع کڈی، ۲۴ مئی ۲۰۲۱ء]

(۳) نصیر الدین بن بہاؤ الدین بن سعد الدین بن محمد موسیٰ بن اخوند محمد بشارت۔ کاکڑ پٹھان قبیلہ کے چشم و چراغ ہیں۔ اُن کے آباء و اَجداد سلطان محمود غزنوی کے ہمراہ جہاد کی غرض سے برصغیر میں وارِد ہوئے اور مجاہدانہ سرگرمیوں کے بعد موضع غور غشتی، علاقہ چھچھ میں آباد ہوئے۔ ۱۲۹۵ھ = ۱۸۷۸ء میں آپ کی ولادت غور غشتی میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی سے حاصل کی اور مزید علوم کی تحصیل کے لیے دور دراز کے سفر کیے۔ ۱۳۸۸ھ = ۱۹۶۹ء کو آپ نے وفات پائی۔
[شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی، مختلف مقامات سے]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

انہوں نے قاضی قمر الدین چکڑالوی [۱] سے، انہوں نے احمد علی سہارنپوری سے، انہوں نے محمد اسحاق دہلوی مکی سے انہوں نے شاہ عبدالعزیز دہلوی سے اور انہوں نے شاہ ولی اللہ دہلوی سے حدیث کی ساری کتابیں پڑھیں۔

(۱) قاضی قمر الدین چکڑالوی ۲۳ رمضان ۱۲۷۴ھ = ۷ مئی ۱۸۵۸ء کو قاضی محمد سلیمان کے گھر پیدا ہوئے۔
ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی، اس کے بعد علوم وفنان کی تحصیل ''انگہ''، ضلع ''شاہ پور'' میں کی دورۂ حدیث کی تکمیل مولانا احمد علی سہارنپوری اور مولانا احمد حسن کانپوری سے ۱۲۹۶ھ = ۱۸۷۹ء میں کی۔
۱۲۹۸ھ = ۱۸۸۱ء میں حکیم قاضی فقیر محمد سے ''بستی قاضیان''، مظفر گڑھ میں علم طب بھی حاصل کیا۔
۱۲ شوال ۱۳۲۷ھ = ۲۷/ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو وفات پا گئے۔ خواجہ سراج الدین موسیٰ شریف والے نے نماز جنازہ پڑھائی اور چکڑالہ ہی میں آپ کی تدفین ہوئی۔
[شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی: ۵۴-۵۶]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے مشکوٰۃ المصابیح کو

ابو طاہر کردی سے، انہوں نے ابراہیم کردی سے، انہوں نے احمد قشاشی سے، انہوں نے احمد بن عبدالقدوس شناوی سے، انہوں نے غضنفر بن جعفر نہروالی (۱) سے، انہوں نے محمد سعید عرف میر کلاں (۲) سے، انہوں نے نسیم الدین الدین میرک شاہ (۳) سے، انہوں نے اپنے والد عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبدالرحمٰن (۴) سے، انہوں نے اپنے چچا عبداللہ

---

(۱) غضنفر بن جعفر الحسینی نہروالی گجراتی۔ نہروالہ، گجرات، ہند میں پیدا ہوئے۔ علوم آلیہ اور علوم عالیہ کو انہاک اور شوق سے حاصل کیے۔ بڑے بڑے ائمہ فن سے کسب فیض کیا اور کئی بڑے لوگوں کے استاذ رہے ہیں۔ تاریخ ولادت اور تاریخ وفات نہیں ملا۔ مولانا عبدالحی حسنی نے گیارھویں صدی ہجری کے علماء میں اُن کا بس یہی تذکرہ لکھا ہے۔ [نزہۃ الخواطر ۵:۳۲۶' ترجمہ:۴۹۱' تذکرہ علمائے ہند:۵۸۴]

(۲) محمد سعید بن خواجہ حنفی خراسانی عرف میر کلاں۔ سن ولادت معلوم نہیں۔ نامور اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ بڑے عالم' نامور محدث اور محقق تھے۔ علوم سے اچھی مناسبت تھی۔ عمر بھر حدیث کی تدریس کرتے رہے ہیں۔ ۹۸۱ھ کو نوے [۹۰] برس کی عمر میں آگرہ میں وفات پائی۔

[نزہۃ الخواطر ۴:۲۹۵' ترجمہ:۵۰۰]

فؤاد سزگین نے اُن کا تاریخ وفات ۹۳۰ھ=۱۵۲۴ء لکھا ہے۔

[تاریخ التراث العربي جلد اول، جزء اول:۳۰۸' رقم:۱۶]

جب کہ نواب صدیق حسن خان قنوجی نے ۹۸۳ھ بعمر سو [۱۰۰] سال لکھا ہے۔ [ابجد العلوم ۲:۲۳۲]

(۳) نسیم الدین محمد میرک شاہ بن جمال الدین شیرازی ہروی حنفی۔ تاریخ ولادت اور تاریخ وفات دونوں معلوم نہیں۔ ۸۵۰-۹۵۰ھ کے درمیانی عرصہ میں زندہ رہے۔ افغانستان کے "ہرات" میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد جمال الدین عطاء اللہ شیرازی "شیخ ہرات" اور اُن کے عم محترم اصیل الدین عبداللہ بن عبدالرحمٰن شیرازی واعظ اور عالم تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے علم حاصل کیا۔ صفوی دور میں یہ بڑی بات ہے کہ یہ خانوادۂ علم رفض' ترہیب' تخویف اور قتل و تشرید سے محفوظ رہا۔

[روضات الجنات ۵.۱۹۰]

ملا علی قاری نے مشکاۃ المصابیح کی بعض احادیث اُن سے پڑھی ہیں۔ [مرقاۃ المفاتیح ۱:۳۴]

(۴) عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبدالرحمٰن حسنی شیرازی ہروی جمال الدین۔ تاریخ ولادت معلوم نہیں......

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

بن عبدالرحمٰن بن عبداللطیف شیرازی حسینی (۱) سے، انہوں نے عبدالرحیم بن عبدالکریم (۲) سے، انہوں نے علی بن مبارک شاہ (۳) سے اور انہوں نے مؤلف کتاب محمد بن عبداللہ بن الخطیب تبریزی (۴) سے پڑھی۔

...... عقلی ونقلی علوم اپنے چچا اصیل الدین حسینی اور اُن کے ہم عصر علماء سے حاصل کیے۔ آپ کی وفات ۹۳۰ھ کو ہوئی، اور "تاج کشور" آپ کی تاریخ وفات ہے۔ [حدائق الحنفیۃ: ۳۹۲]

اُن کی تصنیف "رَوْضَۃُ الأَحْبَابِ" کے بارے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ:

دبالفعل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب میر جمال الدین محدث حسینی اگر بہم رسد کہ خالی از اِلحاق وتحریف باشد بہتر از ہمہ تصانیف ایں باب است۔ [عجالہ نافعہ: ۷۹، طبع جدید]

"فی الوقت اگر میر جمال الدین محدث حسینی کی کتاب "رَوْضَۃُ الأَحْبَابِ" کا صحیح نسخہ مل جائے جو اِلحاق اور تحریف سے پاک ہو تو وہ اِس [سیرت کے] موضوع پر سب سے بہتر کتاب ہے۔"

(۱) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عبداللطیف بن جلال الدین یحییٰ، اصیل الدین، حسینی شیرازی ہروی۔ علم تفسیر وحدیث اور بحث ومباحثہ میں اپنی مثال آپ تھے۔ ۱۷ ربیع الاول ۸۸۳ھ کو وفات پائی۔

[ہدیۃ العارفین ۱: ۴۶۹-۴۷۰]

(۲) عبدالرحیم بن عبدالکریم بن نصر اللہ بن سعداللہ بن ابی حامد بن ابی الطاہر بن عمر بن خلیفہ البکری۔ ۳ صفر ۷۴۴ھ کو پیدا ہوئے۔ شیراز میں بنیادی علم حاصل کیا۔ بغداد بھی گئے۔ شام کو مسکن بنایا۔ قاہرۃ بھی گئے۔ مکۃ المکرمۃ میں صفر ۸۲۸ھ کو وفات پائی۔ [درر العقود الفریدۃ ۲: ۲۳۹-۲۴۰، ترجمہ: ۵۶۷]

(۳) علی بن مبارک شاہ بن ابی بکر الساوی الشیرازی۔ ۷۰۹ھ کو پیدا ہوئے۔ حافظ مزی جیسے اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ تاریخ وفات معلوم نہیں۔ [الدرر الکامنۃ ۳: ۹۷، ترجمہ: ۲۱۹]

(۴) محمد بن عبداللہ الخطیب العمری ابو عبداللہ ولی الدین التبریزی۔ حدیث کے عالم تھے۔ مشکاۃ المصابیح اور الاکمال فی اسماء الرجال جیسی کتابیں لکھیں۔ ۷۴۱ھ = ۱۳۴۰ء کو وفات پائی۔

[کشف الظنون ۲: ۱۶۹۹، الاعلام ۶: ۲۳۴]

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

اللّٰهُمَ اغْفِرْلِيْ!!

اللّٰهُمَ!

إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إيمانًا لا يَرْتَدُّ

وَنَعِيْمًا لا يَنْفَدُ

وقُرَّةَ عَيْنٍ لا تَنْقَطِعُ

ومُرافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ في الْجَنَّةِ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

WhatsApp Group
مکتبہ
اشاعت التوحید والسنہ
زیرِ انتظام
ابو معاذ خٹک
ابو عتبان عابد

فہرس آیات: ۱۱۸

فہرس اَحادیث: ۱۲۲

فہرسِ اَعلام، جن کے مختصر تراجم لکھے گئے: ۱۲۴

فہرسِ رُواۃ، جن کی جرح یا تعدیل کی گئی: ۱۲۸

فہرسِ مآخذ ومراجع، اِس رسالے کے علمی منابع: ۱۲۹

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہرس آیات

-سورۃ البقرۃ۲:۷:وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ:۵۶

-سورۃ البقرۃ۲:۳۲:سُبْحٰنَكَ لَاعِلْمَ لَنَاۤاِلَّامَاعَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ:۵۲

-سورۃ البقرۃ۲:۴۹:وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۤءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ:۵۶

-سورۃ البقرۃ۲:۵۷:وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْاهٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْامِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا:۶۵

-سورۃ البقرۃ۲:۱۰۵:وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ:۵۷

-سورۃ البقرۃ۲:۱۱۴:وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ:۵۶

-سورۃ البقرۃ۲:۱۹۵:وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ:۲۸

-سورۃ البقرۃ۲:۲۲۲:اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ:۲۸،۳۴

-سورۃ البقرۃ۲:۲۵۵:وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ:۵۷

-سورۃ آل عمران۳:۳۱:قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ:۲۹

-سورۃ آل عمران۳:۷۴:وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ:۵۷

-سورۃ آل عمران۳:۷۶:فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ :۳۴

-سورۃ آل عمران۳:۱۰۲: يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ :۷

-سورۃ آل عمران۳:۱۰۵:وَاُولٰۤئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ:۵۶

-سورۃ آل عمران۳:۱۳۴:و اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ :۳۴

-سورۃ آل عمران۳:۱۷۲:لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ:۵۷

-سورۃ آل عمران۳:۱۷۴:وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ:۵۷

-سورۃ النساء۴:۱:يٰۤاَيُّهَاالنَّاسُ اتَّقُوارَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ :۷

-سورۃ المائدۃ۵:۵۴:فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ:۲۹

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-سورۃ المائدۃ ۵:۵۴:یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ:۳۷

-سورۃ الانعام ۶:۱:اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ:۵۳

-سورۃ الانعام ۶:۴۴:فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ:۵۴

-سورۃ الانعام ۶:۴۵:فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ:۵۴

-سورۃ الاعراف ۷:۸:وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ :۲۱

-سورۃ الاعراف ۷:۹: وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا:۲۱،۲۲

-سورۃ التوبۃ ۹:۴،۷:اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ:۲۹

-سورۃ التوبۃ ۹:۱۲۸:حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ :۴۵

-سورۃ التوبۃ ۹:۱۲۹:وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ:۵۷

-سورۃ یونس ۱۰:۴:لِيَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ:۲۰

-سورۃ یونس ۱۰:۱۰:دَعْوٰهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ.:۱۸،۵۲

-سورۃ الحجر ۱۵:۹۸-۹۹:فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۝ :۵۹

-سورۃ بنی اسرائیل ۱۷:۱۱۰:قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ:۴۵

-سورۃ الکہف ۱۸:۱:اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ:۵۴

-سورۃ الکہف ۱۸:۱۰۵:اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ :۲۱

-سورۃ الانبیاء ۲۱:۲۳:لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ:۲۹

-سورۃ الانبیاء ۲۱:۴۷:وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ :۱۸،۲۱،۲۹

-سورۃ المؤمنون ۲۳:۲۸: فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ :۵۴

-سورۃ المؤمنون ۲۳:۱۰۲: فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ:۲۲

-سورۃ المؤمنون ۲۳:۱۰۳:وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ :۲۲

-سورۃ المؤمنون ۲۳:۱۱۶:رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ:۵۷

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-سورۃ النور۲۴:۱۶: وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا:۵۲

-سورۃ الفرقان۲۵:۵۵: وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَلَا یَضُرُّهُمْ:۴۸

-سورۃ الفرقان۲۵:۶۰: وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ:۴۷

-سورۃ الفرقان۲۵:۶۰: وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا:۴۸

-سورۃ الشعراء۲۶:۶۳: فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ:۵۷

-سورۃ الشعراء۲۶:۱۰۵: كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۣ الْمُرْسَلِیْنَ:۲۲

-سورۃ النمل۲۷:۲۳: وَلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ:۵۷

-سورۃ النمل۲۷:۲۶: اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ:۵۷

-سورۃ النمل۲۷:۵۹: قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى:۵۵

-سورۃ القصص۲۸:۶۸: وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ:۵۲

-سورۃ الروم۳۰:۱۷: فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ:۵۲

-سورۃ الاحزاب۳۳:۷۰: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا:۷

-سورۃ الاحزاب۳۳:۷۱: یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ:۷

-سورۃ سبا۳۴:۱: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ:۵۵

-سورۃ فاطر۳۵:۱: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ:۵۵

-سورۃ فاطر۳۵:۲: مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ:۵۵

-سورۃ سبا۳۴:۲: یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ:۵۵

-سورۃ یٰس۳۶:۴۰: كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ:۵۱

-سورۃ الصافات۳۷:۷۶: وَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ:۵۸

-سورۃ الصافات۳۷:۱۱۵: وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ:۵۸

-سورۃ الصافات۳۷:۱۸۰-۱۸۲: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝:۵۵

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-سورۃ الزمر ۳۹: ۶۷: وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ :۵۸

-سورۃ الزمر ۳۹: ۷۴: وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ :۵۶

-سورۃ الزخرف ۴۳: ۲۰: وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ :۵۰

-سورۃ الحجرات ۴۹: ۹: وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ :۲۰

-سورۃ الحجرات ۴۹: ۹: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ :۲۹

-سورۃ الرحمٰن ۵۵: ۹: وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ :۲۰

-سورۃ الواقعۃ ۵۶: ۷۴، ۹۶: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ :۵۹

-سورۃ الصّف ۶۱: ۴: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا :۲۹

-سورۃ الحاقۃ ۶۹: ۵۲: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ :۵۹

-سورۃ الجن ۷۲: ۱۴: وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ :۲۰

-سورۃ الجن ۷۲: ۱۵: وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا :۲۰

-سورۃ النازعات ۷۹: ۳: وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا :۵۱

-سورۃ البروج ۸۵: ۱۴: وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ :۲۹

-سورۃ القارعۃ ۱۰۱: ۶-۸: فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِیْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ :۲۲

-سورۃ النصر ۱۱۰: ۳: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ :۶۰

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہرس اَحادیث

- أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أو أَفْضَلُ:۷۲
-اعْقِدْنَ بِالأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُلاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ:۷۲
-أَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، و أَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ، لا مَلْجَا وَلا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ:٦٧
-إِنَّ أَتَخَوَّفَ عَلَيكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ القرآنَ حَتّٰى إِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ :۴
-إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ:۷
-إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي خَلِيْلاً كما اتَّخَذِ إبراهيم خليلاً:۳۳
-إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ:۳۰
- إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عادىٰ لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ:۳۰
-إنما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ:۱۷
-إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَّا خَلاقَ لَهُ:۴۴
- أَنِّي أَبْرَأُ إِلى كُلِّ خَلِيْلٍ مِّنْ خُلَّتِهٖ:۳۴
-اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ الْخَمِيْرَ وَأَلْبَسَنِي الْحَرِيْرَ وَزَوَّجَنِي خَدِيْجَةَ و كُنْتُ لَهَا عَاشِقًا:۴۲
-رأيت رسول الله ﷺ يعقد التسبيح بيمينه:۷۵
- سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ:۷۲، ۷۳
-كَانَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ أن يقولَ في ركوعه وسُجودِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام-

-رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ،يتأوّل القرآن:٦٠

-كلمتان حبيبتان الى الرَّحْمٰن،خَفِيفَتان عَلَى اللِّسَانِ:٨

-نِعمَ المُذَكِّرُ السُّبْحَةُ:۷۴

-وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أهلِ الأرضِ خَلِيلا لاتَّخَذْتُ أبابكرٍ خليلاً:۳۳

-اَلْوِلاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ،لايُبَاعُ وَلايُوْهَبُ وَلايُوْرَثُ:٦٢

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام -

فہرسِ اَعلام

[جن کے مختصر تراجم [احوالِ زندگی] اس رسالہ میں لکھے گئے۔

-آلوسی بغدادی:۶۹
-ابراہیم بن احمد تنوخی:۸۹
-ابراہیم بن محمد بن سفیان جلودی:۱۱۱
-ابراہیم بن محمد بن منصور کرخی:۹۶
-ابراہیم الکردی:۸۷
-ابن ابی العز:۳۳
-ابن تیمیہ:۳۹
-ابن جریر:۳۹
-ابن حجر عسقلانی:۱۱
-ابن حزم:۷۸
-ابن خزیمۃ، حافظ:۹۳
-ابن سعد:۱۱
-ابن عباس رضی اللہ عنہما:۳۵
-ابن عمر رضی اللہ عنہما:۶۲
-ابن فورَک:۲۴
-ابن قیم:۳۹
-ابن کثیر، مفسر:۵۰
-ابن ماجۃ:۱۰۴
-ابن مبارَک:۷۹
-ابن مسعود رضی اللہ عنہ:۵۸
-ابن البخاری:۹۶
-ابن العربی مالکی:۶۷
-ابن المنیر:۸
-ابوبکر ابن السنی:۱۰۰
-ابوبکر جصاص رازی:۶۶
-ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:۳۴
-ابوحاتم رازی:۱۰
-ابوداود سجستانی:۹۷
-ابوزرعۃ رازی:۱۰
-ابوزرعۃ بَجَلِی:۱۳
-ابوطاہر الکردی:۸۷
-ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ:۱۳
-احمد بن ابی طالب الحجار:۸۹
-احمد بن اِشکاب:۹
-احمد بن حنبل:۶۴
-احمد بن خلیل سبکی:۹۸
-احمد بن عبد القدوس شناوی:۸۸
-احمد بن علی الابار:۱۱

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- احمد بن محمد خفاجی:۹۴
- احمد بن محمد الکسّار:۱۰۰
- احمد بن محمد اللَّبّان:۱۰۰
- احمد بن یزید قرطبی:۱۰۶
- احمد سعید مجددی:۸۵
- احمد علی سہارنپوری:۸۵
- احمد قشاشی:۸۸
- ازہری لغوی:۴۶
- اصحاب صحاح:۹
- امین احسن اصلاحی:۴۰
- انجب بن السعادات:۱۰۳
- انس بن مالک رضی اللہ عنہ:۷۹
- بخاری:۹
- بردزبہ:۹۲
- بیضاوی:۴۷
- بیہقی:۴۶
- ترمذی:۱۶
- ثعلب:۴۷
- جصاص رازی:۶۶
- جلال الدین سیوطی:۶۳
- حاکم نیشاپوری:۷۳
- حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ:۴
- حسن بن احمد الحداد:۱۰۰
- حسن بن ایوب النسابۃ:۱۰۵
- حسن بن محمد بن ایوب النسابۃ:۰۵
- حسن عُجَیمی:۹۴
- حسن کرخی:۹۵
- حسین احمد مدنی:۸۳
- حسین بن مبارک حنبلی:۸۹
- حلیمی:۴۴
- خدیجہ رضی اللہ عنہا:۴۳
- خطابی:۳۱
- خطیب بغدادی:۴۷
- خطیب تبریزی:۱۱۵
- دارقطنی:۴۷
- دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ:۳۳
- راغب اصفہانی:۱۹
- رشید احمد گنگوہی:۸۴
- زجاج:۱۹
- زکریا بن محمد انصاری:۲۶
- زہری:۴۳
- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:۷۳

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-سلامۃ بن جندل:۴۹
-سلطان المَزّاحِي:۹۸
-سید محمود آلوسی بغدادی:۶۹
-شاطبی:۸۰
-شافعی:۴۳
-شاہ عبد العزیز دہلوی:۸۶
-شاہ ولی اللہ دہلوی:۸۶
-شبیر احمد عثمانی:۱۰۸
-صلاح بن ابی عمر مقدسی:۹۵
-طاہر بن محمد بن طاہر مقدسی:۱۰۴
-عباس الدوری:۱۰
-عبد الاول بن عیسیٰ:۸۹
-عبد الجبار بن محمد مروزی:۹۹
-عبد الحق بن محمد سنباطی:۱۰۵
-عبد الحی لکھنوی:۷۵
-عبد الرحمٰن بن مظفر داوودی:۹۰
-عبد الرحیم بن عبد الکریم:۱۱۵
-عبد الرحیم بن محمد الفرات:۹۸
-عبد السلام رستمی:۱۱۲
-عبد الغافر بن محمد الفارسی:۱۱۰
-عبد الغنی مجددی:۸۴
-عبد اللہ بن احمد سرخسی:۹۰
-عبد اللہ بن دینار:۶۲
-عبد اللہ بن سالم بصری:۱۰۵
-عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:۳۵
-عبد اللہ بن عبد الرحمٰن شیرازی:۱۱۵
-عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:۶۲
-عبد اللہ بن مبارک:۷۹
-عبد اللہ بن محمد بن ہارون قرطبی:۱۰۶
-عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:۵۸
-عبد اللہ فربری:۹۰
-عبد الملک بن عبد اللہ کروخی:۹۹
-عبید اللہ بن یحییٰ:۱۰۷
-عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ:۱۲
-عطاء اللہ بن فضل اللہ:۱۱۴
-علقمۃ بن وقاص اللیثی:۱۷
-علی بن ابراہیم قطان:۱۰۴
-علی ابن المدینی:۱۲
-علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ:۷۰
-علی بن خشرم:۹۰
-علی بن مبارک شاہ:۱۱۵
-علی بن محمد ابن البخاری:۹۶

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-علی بن المجد :۱۰۳
-عمارۃ بن قعقاع:۱۲
-عمر بن حسن مراغی:۹۸
-عمر فاروق رضی اللہ عنہ:۱۷
-عمرو بن مالک ازدی:۴۹
-عمرو بن محمد بن طبرزد:۹۶
-عیسیٰ المغربی:۹۴
-غضنفر بن جعفر:۱۱۴
-غلام اللہ خان:۱۰۸
-فراءنحوی:۱۹
-فضل قدیم، کڈی:۱۱۲
-قاسم بن ابی المنذر:۱۰۴
-قاسم بن جعفر ہاشمی:۹۷
-قرطبی، محدث:۷۹
-قرطبی، مفسر:۲۵
-قشیری:۲۴
-قمر الدین چکڑالوی:۱۱۳
-مالک بن انس:۱۰۷
-مبرد:۴۷
-محمد اسحاق دہلوی:۸۵
محمد ایوب تیلوی:۸۳
-محمد بن ابراہیم التیمی:۱۸
-محمد بن احمد رملی:۸۸
-محمد بن جابر وادی آشی:۱۰۶
-محمد بن حسین قزوینی:۱۰۴
-محمد بن عبدالحق قرطبی:۱۰۶
-محمد بن عیسیٰ جلودی:۱۱۰
-محمد بن الْفَرَج، مولیٰ ابن الطلاع:۱۰۶
-محمد بن فضل الفراوی:۱۱۰
-محمد بن فضیل بن غزوان:
-محمد بن لؤلؤی:۹۷
-محمد بن محبوب مروزی:۹۹
-محمد بن محمد کرخی:۹۵
-محمد بن مقبل الحلبی:۹۵
-محمد بن یوسف فربری:۹۰
-محمد بن یزید قزوینی:۱۰۴
-محمد سعید میر کلاں:۱۱۴
-محمد غیطی:۹۸
-محمد قاسم نانوتوی:۸۴
-محمد وفد اللہ:۱۰۵
-محمود بن قاسم ازدی:۹۹
-محمود حسن دیوبندی:۸۳

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- مسلم بن حجاج قشیری: ۱۱۱
- مفلح بن احمد دومی: ۹۶
- ملا علی قاری: ۷۱
- منصور بن محمد بزدوی: ۹۱
- مؤید بن محمد طوسی: ۱۱۰
- میرک شاہ: ۱۱۴
- ناصر الدین البانی: ۶۶
- نافع، مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ: ۷۹
- نسائی: ۱۰۱
- نصیر الدین غور غشتوی: ۱۱۲
- نووی: ۶۳
- یحییٰ بن جعفر بیکندی: ۹۳
- یحییٰ بن زیاد: ۱۹
- یحییٰ بن سعید انصاری: ۱۸
- یحییٰ بن عبد اللہ بن یحییٰ: ۱۰۷
- یحییٰ بن معین: ۱۰
- یحییٰ بن یحییٰ لیثی: ۱۰۷
- یزید بن زُریع: ۸۰
- یونس بن عبد اللہ صفار: ۱۰۷

فہرس رواۃ

[جن کی جرح یا تعدیل کی گئی]

- خزیمہ مجہول ہے اور اُس سے سعید بن ابی ہلال حدیثِ تسبیح نقل کرنے میں منفرد ہے: ۴۷
- زمعۃ بن صالح جَنَدِی ضعیف: ۳۵
- زہری کے مراسیل نا قابل اعتناء ہیں: ۴۳
- سعید بن ابی ہلال ثقہ ہیں مگر مختَلَط ہیں: ۴۷
- سفیان بن حسین یُخالِفُ: ۴۴
- سَلَمۃ بن وہرام منکر الحدیث: ۳۵
- محمد بن حجاج لخمی منکر الحدیث، کذاب وخبیث: ۴۳
- محمد بن ہارون بن عیسیٰ بن منصور ہاشمی ذاہب الحدیث اور وضع احادیث سے متہم تھا: ۴۷

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

فہرسِ مآخذ و مراجع

اِس رسالے کے علمی منابع

-اردو دائرہ معارف اسلامیہ، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۴۰۰ھ=۱۹۸۰ء

-اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، عز الدین ابو الحسن علی بن محمد ابن الاثیر الجزری، دار ابن حزم، بیروت، ۱۴۳۳ھ=۲۰۱۲ء

-أسماء الصحابةِ الرُّواة ومالِكُلِّ واحد من العدد، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم اندلسی، تحقیق: سید کسروی حسن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۲ھ=۱۹۹۲ء

-أعلامُ السُّنن في شرح صحيح البخاري، ابو سلیمان حمد بن محمد خطابی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۸ھ=۲۰۰۷ء

-إنباء الغُمْر في أبناءِ العُمر، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۰۶ھ=۱۹۸۶ء

-انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا، سید قاسم محمود، شاہکار بک فاونڈیشن، کراچی، مارچ ۱۹۹۸ء

-الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث، ابو یعلیٰ خلیل بن عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم بن الخلیل الخلیلی تحقیق: ولید متولی محمد، الفاروق الحدیثیۃ، القاہرۃ، مصر، ۱۴۳۱ھ=۲۰۱۰ء

-الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ابو عمر یوسف بن عبد البر، تحقیق: ڈاکٹر خلیل مامون شیحا، دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۷ھ=۲۰۰۶ء

-الاسماء والصفات/ اسماء اللہ وصفاتہ، ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، تحقیق: محمد محب الدین ابو زید، مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیۃ، مصر، ۱۴۳۶ھ=۲۰۱۵ء

-الاشتقاق، ابو بکر محمد بن حسن بن دُرید، تحقیق وشرح: عبد السلام محمد ہارون، مکتبۃ الخانجی، مصر، بدون تاریخ

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۲۸ھ

-الاعتصام، ابو اسحاق ابراہیم بن موسیٰ الشاطبی، تحقیق: ڈاکٹر محمد بن عبدالرحمٰن الشقیر، دار ابن الجوزی، الدمام، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۱ھ

-الأعلام، خیر الدین زِرِکلی، دار العلم للملایین، بیروت، نومبر ۱۹۸۴ء

-الإکمال في رفع الإرتیاب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والکنی والأنساب، علی بن ہبۃ اللہ ابو نصر بن ماکولا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۱ھ=۱۹۹۰ء

-الانساب، عبدالکریم بن محمد سمعانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۰۸ھ=۱۹۸۸ء

-بیس بڑے مسلمان، عبدالرشید ارشد، مکتبہ رشیدیہ، لاہور، پاکستان، مئی ۱۹۹۹ء

-البحر المحیط، اثیر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی، دار اِحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۱ھ=۱۹۹۰ء

-البدایۃ والنہایۃ، عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن کثیر القرشی الدمشقی، تقدیم: ڈاکٹر محمد عبدالرحمٰن المرعشلی، دار اِحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۲ھ=۲۰۰۱ء

-البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن التاسع، محمد بن علی شوکانی، مطبعۃ السعادۃ، القاہرۃ، مصر ۱۳۴۸ھ

-تاج العروس من جواھر القاموس، سید محمد مرتضٰی بن محمد الحسینی الزَّبیدی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۳۳ھ=۲۰۱۲ء

-تاریخ ابن یونس المصری، ابو سعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی المصری، جمع وتحقیق ودراسۃ: ڈاکٹر عبدالفتاح، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۱ھ=۲۰۰۰ء

-تاریخ بغداد، ابو بکر محمد بن علی خطیب بغدادی، دراسۃ وتحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۱۱ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- تاریخ مدینہ دمشق، ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ ابن عساکر، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۶ھ = ۱۹۹۶ء

- تاریخ نیسابور، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، جمع وتحقیق ودراسۃ: ابومعاویہ مازن بن عبدالرحمٰن بیروتی، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت ۱۴۲۷ھ

- تاریخ الإسلام، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز ذہبی، تحقیق: مصطفی عبدالقادر عطا، دار الکتب الاسلامیۃ، بیروت ۱۴۲۶ھ = ۲۰۰۵ء

- تاریخ التراث العربي، فؤاد سزگین، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، وزارۃ التعلیم العالی، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ۱۴۰۳ھ = ۱۹۸۳ء

- تاریخ العلماء والرواۃ للعلم بالاندلس، ابوالولید عبداللہ بن محمد بن یوسف الازدی المعروف بابن الفرضی، مکتبۃ الخانجی، القاہرۃ، مصر ۱۴۰۸ھ = ۱۹۸۸ء

- تدریب الرّاوي في شرح تقریب النّواوي، ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی، تحقیق وتعلیق: ابومعاذ بن عوض اللہ بن محمد، دار العاصمۃ، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۴ھ = ۲۰۰۳ء

- تذکرۃ الحفاظ، ابوعبداللہ شمس الدین محمد الذہبی، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، بدون تاریخ

- تذکرہ علمائے ہند، تالیف: مولوی رحمان علی، مرتبہ ومترجمہ: محمد ایوب قادری بی اے، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی، پاکستان، باراول: ۱۹۶۱ء

- التَّذْكِرَةُ بأحوالِ المَوْتٰی وأُمورِ الآخرۃ، ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح انصاری قرطبی، تحقیق: ڈاکٹر صادق بن محمد بن ابراہیم، مکتبۃ دار المنہاج، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۳۱ھ

- تزکیہ نفس، امین احسن اصلاحی، فاران فاؤنڈیشن، لاہور، اپریل ۲۰۱۱ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-تفسیر ابن جریر طبری، محمد بن جریر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۲ھ=۱۹۹۲ء
-تفسیر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی، دراسۃ و تحقیق: ڈاکٹر محمود محمد عبدہ، دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ=۱۹۹۹ء
-تفسیر القرآن العظیم، عماد الدین اسماعیل بن کثیر دمشقی، تحقیق: لجنۃ من العلماء، دار عالم الکتب، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۵ھ=۲۰۰۴ء
-تفسیر القرطبی/ الجامع لاحکام القرآن، ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، تحقیق: عبد الرزاق المہدی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۷ء
-تقریب التہذیب، شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی، تحقیق: ابومعاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد، دار الکوثر، القاہرۃ، مصر، ۱۴۳۱ھ=۲۰۱۰ء
-تلقیح فھوم أھل الأثر في فنون التاریخ و السیر، عبد الرحمن ابن الجوزی، ادارہ احیاء السنۃ، گھرجاکھ، گوجرانوالہ، پاکستان، بدون تاریخ
-تہذیب الاسماء واللغات، ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی، تعلیق: مصطفیٰ عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۸ھ=۲۰۰۷ء
-تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جمال الدین ابوالحجاج یوسف المزی، تحقیق: ڈاکٹر بشار عواد، شرکۃ الرسالۃ العالمیۃ، دمشق، ۱۴۳۶ھ=۲۰۱۵ء
-تہذیب اللغۃ، ابومنصور محمد بن احمد ازہری، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۲۱ھ=۲۰۰۱ء
-التاریخ الکبیر، ابوعبداللہ اسماعیل بن ابراہیم جعفی بخاری، دار الباز للنشر والتوزیع، مکۃ المکرمۃ، بدون تاریخ
-التَّحْبِیرُ في المعجَمِ الکبیرِ، ابوسعد عبد الکریم بن محمد بن منصور سمعانی، وضع حواشیہ: خلیل المنصور، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۷ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-التَّفسیرُ البسیطُ، ابوالحسن علی بن احمد بن محمد الواحدی، تحقیق: لجنۃ من الدکاترۃ، وزارۃ التعلیم العالی، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۳۰ھ

-التَّقریبُ والتَّیسِیرُ لأحادیث البشیرِ النَّذیر، ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، شرح و تحقیق: ڈاکٹر احمد بن فارس السَّلوم، مکتبۃ المعارف، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۳۱ھ

-التقیید لمعرفۃِ الرُّواۃِ والسنن والمَسَانید، ابوبکر محمد بن عبدالغنی ابن نقطۃ، مجلس دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، حیدرآباد دکن، ہند، ۱۴۰۳ھ=۱۹۸۳ء

-الثِّقات، محمد بن حبان بن احمد ابوحاتم البُستی، دارالفکر، بیروت، ۱۴۰۳ھ=۱۹۸۳ء

-جامع التحصیل فی احکام المراسیل، صلاح الدین ابوسعید بن خلیل بن کیکلدی العلائی، تحقیق: حمدی عبدالمجید السَّلفی، عالم الکتب، بیروت، ۱۴۰۷ھ=۱۹۸۶ء

-جلاء العَیْنَیْن بمُحَاکَمۃِ الأحْمَدَیْن، سید نعمان خیرالدین الشہیر بابن الآلوسی البغدادی، مطبعۃ المدنی، القاہرۃ، ۱۴۰۱ھ=۱۹۸۱ء

-الجواھر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، عبدالقادر قرشی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۶ھ=۲۰۰۵ء

-حدائق الحنفیہ، فقیر محمد جہلمی، المیزان، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۵ء

-خزانۃ الأدب وغایۃُ الأرب، ابوبکر علی ابن حجۃ الحموی، دار ومکتبۃ الہلال، بیروت، ۱۹۸۷

-خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر: محمد محبی، دارالکتب المصریۃ، مصر، ۱۲۸۴ھ

-درر العقود الفریدۃ في تراجم الأعیان المفیدۃ، تقی الدین احمد بن علی مقریزی، تحقیق وتعلیق: ڈاکٹر محمود جلیلی، دارالغرب الاسلامی، بیروت، ۱۴۲۳ھ=۲۰۰۲ء

-الدرر الکامنۃ فی اعیان، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، دارالجیل، بیروت، ۱۴۱۴ھ=۱۹۹۳ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- رحیلِ کارواں، امین یوسفزئی، اباسین ایسوسی ایشن آف مدے خیل یوسف زئی، نام ناشر و سن اشاعت، کچھ بھی نہیں لکھا
- روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، محمود بن عبداللہ آلوسی بغدادی، تحقیق: لجنۃ من العلماء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۳۱ھ=۲۰۱۰ء
- روضات الجنات فی احوال العلماء والسادات، مرزا محمد باقر موسوی خوانساری اصبہانی، الدر الاسلامیۃ، بیروت، ۱۴۱۱ھ=۱۹۹۱ء
- روضَةُ المُحِبِّين ونُزْهَةُ المشتاقِين، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم، تحقیق: محمد عزیر شمس، دار عالم الفوائد، مکۃ المکرمۃ، ۱۴۳۸ھ
- الرسالة القُشَيرِيَّة، ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری، دار الکتاب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۸ء
- الرسالة المُستطرَفَة لبيان مشهورِ كتبِ السُّنَّةِ المُشَرَّفَةِ، ابوعبداللہ محمد بن جعفر کتانی مغربی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۰۱۱ء
- سنن ابن ماجۃ، ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجۃ قزوینی، تحقیق: لجنۃ من الدکاترۃ، مؤسسۃ الرسالۃ ناشرون، بیروت، ۱۴۳۶ھ=۲۰۱۵ء
- سنن ابی داود، سلیمان بن اشعث الازدی السجستانی، تحقیق: عزت عبید دعاس، دار الحدیث بیروت، ۱۳۸۸ھ=۱۹۶۹ء
- سنن ترمذی: محمد بن عیسیٰ، ترقیم: محمد فؤاد عبدالباقی، دار الکتاب العلمیۃ بیروت، بدون تاریخ
- سیر أعلام النبلاء، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۱۰ھ=۱۹۹۰ء
- شَذَرَاتُ الذَّهَب في أخبارِ مَنْ ذَهَب، شہاب الدین ابوالفلاح عبدالحی بن احمد بن محمد حنبلی دمشقی، دار ابن کثیر، بیروت، ۱۴۳۷ھ=۲۰۱۶ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-شرحُ شرحِ نُخبَةُ الفکر في مصطلحات أهل الأثر' علی بن سلطان محمد ہروی قاری' دارارقم' بیروت' بدون تاریخ

-شرحُ أسماء الله الحُسنیَ' ابوسعید عبداللہ بن عمر بیضاوی شیرازی شافعی' تحقیق ودراسۃ خالد الجندی' دارالمعرفۃ' بیروت' ۱۴۳۰ھ=۲۰۰۹ء

-شرحُ نُخبَةِ الفکر في مصطلح أهل الأثر' احمد بن حجر عسقلانی' تعلیق: محمد غیاث الصَّباغ' مکتبۃ الغزالی' دمشق' بدون تاریخ

-شرح العقیدۃ الطحاویۃ' علی بن علی بن محمد بن ابی العز دمشقی' تحقیق: ڈاکٹر عبدالمحسن ترکی' وشعیب ارناووط' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت' ۱۴۰۸ھ=۱۹۸۸ء

-شرف أصحاب الحدیث' ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی' تحقیق: محمد سعید خطیب اوغلی' دار إحیاء السنۃ النبویۃ' انقرہ' ۱۹۷۱ء

-شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی' محمد عبدالحق علوی غرشینوی' جامعہ نصیریہ' غورغشتی' اٹک' یکم نومبر ۲۰۰۹ء

-الشِّعرُ والشُّعراء' ابن قتیبہ' تحقیق: احمد محمد شاکر' دارالحدیث' القاہرۃ' مصر' ۱۴۲۷ھ= ۲۰۰۶ء

-صحیح ابن حبان' تحقیق: شعیب ارنووط' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت' ۱۴۰۸ھ=۱۹۸۸ء

-صحیح بخاری: محمد بن اسماعیل' تحقیق: ابن باز' دارالفکر بیروت' ۱۴۱۴ھ=۱۹۹۴ء

-صحیح مسلم بن حجاج' ترقیم: محمد فواد عبدالباقی' مصطفیٰ البابی الحلبی' مصر' بدون تاریخ

-الصحاح' اسماعیل بن حماد جوہری' دارالمعرفۃ' بیروت' ۱۴۲۶ھ=۲۰۰۵ء

-الضعفاء والمتروکین' دارقطنی' دارالقلم بیروت' ۱۴۰۵ھ=۱۹۸۵ء

-الضَّوْءُ اللاَّمع لأهل القرن التاسع' شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد سخاوی' ضبط وتصحیح: عبداللطیف حسن عبدالرحمٰن' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' ۱۴۲۴ھ=۲۰۰۲ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-طبقات الحنابلۃ، قاضی ابوالحسین محمد بن ابی یعلیٰ، دارالمعرفۃ، بیروت، بدون تاریخ
-طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، تاج الدین ابونصر عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی، تحقیق: عبدالفتاح محمد الحلو، فیصل عیسیٰ البابی الحلبی، مصر، بدون تاریخ
-الطبقات الکبیر، محمد بن سعد بن منیع الزہری، تحقیق: ڈاکٹر علی محمد عمر، مکتبۃ الخانجی، قاہرۃ، مصر، ۱۴۳۴ھ=۲۰۱۲ء
- ظفر الامانی فی مختصر الجرجانی، محمد عبدالحی لکھنوی، الجامعۃ الاسلامیۃ اعظم گڑھ، ہند، ۱۴۱۸ھ= ۱۹۹۷ء
-العِبَر فِي خَبَرِ مَنْ غَبَرَ، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، بدون تاریخ
- غايَة النِّهايَة في طبقات القراء، شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد الجزری، تحقیق: G Berostraesser، مکتبۃ الخانجی، مصر، ۱۳۵۱ھ=۱۹۳۲ء
-فتح الباري بشرح صحيح الإمام أبي عبدالله محمد بن إسماعيل البخاري، احمد بن علی بن حجر عسقلانی، دارنشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور، پاکستان، ۱۴۰۱ھ= ۱۹۸۱ء
-فضائل ذکر، محمد زکریا، خواجہ محمد اسلام لاہور، بدون تاریخ
-فہرس الفہارس والأثبات، عبدالحی بن عبدالکبیر الکتانی، دارالغرب الاسلامی، تونس ۱۴۳۵ھ=۲۰۱۳ء
-فہرسۃ ابن خير الإشبيلي، تحقیق وتعلیق: بشار عواد معروف، دارالغرب الاسلامی، تونس ۲۰۰۹ء
-فوات الوفیات، محمد بن شاکر بن احمد بن عبدالرحمٰن الکتبی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۱ھ=۲۰۰۰ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

- فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ، ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی، مکتبۃ الکوثر، کراچی، ۱۴۳۳ھ=۲۰۱۲ء
- فيض الباري على صحيح البخاري، امالی محمد انور کشمیری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۶ھ=۲۰۰۵ء
- فيض الملك الوهاب المتعالي بأنباء أوائل القرن الثالث عشر والتَّوالي، ابوالفیض عبدالستار بن عبدالوہاب، تحقیق: پروفیسر ڈاکٹر عبدالملک بن عبداللہ دہیش، مکتبۃ الاسدی، مکۃ المکرّمۃ، ۱۴۳۰ھ=۲۰۰۹ء
- الفصل في الملل والأهواءِ والنِّحَلِ، ابومحمد علی بن حزم الاندلسی الظاہری، مکتبۃ المثنّیٰ، بغداد، بدون تاریخ
- القاموس المحیط، مجدالدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی، دار اِحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۷ھ=۱۹۹۷ء
- القَبَسُ في شرحِ موطّأ ابن أنس، ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن العربی المالکی، تحقیق: ایمن نصر الازہری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ=۱۹۹۸ء
- کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، کاتب چلپی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، پاکستان، بدون تاریخ
- الکامل فی ضعفاء الرجال، ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، تحقیق: عادل احمد عبدالموجود، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۷ء
- الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی، تحقیق: لجنۃ من الدکاترۃ، دار التفسیر، جدۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۳۶ھ=۲۰۱۵ء
- مدارج السَّالكين في منازل السائرين، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم، تحقیق: محمد عزیر شمس، دار عالم الفوائد، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۴۰ھ=۲۰۱۹ء
- مُجْمَلُ اللُّغَةِ، ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا الرازی، دار الفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ=

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

۱۹۹۴ء

- مجموع الفتاوی، ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام ابن تیمیہ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۱ھ=۲۰۰۰ء

-مسند الامام احمد بن حنبل، تحقیق: لجنۃ من الدکاترۃ تحت إشراف شعیب الارنووط، الرسالۃ العالمیۃ، بیروت، ۱۴۳۶ھ=2015ء

-مسند الشامیین، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی طبرانی، تحقیق: حمدی عبدالمجید سلفی، مؤسسۃ الرسالۃ ناشرون، بیروت، ۱۴۳۵ھ=۲۰۱۴ء

-معانی القرآن واعرابہ، المسمّٰی المختصر فی إعراب القرآن ومعانیہ، ابواسحاق ابراہیم بن محمد السری الزجاج البغدادی، تعلیق وحواشی: احمد فتحی عبدالرحمٰن، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۸ھ=۲۰۰۷ء

-معانی القرآن، ابوزکریا یحیٰی بن زیاد الفراء، تحقیق: احمد یوسف نجاتی، مطبعۃ دارالکتب المصریۃ، القاہرۃ، ۱۴۲۲ھ=۲۰۰۱ء

-معجم البلدان، شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت بن عبداللہ حموی، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۳۹۹ھ=۱۹۷۹ء

-مُعْجَمُ مَا اسْتُعْجِمَ، ابوعبید عبداللہ بن عبدالعزیز البکری الاندلسی، تحقیق: ڈاکٹر جمال طلبہ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۸ھ=۱۹۹۸ء

-معجَمُ شیوخِ الذَّھبِي، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، تحقیق وتعلیق: ڈاکٹر رُوحِیَّۃُ الرَّحمٰن السُّیُوفِي، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۰ھ=۱۹۹۰ء

- معرفۃ أنواع علم الحدیث، ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمٰن ابن الصَّلاح، تحقیق: ڈاکٹر عبداللطیف وشیخ ماہر یاسین الفحل، دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۳۵ھ=۲۰۱۴ء

- مَعرِفَۃ عُلومِ الحدِیث وَکَمِّیَۃِ أجناسِہ، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری،

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

شرح وتحقیق: ڈاکٹر احمد بن فارس السلوم' مکتبۃ المعارف' الریاض' المملکۃ العربیۃ السعودیۃ ۱۴۳۱ھ=۲۰۱۰ء

-میزان الاعتدال فی نقد الرجال' ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان ذہبی' دارالمعرفۃ' بیروت' بدون تاریخ

-مِنحةُ الباري بشرح صحيح البخاري المسَمَّى "تحفة الباري" زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا انصاری' تحقیق: سلیمان بن دریع العازمی' مکتبۃ الرشد' الریاض' المملکۃ العربیۃ السعودیۃ' ۱۴۲۶ھ=۲۰۰۵ء

-المجمعُ المؤسَّس للمعجم المُفَهرَس' شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد ابن حجر عسقلانی' تحقیق: ڈاکٹر یوسف عبدالرحمٰن المرعشلی' دارالمعرفۃ' بیروت' ۱۴۱۳ھ=۱۹۹۲ء

-المُحكَم و المُحِيط الأعظم' ابوالحسن علی بن اسماعیل بن سیدۃ المرسی' تحقیق: ڈاکٹر عبدالحمید ہنداوی' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' ۱۴۲۱=۲۰۰۰ء

-المراسیل' ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی' المکتبۃ الاثریۃ' سانگلہ ہل' پاکستان' بدون تاریخ

-المَسَالِك في شرح مُوَطَّأ الإمام مالك' ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن العربی المالکی' تحقیق حامد عبداللہ المحلاوی' دارالکتب العلمیۃ' بیروت' ۱۴۳۴ھ=۲۰۱۳ء

-المُستَدرَك على الصَّحِيحَين' حاکم نیشاپوری' دارالفکر بیروت' ۱۳۹۸ھ=۱۹۷۸ء

-المَصْنُوع في معرفة الحديث الموضوع' علی القاری الہروی' تحقیق: عبدالفتاح ابوغدۃ' مکتب المطبوعات الاسلامیۃ' حلب' مصر' ۱۴۱۴ھ=۱۹۹۴ء

-المُعْجَم المُختَص بالمُحَدِّثين' شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی' مکتبۃ الصدیق' الطائف' ۱۴۰۸ھ=۱۹۸۸ء

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

-المفردات في غريب القرآن' ابوالقاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی' دارالمعرفۃ' بیروت' بدون تاریخ

-المُنْجَمْ في المُعْجَمِ، معجم شيوخ السيوطي' جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی' دراسۃ وتحقیق: ابراہیم باجس عبدالمجید' دارابن حزم' بیروت' ۱۴۱۵ھ = ۱۹۹۵ء

- نَفْحُ الطِّيْبِ مِنْ غُصْنِ الأندلس الرَّطِيْبِ' احمد بن محمد المقری التلمسانی' تحقیق: ڈاکٹر احسان عباس' دارصادر' بیروت' ۱۴۰۸ھ = ۱۹۸۸ء

-نُزْهَةُ الخواطِرِ وبهجة المسامع والنَّواظِرِ' عبدالحی حسنی' طیب اکادمی' ملتان' پاکستان' ۱۴۱۲ھ = ۱۹۹۱ء

-نُزْهَةُ النَّظَرِ في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر' ابن حجر عسقلانی تقدیم: ڈاکٹر ماہر الفحل' مکتبۃ ابن عباس' المنصورۃ' مصر' ۲۰۱۱ء

-نيل الإبتهاج بتطريز الديباج' أحمد بابا التَّنبكتي' اشراف وتقدیم: عبدالحمید عبداللہ' کلیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ' طرابلس' ۱۳۹۸ھ = ۱۹۸۹ء

-النُّورُ السَّافِرُ عن أخبار القَرن العاشر' عبدالقادر بن عبداللہ العیدروس' تحقیق: ڈاکٹر احمد حالو' دارصادر' بیروت' ۲۰۰۱ء

-وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان' احمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان' منشورات الرضی' قم' ایران' ۱۳۶۴ش

-الوافی بالوفیات' صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی' تحقیق: احمد ارناووط' دار احیاء التراث العربی بیروت' ۱۴۲۰ھ = ۲۰۰۰ء

بِحَمْدِ اللّٰهِ وَمَنِّهٖ وَكَرَمِهٖ

آج ۱۹- شوال ۱۴۴۲ھ = یکم جون ۲۰۲۱ء کو کتاب پریس جانے کے لیے تیار ہوگئی۔

MAKTABA TUL ISHAAT.COM - مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام

جماعت اشاعت التوحید والسنہ کے علماء کی تصانیف کو سکین کرکے PDF فارمیٹ میں علماء، طلباء اور عوام کو پیش کرنا ہمارا مشن اور محنت ہے لہٰذا کتاب کا مطالعہ کرتے وقت ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں شکریہ

منتظم اعلیٰ: ابو معاذ خٹک

معاونین: مولانا عبدالکریم
مولانا اکرام گل
مفتی ابوعتبان فداء الرحمان عابد

رابطہ نمبر: 03149958550